فیض العرب

لحل اسئلة

نفحة العرب

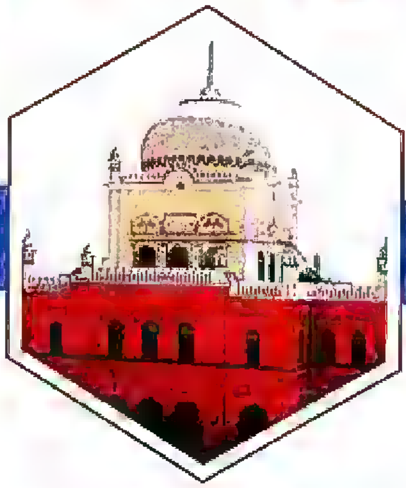

مرتب
امیر الدین
معلم دار العلوم دیوبند

باہتمام
قاری فیض الحسن اعظمی

مکتبہ صوت القرآن دیوبند

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

فیض العرب

لحل اسئلة

نفحة العرب

مرتّب

امیر الدین
متعلم دار العلوم دیوبند

باہتمام

قاری فیض الحسن اعظمی

ناشر

مکتبہ صوت القرآن دیوبند
Maktaba Sautul Quran Deoband
9358911053, Ph. 01336-223460
website: www.deobandtoday.com/sautul-quran
E-mail: faizulhasanazmi@gmail.com

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

انتساب

خاکسار اپنے اس قیمتی رسالے کو مشفق والدین کی طرف منسوب کرنے کو خوش قسمتی سمجھتا ہے، جن کی شفقت ومحنت اور دعاؤں کے طفیل میں اس لائق ہوا کی قلم کو جنبش دے؛

نیز اپنے ان مشفق ومکرم ساتھیوں کی جانب منسوب کرنے کو باعثِ فوز و سعادت سمجھتا ہے جنھوں نے وقتاً فوقتاً اس رسالے کو ترتیب دینے کے دوران مدد فرمائی ہے؛

نیز ان اساتذہ کرام کی طرف منسوب کرنے کو باعثِ ترقی سمجھتا ہے، جن کے زیر سایہ رہ کر کچھ کرنے کا جذبہ پیدا ہوا؛

نیز مادر علمی ازہر ہند "دارالعلوم دیوبند" کی طرف منسوب کرنے کو باعثِ خوش بختی سمجھتا ہے، جس کی آغوشِ تربیت کا یہ ثمرہ ہے۔

امیر الدین

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

عرضِ مرتّب

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ:

ربِّ کائنات کا عظیم شکر واحسان ہے کہ اس نے احقر کو زیرِ نظر کتاب لکھنے کی توفیق مرحمت فرمائی۔

یہ کتاب ''فیض العرب لحل اسئلۃ نفحۃ العرب'' جو قارئین کے سامنے پیش ہے ایک حقیر سی کوشش کا مجموعہ ہے، درسِ نظامی کی شہرہ آفاق کتاب ''نفحۃ العرب'' جو اپنی جامعیت کی وجہ سے طلبہ کو مشکل معلوم ہوتی ہے، اور پڑھنے والوں کو یہ شکایت رہتی ہے کہ کئی بار پڑھنے اور یاد کرنے کے بعد بھی بات ذہن میں محفوظ نہیں رہتی، اس کا تقاضا تھا کہ اس مشکل کتاب کا سوال اور جواب کی شکل میں کوئی خلاصہ ہونا چاہیے، جس کو مختصر سے وقت میں پڑھنے سے کتاب کا ماحصل کسی حد تک ذہن میں جاگزیں ہوجائے، چنانچہ احقر نے یہ کتاب مرتب کی ہے اور ممکن حد تک اُن مشکلات کو حل کرنے اور مختصر انداز میں مفہوم کو ادا کرنے کی کوشش کی ہے۔

اخیر میں کم علمی کا اعتراف کرتے ہوئے قارئین سے درخواست ہے کہ اگر کہیں کوئی غلطی نظر آئے تو اس کو ہدفِ لعن وطعن نہ بنائیں بلکہ احقر کو مطلع فرمائیں، تاکہ اگلے ایڈیشن میں اس کی تصحیح ہوجائے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس حقیری محنت کو شرفِ قبولیت سے نوازے۔ (آمین)

امیر الدین

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ادب عربی کا ذوق اور اس کی ضرورت

ادب اخلاق کے چہرہ کے حُسن اور انسان کی زبان کی زینت کا نام ہے، کسی زبان کا ادب اس کی ثقافت کا بہترین عکس ہوتا ہے اور ادب ہی ایک ایسا آئینہ ہے جس میں کسی قوم کی تہذیب وتمدن، اس کے اخلاقی ماحول کا معیار اور اس کے معاشرہ کی سطح کی بلندی یا پستی دیکھی جاسکتی ہے۔

قدیم ادب عربی سے واقفیت، اس کے ساتھ ذوق اور اس کی تعلیم وتعلم سے ایک مسلمان کا تعلق محض زبان برائے زبان نہیں؛ بلکہ عربی دینِ اسلام کی سرکاری زبان ہے اس میں قرآن اُتارا گیا، یہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ کی زبان ہے، اسی زبان کو "لغۃ الجنۃ" کی خلعت سے نوازا گیا۔ اور یہی وہ زبان ہے جسے تمام اسلامی علوم کی "ام اللغات" ہونے کا شرف حاصل ہے، یہی وجہ ہے کہ صدرِ اسلام سے لے کر اب تک مذہبی فریضہ سمجھ کر مسلمان عربی زبان کے ادبی سرمایہ کی حفاظت کرتے رہے ہیں۔

خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے شعر پوچھتے اور سنتے اور اچھے اشعار پر اپنی پسندیدگی کا اظہار فرماتے۔ کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ کا قصہ مشہور ہے، یہ فتح مکہ سے قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے خلاف اشعار کہا کرتا تھا۔ جب مکہ فتح ہوا تو ان کے بھائی بُجیر نے ان کو پیغام لکھ کر بھیجا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مشرکین کے ایسے شعراء کو قتل کرنے کا حکم ہے۔ اِلّا یہ کہ کوئی کوئی تائب ہوکر مسلمان ہونے کا اعلان کردے، کعب بن زہیر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر اسلام لایا اور پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں وہ لافانی قصیدہ کہا، جس کی بازگشت سے آج تک ادب عربی کی فضا گونجتی ہے، جس کا مطلع ہے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

بانت سعاد فقلبی الیوم مبتول

متیم أثرها، لم یفد مکبول

''سعاد جدا ہوئی، سو میرا دل آج غمگین، پژمردہ اور ایسے قید و گھٹن میں ہے جس کا کوئی مُداوا نہیں ہے''۔

تو آپ نے بطورِ انعام اپنی چادر انھیں مرحمت فرمائی۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں سو سے زائد بار بیٹھا ہوں، آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم مسجد میں اشعار پڑھتے اور زمانۂ جاہلیت کے واقعات بیان کرتے، آپ اُنھیں سن کر بسا اوقات تبسم فرماتے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ ایک مجلس میں تشریف فرما تھے، جس میں صرف قبیلہ خزرج کے لوگ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے قیس بن خطیم کا وہ قصیدہ سننا چاہا جس کا مطلع ہے۔

أتعرفُ قیسًا رسمًا کاطرادِ المذاهب

لعمرة وحشا غیر موقف راکب

مجلس میں کسی نے سنانا شروع کیا، جب وہ قصیدہ کا یہ شعر پڑھنے لگا۔

أجالدهم یوم الحَدیقة حاسرا

کأنَّ یدی بالسیف مخراق لاعبٌ

''میں حدیقہ کے دن خود اور زرہ پہنے بغیر تلوار سے ان کو مار رہا تھا، میرا ہاتھ ایک تجربہ کار کہنہ مشق کھلاڑی لگ رہا تھا''

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی جانب دیکھ کر فرمانے لگے، کیا واقعی یہ ایسا ہی لڑا تھا؟ ثابت بن قیس نے کہا: بخدا یہ ہمارے ساتھ اسی طرح لڑا تھا، جس طرح اس نے ذکر کیا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

شرید بن سوید ثقفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اُمیہ بن ابی الصلت کے اشعار سنانے کی فرمائش کی، میں نے سنانے شروع کیے اور آپ "مزید" "مزید" فرماتے رہے، حتیٰ کہ میں نے اس کے سو شعر سنا ڈالے۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شعر پڑھا کرتے تھے، فرمایا: جب گھر میں داخل ہوتے تو کبھی یہ شعر پڑھتے۔

ویأتیک بالأخبار من لم تزوّدِ

اسی طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ادبِ عربی اور اس کے اشعار کا بڑا لطیف ذوق رکھتے تھے، شاعروں کو بلا بلا کر ان سے اشعار سنتے اور فرماتے:

كان الشعر عِلْم قوم لم يكن لهم علم أصح منه.

"اشعار کسی بھی قوم کا بہترین سرمایہ ہوتے ہیں۔"

بلکہ اشعار کے ساتھ ان کے ذوق کا یہ عالم تھا کہ بسا اوقات بات بات پر شعر سناتے۔

علّامہ جاحظ نے ان کے اس ادبی ذوق کا تذکرہ کرتے ہوئے نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ ان کی مجلس میں کسی نے اُوسیہ کا یہ واقعہ نقل کیا کہ اس سے کسی نے پوچھا: أيُّ منظر أحسن؟ (کونسا منظر دلکش ہوتا ہے؟) اُوسیہ کہہ اُٹھی: قُصُوْر بيض فِي حدائق خضر (سرسبز باغات میں سفید محل کا منظر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر ایک دز عدی بن زیاد عبادی کا یہ شعر پڑھ کر سنایا۔

كدمى العاج في المحاريب أو كاله
بيض في الرَّوْضِ نهره مستنيرُ

"جیسے محراب میں عاج کے نشانات یا مسکراتے پھولوں کے باغ میں سفید محل ہوتا ہے۔"

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

ایک مرتبہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے فرمانے لگے کہ آپ ''اشعر الشعراء'' کے اشعار پڑھتے ہیں، ابن عباس رضی اللہ عنہما کہنے لگے: اشعر الشعراء کون ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس نے یہ شعر کہا ہے۔

ولو أنّ حَمْدًا يخلد النّاس أخلدوا

ولٰكنّ حمد النّاس ليس بمخلد

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ تو زہیر کا شعر ہے، فرمایا، ہاں، زہیر ہی تو اشعر الشعراء ہے؛ کیونکہ نہ اُن کے کلام میں پیچیدگی ہوتی ہے نہ شعر میں نامانوس لفظ اور نہ ان کی مدح، استحقاقِ مدح سے متجاوز ہوتی ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس کے بعد مجھ سے شعر سنانے کی فرمائش کی، میں نے شعر سنانے شروع کیے حتیٰ کہ صبح ہوگئی۔

ایک مرتبہ برسرِ منبر سورۂ نحل کی آیت: ﴿اَوْيَاْخُذَهُمْ عَلٰى تَخَوُّفٍ﴾ میں لفظ ''تَخَوُّفٍ'' کے بارے میں لوگوں سے پوچھا کہ اس لفظ کے معنیٰ کے بارے میں تمھاری کیا رائے ہے؟ لوگ خاموش رہے۔ اتنے میں قبیلۂ ہُذیل کا ایک شیخ اُٹھا اور کہا کہ امیر المؤمنین! یہ ہماری لغت ہے ہمارے یہاں ''تخوف'' ''تنقص'' کے معنیٰ میں استعمال ہوتا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: استشہاد میں کوئی شعر پیش کر سکتے ہو تو اس نے ابو کبیر ہذلی کا یہ شعر پڑھ کر سنایا۔

تخوّف الرّحل منها تامكا قرداً

كما تخوّف عود النبعة السفن

شعر میں ''تخوف'' تنقص کے معنیٰ میں مستعمل ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس موقع پر فرمایا:

عليكم بديوانكم لاتضلّوا، قالوا: وَمَاديواننا؟ قال شعر الجاهلية فإن فيه تفسير كتابكم ومعانِيُ كلامكم.

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

''اپنے دیوان یعنی اشعارِ جاہلیت سے تعلق قائم رکھو تو تم گمراہ نہیں ہوگے؛ اس لیے کہ اسی میں تمہاری کتاب کی تفسیر اور تمہارے کلام کے معنی ملتے ہیں۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی بھی اشعار جاہلیت سے غیر معمولی مناسبت تھی، مطالعہ کرتے کرتے جب تھک جاتے تو اشعار کا دیوان اُٹھا لیتے اور فرماتے:

إذا أعياكم تفسير آية من كتاب اللّٰه عزّ وجلّ فاطلبوه في الشعر فإنّه ديوانُ العرب.

''جب قرآن مجید کی کسی آیت کی تفسیر میں انھیں اشکال پیش آئے تو اس کا معنی شعر میں تلاش کرو؛ کیونکہ وہ عرب کا دیوان اور معیار ہے۔''

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اشعار کا اس قدر ذوق تھا کہ لبید کے ایک ہزار اشعار اُن کو حفظ تھے اور یہ تعداد دیگر شعراء کے کلام کے بہ نسبت کم تھی۔

اور فرمایا کرتی تھیں:

رَوُّوا أولادكم الشعر تعذب السنتهم.

''اپنے بچوں کو اشعار سکھاؤ تاکہ ان کا کلام شیریں ہو۔''

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھائی عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کا وطن سے باہر انتقال ہوا تھا۔ لاش مکہ معظمہ لاکر دفن کی گئی۔ بھائی کی قبر پر آئیں اور جحیہ بن مضرب کے وہ اشعار پڑھے جو اس نے اپنے بھائی سعدان بن مضرب کے مَرثیہ میں کہے تھے۔

وكُنّا كندماني جذيمة حقبة ❁ من الدهر حتى قيل لن يتصدّعا

فلما تفرقنا كاني ومالكا ❁ لطولِ اجتماعٍ لم نبت ليلة معا

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

''ہم مدت تک جذیمہ بادشاہ کے دونوں مصاحبوں کی طرح ایک ساتھ رہے یہاں تک کہ لوگوں کا خیال ہوا اب ہم ہرگز علیحدہ نہیں ہوں گے؛ لیکن جب ہم جدا ہو گئے تو ایسا لگا کہ میں نے اور مالک نے اتنی طویل رفاقت کے باوجود ایک رات بھی ساتھ بسر نہیں کی۔''

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عربی ادب کے اس قدیم سرمایہ کے ساتھ اس قدر دلچسپی تھی کہ اس کے لیے مستقل لوگ مقرر کیے تھے اور ایک خاص وقت نکالا تھا جس میں وہ ان کو اشعار اور ایامِ عرب کی تاریخ و واقعات سناتے۔

ایک بار زیاد نے اپنا بیٹا اُن کے پاس بھیجا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے امتحان لیا، وہ تمام فنون میں بڑا ماہر نکلا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس سے اشعار سنانے کی فرمائش کی، کہنے لگا: والد نے مجھے اشعار کی تعلیم نہیں دی، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے زیاد کو لکھ بھیجا:

مامنعک ان ترویه الشعر؟ فول الله إن كان العاق ليرويه فيبر وإن كان البخيل ليرويه فيسخو، وإن كان الجبانُ ليرويه فيقاتل.

''تم نے انھیں شعر کیوں نہیں پڑھائے بخدا! شعر کی وجہ سے تو سرکش نیک، بخیل سخی اور بزدل شجاع بن جاتا ہے۔''

عبدالملک بن مروان کو اشعار کا اس قدر ذوق تھا کہ ایک بار حجاج کو لکھا کہ کوئی ایسا آدمی بھیجو جو عرب کے اشعار و اخبار کا عالم ہو، حجاج نے شعبی کو بھیجا، شعبی کا بیان ہے کہ میں جس سے بھی ملا، میں نے اس کو اپنی طرف محتاج پایا؛ البتہ عبدالملک بن مروان کا معاملہ اس سے مختلف رہا، میں نے جب بھی انہیں کوئی شعر یا کوئی بات سنائی، اُنھوں نے اس میں میرا علم مزید بڑھایا، میں بسا اوقات ان کو کوئی واقعہ یا شعر سناتا، ان

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

کے ہاتھ میں لقمہ ہوتا، لقمہ ہاتھ میں لیے رکھتے، میں کہتا، امیر المؤمنین! لقمہ تناول فرمائیں، بات ہوتی رہے گی، تو کہتے:

ماتحدّثني به أوقع بقلبي من كُلّ لذّةٍ وأحلٰى من كلّ فائدةٍ.

''آپ جو بات بیان کر رہے ہیں یہ مجھے ہر لذت سے زیادہ وقیع اور ہر فائدہ سے زیادہ شیریں لگتی ہے۔''

اور اپنے بچوں کے معلم سے کہتے:

روّهم الشعر روّهم الشعر يمجدوا، وينجدوا.

''انھیں اشعار خوب سکھلایئے تاکہ یہ شریف وبہادر بنیں۔''

قرونِ اولیٰ میں عربی شعر وادب کے ساتھ ذوق اور اس کی اہمیت کی یہ چند مثالیں ہیں ورنہ تاریخ وادب کی کتابوں میں اس قسم کے سینکڑوں واقعات ہیں اور اس قدر اہمیت اور اہتمام کی وجہ یہ ہے کہ دینِ اسلام کی حفاظت اسی وقت ممکن ہے، جب اُس کا اصل ماخذ محفوظ ہو اور اسلام کا اصل ماخذ عربی زبان میں ہے اور شعر وادب ہی ایک ایسا ہتھیار ہے جس سے کسی زبان کے لغوی سرمایہ کی حفاظت کی جاسکتی ہے۔

علّامہ دینوری نے عیون الاخبار میں شعر کے متعلق لکھا ہے:

والشعر معدن علم العرب، وسفر حكمتها، وديوان اخبارها ومستودع أيامها، والسور المضروبُ علٰى ماثرها، والخندق المحجُور علٰى مفاخرها.

''شعر علم عرب کا خزینہ، ان کی حکمت کا گنجینہ، ان کے اخبار وواقعات کا دیوان، ان کے بیتے دنوں کا ریکارڈ، ان کے آثار کے لیے دیوار دفاع، اور ان کی تاریخی سرگرمیوں کی حفاظتی خندق ہے''۔

عربی ادب کا ذوق، اس کی طرف اس قدر توجہ اور اس کی ہر قسم کی خدمتیں جو ہو رہی

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

ہیں، نحوی قواعد پر، صرفی تعلیلات پر، معانی و بلاغت کے ادبی نکات پر، الفاظ کی لغوی تحقیقات پر، غرضیکہ ایک زبان کے جتنے گوشوں کی لغت کے زاویۂ نگاہ سے خدمت ممکن ہوتی ہے۔ عربی میں ان تمام پر ایک دو کتاب نہیں پورا مکتبہ تیار ہو چکا ہے اور اس میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے یہ سب سرورِ دو عالم جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دینِ اسلام کی حفاظت کی خاطر ہو رہا ہے۔

محمد عربی سے ہے عالمِ عربی

پھر اس کے ساتھ ساتھ اشعارِ جاہلیت کے مطالعہ اور اس کے ذوق کا ایک فائدہ یہ بھی ہے، جس کی طرف عام طور پر ذہن نہیں جاتا کہ اس میں ﴿شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ﴾ کی عملی تفسیر کی تصویر سامنے آجاتی ہے کہ عصرِ جاہلیت کی کس طرح گھٹا ٹوپ تاریکیوں میں نو اسلام جگمگا اُٹھا، جس نے:

وعلی بکر اخینا إذا ما ۞ لم نجد إلا أخانا

''اور ہم اپنے بھائی بنو بکر پر ٹوٹ پڑتے ہیں، جب کوئی اور ہاتھ نہ لگے''۔

جیسے شر پسند معاشرہ کی جڑیں کاٹ کر ﴿وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ ''اور وہ لوگ دوسروں کو اپنے سے مقدم رکھتے ہیں اگر چہ خود اُن پر فاقہ ہی ہو'' جیسی اعلیٰ اخلاقی قدروں کی بنیاد رکھی، انسانی عداوتیں ختم کیں، اُونچ نیچ کا امتیازی طلسم توڑا، نسل و وطن کا فرق مٹا ڈالا، رنگ و زبان کے بُت ختم کیے، راہ زنوں کو ہادیٔ آفاق اور جاہلوں کو معلمِ اخلاق بنایا اور ان قوموں کو شیر و شکر بنا کر جمع کیا۔ جن کے یہاں معمولی بات پر جنگ کے شعلے بھڑک اُٹھتے اور مدتوں پھیلتے، نتیجتاً ایک ایسی عظیم الشان اسلامی برادری معرض وجود میں آئی، جو مشرق و مغرب، شمال و جنوب، کالے گورے، عرب و عجم کے بے شمار افراد پر مشتمل ایک ہی خدا، ایک ہی رسول، ایک ہی قرآن اور ایک ہی عقیدہ کی علمبردار تھی، اور اس طرح انسانیت کے صدیوں سے

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

مُرجھائے ہوئے گلشن میں ’’قافلۂ نو بہار‘‘ ٹھہرا۔

﴿وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا﴾

’’اورتم ہلاکت کے گڑھے کے کنارے پر تھے سواللہ نے اس سے تمھیں بچایا‘‘۔

قرآن پر مأدُبة کا اطلاق اس معنی میں کیا گیا کہ جس طرح کھانے کی طرف بلایا جاتا ہے اسی طرح قرآن کی جانب بلایا گیا ہے۔ مأدُبة کی جمع مَآدِب آتی ہے۔

ادب اصطلاح میں:

ادب کی اصطلاحی تعریف میں علماء کی مختلف تعبیریں ملتی ہیں۔

(۱) علّامہ مرتضیٰ زبیدی نے اپنے شیخ کے حوالہ سے یہ تعریف نقل کی ہے:

’’الأدب مَلَكَةٌ تَعْصِمُ عَمَّنْ بِهٖ عَمَّا يَشِيْنُهٗ‘‘

’’ادب ایک ایسا ملکہ ہے کہ جس کے ساتھ قائم ہوتا ہے۔ ہر ناشائستہ بات سے اس کو بچاتا ہے‘‘۔

(۲) ابوزید انصاری نے ادب کی تعریف کی ہے:

’’كُلُّ رِيَاضَةٍ مَحْمُوْدَةٍ يَتَخَرَّجُ بِهَا الْإِنْسَانُ فِيْ فَضِيْلَةٍ مِنَ الْفَضَائِلِ‘‘

’’ادب ایک ایسی اچھی ریاضت ہے جس کی وجہ سے انسان بہتر اوصاف سے متصف ہوتا ہے‘‘۔

(۳) بعض لوگوں نے تعریف کی ہے:

’’هُوَ تَعَلُّمُ رِيَاضَةِ النَّفْسِ وَمَحَاسِنِ الْأَخْلَاقِ‘‘۔

’’ادب ریاضتِ نفس اور بہتر اخلاق کی تعلیم کا نام ہے‘‘۔

(۴) حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں اور علّامہ ابن خلدون نے اپنی تاریخ کے مقدمہ میں ادب کی تعریف نقل کی ہے:

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

"اَلْاَدَبُ هُوَ حِفْظُ أَشْعَارِ الْعَرَبِ وَأَخْبَارِهَا، وَالْأَخْذُ مِنْ كُلِّ عِلْمٍ بِطَرْفٍ".

"ادب عرب کے اشعار، ان کی تاریخ واخبار کے حفظ اور عربی زبان کے دوسرے علوم سے بقدر ضرورت اخذ کا نام ہے"۔

(۵) سیّد شریف جرجانی نے "تعریفات" میں اور صاحبِ منجد نے "المنجد" میں علم ادب کی تعریف کی ہے:

"هُوَ عِلْمٌ يُحْتَرَزُ بِهِ عَنِ الْخَلَلِ فِيْ كَلَامِ الْعَرَبِ لَفْظًا وَكِتَابَةً"

"علمِ ادب وہ علم ہے جس کے ذریعہ انسان کلامِ عرب میں لفظی اور تحریری غلطی سے بچ سکے"۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایک ہے ادب اور ایک ہے علم ادب، ادب کا مفہوم علمِ ادب سے زیادہ وسیع معنیٰ میں استعمال ہوتا ہے، ادب ایک خاص ملکہ کا نام ہے، اس کا حُسن اگر طور وطریقہ میں آجائے تو تہذیب کا نام پائے، اگر کسی انسان کی زبان کی زینت بنے تو ادیب سے موسوم ہو، اگر عام عبارت میں ہو تو ادبی نثر بنے، اگر کلام میں وزن کا بھیس اختیار کرے تو شعر کہلائے اور اگر بے معنیٰ اَصوات کی ہم آہنگی کو شرف بخشے تو موسیقی بن جائے، اَدب کی تعریف میں یہ جتنے اقوال ہیں۔ یہ اسی صنف حسن کو اُجاگر کرنے کی اپنے اپنے الفاظ میں تعبیر کی کوششیں ہیں

عباراتنا شتّٰی وحسنک واحد

وکل إلی ذٰلک الجمال یشیر

جہاں تک علمِ ادب کا تعلق ہے تو مؤخر الذکر دو تعریفیں اس کے مصداق، مفہوم اور مقصد کے قریب تر ہیں۔

فائدہ: ادب کی دو قسمیں ہیں: (۱) ادب طبعی (۲) ادب کسبی

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

ادب طبعی کی تعریف:

اس سے مراد وہ اخلاقِ حسنہ اور اخلاقِ محمودہ ہیں جن پر انسان کو پیدا کیا گیا ہو جیسے سخاوت، حلم، بردباری وغیرہ۔ اور یہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہی کی توفیق سے ہوتا ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ اسے ''ادبِ نفسی'' بھی کہتے ہیں۔

ادب کسبی کی تعریف:

وہ ادب جسے انسان درس، حفظ اور غور وفکر سے حاصل کرتا ہے۔

ادب کا فائدہ:

إِنَّهُ يَعْصِمُ صَاحِبَهُ مِنْ زَلَّةِ الْجَهْلِ وَإِنَّهُ يُرَوِّضُ الْأَخْلَاقَ وَيُلَيِّنُ الطَّبَائِعَ وَإِنَّهُ يُعِينُ عَلَى الْمفرُوْءَةِ وَيَنْهَضُ بِالْهِمَمِ إِلٰى طَلَبِ الْمَعَالِيْ وَالْأُمُوْرِ الشَّرِيْفَةِ. یعنی ''ادب کا فائدہ یہ ہے کہ یہ صاحبِ ادب کو جہالت کی خطاء سے بچاتا، اخلاق کو سنوارتا، طبیعتوں کو نرم بناتا، مروّت پر مددگار ثابت ہوتا اور اعلیٰ اُمور اور بلند مقام کی چاہت کی ہمتوں کو مستعد کرتا ہے۔

علمِ ادب کا موضوع:

علّامہ ابن خلدون نے اپنی تاریخ کے مقدمہ میں علمِ ادب کے موضوع کے متعلق لکھا ہے:

هٰذا العلم لاموضوع لهٗ ينظر في اثبات عوارضه أونفيها.

''اس علم کا کوئی موضوع نہیں ہے جس کے عوارضِ ذاتیہ کے اثبات یا نفی سے بحث کی جائے''۔

یہی قول حاجی خلیفہ کا ہے اور اسی کو شیخ الادب مولانا اعزاز علی رحمہ اللہ نے حق کہا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

بعض لوگوں نے تکلف کر کے موضوع متعین کیا ہے۔ کسی نے کہا اس کا موضوع "نظم ونثر" ہے۔ بعض حضرات کا خیال ہے کہ اس کا موضوع طبیعت اور فطرت ہے جو خارجی حقائق اور داخلی کیفیات کی ترجمانی کرتی ہے۔

صاحبِ کشف الظنون نے لکھا:

وقد لايظهر إلّابتكلّف كمافي بعض الأدبيات إذرُبَّملا تكون صناعة عبارة عن عدة اوضاع واصطلاحات..... متعلقة بأمر واحد، بغير أن يكون هناك إثبات اعراض ذاتية لموضوع واحد.

"اور کبھی فن کا موضوع متعین وواضح نہیں ہوتا، تکلف کر کے متعین کرنا اور بات ہے، جیسے بعض ادبیات کا معاملہ ہے، وجہ اس کی یہ ہوتی ہے کہ بسا اوقات کوئی فن مختلف موضوعات واصطلاحات سے عبارت ہوتا ہے، ان میں سے کسی ایک موضوع کے عوارضِ ذاتیہ کا اثبات یا اس سے بحث اس فن کا مقصد نہیں ہوتا (کہ اسے اس فن کا موضوع قرار دیا جائے)"۔

ادب کی وجہ تسمیہ:

علامہ ابن منظور افریقی نے علمِ ادب کی وجہ تسمیہ کے متعلق لکھا ہے:

الأدب..... سُمِّي أدبار، لأنّه يأدب الناس الى المحامد..... و أصل الأدب الدعاء.

"ادب کے معنیٰ اصل میں بلانے اور دعوت دینے کے ہیں، ادب کو بھی ادب اس لیے کہتے ہیں کہ وہ لوگوں کو بہتر اوصاف واخلاق کی دعوت دیتا ہے"۔

علمِ ادب کا مقصد:

علامہ ابن خلدون علمِ ادب کے مقصود اور غرض وغایت کے سلسلے میں لکھتے ہیں:

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

وإنما المقصود منه ثمرته وهي الإجادة في فني المنظوم والمنثور على اساليب العرب ومناحيهم.

"درحقیقت علمِ ادب سے مقصود اس کا ثمرہ ہے اور اس کا ثمرہ عرب کے طرز و انداز اور اُسلوب کے مطابق فن نظم و نثر میں مہارت کا نام ہے"۔

علومِ ادبیہ:

صاحبِ منتہی الارب نے بارہ علوم علمِ ادب میں شامل کیے جن میں آٹھ علم (۱) علمِ لغت (۲) علمِ صرف (۳) علم اشتقاق (۴) علم نحو (۵) علم معانی (۶) علم بیان (۷) علم عروض (۸) علم قافیہ۔ اُصول اور چار علم (۱) علم رسم الخط (۲) علم قرض الشعر (۳) علم انشاء (۴) علم محاضرات (تاریخ) فروع ہیں۔

شعراء کے طبقات:

علامہ سیوطی نے "المزہر" میں شعراءِ عرب کو چار طبقات میں تقسیم کیا ہے:

(۱) جاہلین: یہ وہ شعراء ہیں جنہوں نے زمانۂ اسلام نہیں پایا اور عصرِ جاہلیت ہی میں چل بسے جیسے امرؤ القیس، زہیر اور طرفہ۔

(۲) مخضرمین: یہ وہ طبقہ ہے جس نے عصر جاہلیت کے بعد نہ صرف یہ کہ عہدِ اسلام پایا؛ بلکہ مسلمان بھی ہوا جیسے: حسان اور لبید ہیں۔

(۳) متقدمین: یہ وہ لوگ ہیں جو اسلام کے صدرِ اوّل میں گزرے ہیں جیسے فرزدق اور جریر ہیں۔

(۴) محدثین: یہ بعد کے حضرات ہیں جیسے ابوتمام، متنبّی اور بحتری۔

ان میں سے پہلے تین طبقات کے اشعار استشہاد میں پیش کیے جاتے ہیں اور بعد میں آنے والوں کے کلام سے استشہاد نہیں کیا جاتا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

شعر کی لغوی معنیٰ:

الشعر في اللغة العلم یعنی ’’شعر کا لغوی معنیٰ علم‘‘ ہے۔

شعر کا اصطلاحی معنیٰ:

كَلَامٌ مُقَفًّى مَوْزُوْنٌ عَلٰى سَبِيْلِ الْقَصْدِ یعنی ’’وہ کلام جسے قصداً موزون و مقفّٰی بنایا گیا ہو‘‘۔

فائدہ: قصداً کی قید سے اللہ تبارک وتعالیٰ کا یہ فرمانِ عالی: ﴿اَلَّذِیْ اَنْقَضَ ظَهْرَکَ وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ﴾ (۹۴/۳،۴) تعریف شعر سے خارج ہو گیا؛ کیونکہ اگر چہ یہ کلام موزون ومقفّٰی ہے، مگر اس کا موزون لانا علی سبیل القصد نہیں ہے۔

(التعریفات للجرجانی: ص/۹۱، ۹۲، دار المنار)

ادب عربی کی شرعی حیثیت:

علّامہ شامی علیہ الرحمہ شعراء کے چھ طبقات: (۱) جاہلین (۲) مخضرمین (۳) اسلامیین (۴) مولدین (۵) محدثین (۶) متاخرین شمار کرکے فرماتے ہیں:

والثلاثةُ الأُوَل هم ماهم في البلاغة والجزالة، ومعرفة شعرهم رواية ودراية عند فقهاء الإسلام فرض كفاية الخ یعنی ’’پہلے تین طبقے بلاغت وخوش بیانی میں اعلیٰ درجے پر فائز ہیں اور فقہاء اسلام کے نزدیک ان کیا شعار کا روایۃً اور درایۃً جاننا فرض کفایہ ہے؛ کیونکہ ان سے وہ عربی قواعد ثابت ہوتے ہیں جن سے اُس کتاب اور سنت کو جانا جاتا ہے جن پر اُن احکام کی معرفت موقوف ہے جن سے حلال کو حرام سے ممتاز کیا جاتا ہے، اِن شعراء کے کلام کے معانی میں اگر چہ خطا ممکن ہے لیکن الفاظ اور حروف کی ترکیب میں خطا ممکن نہیں ہے۔

(رد المحتار، المقدمہ: ۱/۱۳۶، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

عربی شاعری کے اَدوار:

(۱) زمانۂ جاہلیت: ۵۰۰ء سے ۶۲۲ء تک کا زمانہ "دورِ جاہلیت" کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ اس دَور کے مشہور شعراء یہ ہیں: امرؤالقیس، ذبیانی، زہیر بن ابی سُلمیٰ، اعشیٰ، عنترۃ العبسی، طرفہ بن العبد، عمرو بن کلثوم، حارث بن حِلِزّہ، امیہ بن ابی الصلت، تأبط شرا۔ اور شاعرات میں عاتکہ بنت عبدالمطلب، ام الصریح الکندیہ، زینب بنت الطثریہ، عمرۃ الخثعمیہ اور رابطہ بنت عاصم۔

(۲) عہدِ رسالت وخلافتِ راشدہ: یہ دور ایک ہجری سے ۴۱ھ اور ۶۲۲ء سے ۶۶۱ء تک ہے۔ اس دَور کے مشہور شعراء یہ ہیں: حضرت علیؓ، حضرت حسان بن ثابت اور کعب بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

(۳) عہدِ بنی اُمیہ: یہ دَور ۴۱ھ سے شروع ہو کر ۱۳۲ھ ۶۶۱ء تا ۷۵۰ء پر ختم ہو جاتا ہے۔ اس دَور میں بھی بڑے بڑے شعراء پیدا ہوئے چند کے اسماء درج ذیل ہیں: عمر بن ابی ربیعہ، عبداللہ قیس الرقیات، جمیل بن عبداللہ اخطل، فرزدق، جریر، کثیّر، غیلان بن عقبہ، اعشٰی ہمدان، لیلیٰ الاخیلیہ، عبداللہ بن المخارق، طرّماح بن حکیم اور الکمیت بن زید۔

(۴) عہدِ بنی عباس: یہ دَور ۱۳۲ھ سے شروع ہو کر ۶۵۶ھ، ۷۵۰ء تا ۱۲۵۸ء پر ختم ہوتا ہے۔ اس دَور میں بھی بڑے بڑے شعراء پیدا ہوئے چند کے اسماء درج ذیل ہیں: بشار، عبداللہ بن طاہر، سعید بن حمید، حسین بن ضحاک، بحتری، ابن المعتز، ابن خفاجہ، ابوالعتاہیہ اور الطغرائی۔

(۵) عہدِ ترکی: یہ دور ۶۵۶ ہجری سے شروع ہو کر ۱۲۲۰ھ، ۱۲۵۸ تا ۱۷۹۸ء پر ختم ہوتا ہے۔ اس دَور میں بہت سے شعراء ظاہر ہوئے۔ چند مشہور شعراء یہ ہیں: امام بوصیری (صاحبِ قصیدہ بردہ شریف)، جمال الدین ابن نباتہ، شہاب الدین، الشاب الظریف، ابوبکر بن حجۃ صفی الدین الحلّی، فخر الدین بن مکانس اور ابن معتوق الموسوی۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(٦) عہد جدید: یہ دَور ۱۲۲۰ ہجری اور ۱۷۹۸ء سے اب تک جاری ہے۔ اس دَور کے چند شعراء یہ ہیں: اسماعیل پاشا، محمود سامی پاشا البارودی، اسماعیل صبری، احمد شوقی شاعر نیل حافظ محمد ابراہیم، عباس محمود العقاد مازنی، محمد الاسمر، ناصیف الیازجی، ایلیاء ابو ماضی، جبران خلیل جبران، میخائیل نعیمہ، الیاس ابوشبکہ۔

چونکہ فصحاء بلغاء کے کلام اور خاص طور پر عرب کے اشعار میں استعارات کا بہت زیادہ استعمال ہوتا ہے؛ اس لیے استعارہ کی تعریف اور اس کی اقسام کا مختصر بیان پیش کیا جارہا ہے جو نہ صرف عربی اشعار کی فصاحت و بلاغت سمجھنے میں مدد و معاون ہوگا؛ بلکہ تمام علوم میں کارآمد ہوگا اور طلبہ کو استعارات و کنایات سمجھنے میں آسانی ہوگی اور وہ عربی کتب سے کماحقہ مستفیض ہو کر علم کے موتی بکھیر سکیں گے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

سوال نمبر (۱) نفحۃ العرب: ص (۳) ۱۴۲۰ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔
(ب) مطلب تحریر کریں۔
(ج) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کریں۔

عبارت با اعراب: حَمْدًا لِقَادِرٍ جَعَلَ عِلْمَ الْأَدَبِ شَمْسًا مُنِيْرَةً آمِنَةً مِنَ الْأُفولِ وَالْكُسُوْفِ، وَقَمَرًا مُضِيْئًا لَايُدْرِكُهُ الْمُحَاقُ وَلَا الْخُسُوْفُ وَفَلَكًا بَرِيْئًا مِنَ الْخَرْقِ وَالْإِلْتِئَامِ وَأَرْضًا تُرَبِّي أَهْلَهَا وَ تَصُوْنُهُمْ مِنْ قُطُوْبِ الْأَنَامِ وَ خُطُوْبِ الْأَيَّامِ.

جواب

(الف) ترجمة:

حمد وستائش اُس قادرِ مطلق کے لیے ہے جس نے علمِ ادب کو ایسا روشن سورج بنایا جو غروب اور گہن سے مامون ہے، اور ایسا روشن چاند بنایا جسے تاریکی اور بے نُوری لاحق نہیں ہوسکتی اور ایسا آسمان بنایا جو شگاف اور پیوندکاری سے منزہ ہے، اور ایسی زمین بنائی جو اپنے باشندوں کی پرورش کرتی اور انھیں مخلوق کی ترش روئی اور زمانے کے حوادث سے بچاتی ہے۔

(ب) مطلب:

حضرت مصنف علیہ الرحمہ نے کلامِ الٰہی کی اقتدا کرتے ہوئے اپنی کتاب کا آغاز تسمیہ وتحمید ہردو کے ساتھ شروع کیا ہے، نیز اس حدیث کی بھی اتباع ہے؛ چنانچہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ”کُلّ أمر ذی بال لم يُبدأ ببسم الله، وفي

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

روایةٍ بـحـمـد الله فهو أقطع" کہ ہر وہ مہتم بالشان کام جو اللہ کے نام سے نہ شروع کیا جائے وہ بے برکت ہوتا ہے۔

(ج) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:

حَـمِـدَ يَحْمَدُ حَمْدًا، (س) تعریف کرنا۔ قَـدَرَ يَـقْدِرُ قُدْرَةً (ض) قادر ہونا۔ جَـعَلَ يَجْعَلُ جَعْلًا (ف) بنانا۔ شَمْسٌ (ج) شُمُوْسٌ، آفتاب۔ مُنِيْرَةٌ، أَنَـارَ يُـنِيْرُ إِنَارَةً (افعال) روشن ہونا، روشن کرنا، (لازم ومتعدی)۔ أَمِـنَ يَـأْمَنُ أَمْنًا (س) مامون ہونا۔ قَمَرٌ (ج) أَقْمَارٌ۔ چاند (تین رات کے بعد آخری مہینے تک چاند کو "قمر" کہتے ہیں، تین رات سے پہلے "ہلال" اور چودھویں رات کے چاند کو "بدر" کہتے ہیں۔ مُـضِـيْـئًـا: أَضَـاءَ يُضِيْئُ إِضَاءَةً (افعال) روشن ہونا، روشن کرنا۔ (لازم و متعدی)۔ مَـحَـقَ يَمْحَقُ مَحْقًا (ف) مٹانا، باطل کرنا۔ خَسَفَ الْقَمَرُ يَخْسِفُ خُسُوْفًا (ض) چاند میں گہن لگنا۔ فَلَكٌ، (ج) أَفْلَاكٌ، آسمان۔ بَرِئَ يَبْرَأُ بَرَاءَةً (س) بری ہونا، منزہ ہونا، پاک وصاف ہونا۔ اِلْتَـئَـمَ يَلْتَئِمُ اِلْتِئَامًا (افتعال) ملنا۔ صَانَ يَصُوْنُ صِيَانَةً (ن) حفاظت کرنا۔ قَـطَبَ يَقْطِبُ قُطُوْبًا (ض، ن) ترش رو ہونا۔ أَنَامٌ مخلوق۔ خُطُوْبٌ، واحد خَطْبٌ، حالت، معاملہ، اہم کام۔

سوال نمبر (۲)، نفحۃ العرب: ص (۴) ۱۴۲۵ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کرنے کے بعد عبارت کی تشریح کریں۔

عبارت بااعراب: وَصَـلٰوةً عَلٰى فَصِيْحٍ بَلِيْغٍ أَدِيْبٍ كَأَنَّهُ فَحْوٰى قَوْلِ أَبِى الطَّيِّبِ فِيْ مَمْدُوْحِهٖ:

بِـأَبِـيْ وَأُمِّـيْ نَـاطِـقٌ فِيْ لَفْظِهٖ ❁ ثَمَنٌ تُبَاعُ بِهِ الْقُلُوْبُ وَتُشْتَرٰى

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

بِالْبَيِّنَاتِ الْوَاضِحَةِ الْبَادِيَةِ، حِيْنَ دَهَمَتِ الدُّنْيَا مَصَائِبُ الْكُفْرِ السُّوْدُ الدَّاهِيَةُ، وَأَتٰى بِالْبَرَاهِيْنِ الْقَاطِعَةِ وَالْحُجَجِ الرَّاجِحَةِ وَ حَمٰى حِمَى الدِّيْنِ وَ مَحَا آثَارَ جُمُوْعٍ لِأَنْيَابِهَا غَيْظًا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ حَارِجَةٍ وَبِمَكَايِدِهَا الَّتِيْ تُزِيْلُ الْجِبَالَ الرَّاسِيَاتِ لِأَفْئِدَتِهِمْ جَارِحَةٍ.

جواب

(الف) ترجمہ:

اور درود وسلام نازل ہو اُس فصیح و بلیغ اور ادیب ہستی پر جو ابوالطیب کے اس شعر کے مکمل مصداق ہے جو اُس نے اپنے ممدوح کے سلسلے میں کہا ہے۔

”میرے ماں باپ اُس ممدوح پر قربان جو گویا ہے جس کے لفظ کی اتنی قیمت ہے جس سے دلوں کی خرید وفروخت ہوتی ہے“

وہ ظاہر و باہر دلائل لے کر آئے جس وقت دنیا پر کفر کی تاریک اور گھنگھور گھٹائیں چھائی ہوئی تھیں، اور قطعی وراجح دلائل پیش کیے، اور دین کی حفاظت کی، اوران جماعتوں کے نشانات کو مٹادیا جو غصے کی وجہ سے مسلمانوں پر اپنے دانت پیس رہی تھیں اوران کے دلوں کو زخمی کرنے والی تھیں اپنی اُس دسیسہ کاریوں کے ذریعے جو مضبوط پہاڑ کو بھی اپنی جگہ سے ہلا دیتی تھیں۔

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:

بَیِّنَاتٌ، واحد، بَیِّنَةٌ، دلیل، وَضَحَ الْأَمْرُ وُضُوْحًا (ض) ظاہر ہونا۔ بَدَا

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

یَبْدُوْا بُدُوًّا (ن) ظاہر ہونا۔ دَهَمَ يَدْهَمُ دَهْمًا (ف) اچانک آ پڑنا۔ سُوْدٌ، واحد، سَوْدَاءُ، سیاہ، دَاهِيَةٌ، (ج) دَوَاهٍ، سخت مصیبت، بڑا معاملہ۔ دَهٰى يَدْهٰى دَهْيًا (ف) آفت و بلا پہنچنا۔ بَرَاهِيْنُ، واحد، بُرْهَانٌ، دلیل۔ حُجَجٌ، واحد، حُجَّةٌ، حجت، دلیل۔ رَجَحَ يَرْجَحُ رُجْحَانًا (ف) راجح ہونا۔ حَمٰى يَحْمِيْ حِمَايَةً، بچانا، حفاظت کرنا۔ مَحَا يَمْحُوْ مَحْوًا (ن) مٹانا۔ جُمُوْعٌ، واحد، جَمْعٌ، جماعت۔ أَنْيَابٌ، واحد، نَابٌ، دانت۔ حَرَجَ يَحْرُجُ حَرْجًا (ن) دانت پیسنا۔ مَكَايِدُ، واحد، مَكِيْدَةٌ، مکر، دسیسہ کاری۔ أَزَالَ إِزَالَةً (افعال) زائل کرنا، ہٹانا۔ رَاسِيَاتٌ، واحد رَاسِيَةٌ، راسخ، ثابت۔ رَسَا يَرْسُوْ رُسُوًّا (ن) راسخ ہونا، ثابت ہونا۔ أَفْئِدَةٌ، واحد، فُؤَادٌ، دل۔ جَرَحَ يَجْرَحُ جَرْحًا (ف) زخمی کرنا۔

عبارت کی تشریح:

ذاتِ باری کی حمد و ثنا کے بعد حضرت مصنف علیہ الرحمہ نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا ہے؛ اس لیے کہ اللہ رب العزت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی مستحق تعریف و توصیف ہے۔ مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم متنبّی کے اُس شعر کے مکمل مصداق ہیں جو اُس نے اپنے ممدوح کے بارے میں کہا ہے۔

بـأبـي وأمـي نـاطق فـي لفظـه ❁ ثـمن تباع بـه القلوب وتشترىٰ

متنبّی کہتا ہے: میرے ممدوح پر میرے ماں باپ قربان، میرے ممدوح کی شخصیت ایسی ہے کہ اس کی گفتگو کے ایک لفظ کی اتنی قیمت ہے کہ لوگ اس کے بدلے میں اپنا دل دینے کو تیار ہو جاتے ہیں۔

متنبّی نے تو اپنے ممدوح کے سلسلے میں مبالغۃً کہا ہے؛ لیکن سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت حقیقتاً ایسی ہی ہے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

سوال نمبر (۳)، نفحۃ العرب: ص (۵) ۱۴۲۱ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب) مطلب تحریر کریں۔

(ج) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کریں؛ نیز بتائیے کہ "الملک الضلّیل" سے کون مراد ہے؟

عبارت بااعراب: اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰى مَنْبَعِ الْعُلُوْمِ لَاسِيَّمَا الْعُلُوْمُ الْعَرَبِيَّةُ الْأَدَبِيَّةُ، وَعَلٰى مَنْ حَذَا حَذْوَهُ مِنْ ذُرِّيَاتِهِ وَأَزْوَاجِهِ، وَصَحَابَتِهِ وَأَتْبَاعِهِ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ.

أَمَّابَعْدُ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ طِبَاعَ الْمُسْتَفِيْدِيْنَ مَائِلَةً إِلٰى رِسَالَةٍ تُهَذِّبُ الْأَخْلَاقَ كَأَنَّ قُلُوْبَهُمْ قُلُوْبُ أُولِي الْإِمْلَاقِ، وَأَلْسِنَةَ الطَّاعِنِيْنَ فِيْ عِلْمِ الْأَدَبِ مُتَفَوِّهَةً بِأَنَّ عِلْمَ الْأَدَبِ عِلْمٌ يُفْسِدُ الْعُقُوْلَ، وَ يَفْتِكُ بِالْأَلْبَابِ مُسْتَدِلِّيْنَ بِقَوْلِ الْمَلِكِ الضِّلِّيْلِ ع

فَمِثْلُكِ حُبْلٰى قَدْ طَرَقْتُ وَمُرْضِعٍ

وَبِقَوْلِ الْمُتَنَبِّي ـ مَاأَنْصَفَ الْقَوْمُ ضَبَّةَ الخ وَغَيْرِ ذٰلِكَ.

جواب

(الف) ترجمۃ:

اے اللہ! رحمتِ کاملہ فرما علوم خاص کر علومِ عربیہ ادبیہ کے سرچشمے (حضور صلی اللہ علیہ وسلم) پر، اور ان لوگوں پر جو آپ کے نقشِ قدم پر چلیں، آپ کی اولاد، ازواج، اصحاب اور قیامت تک کے متبعین پر۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

بہرحال حمد وصلاۃ کے بعد! تو میں نے استفادہ کرنے والوں کی طبیعتوں کو ایک ایسے رسالے کی جانب مائل پایا جو اخلاق کو شائستہ بنائے، گویا ان کے دل حاجت مندوں کے دل ہیں، اور علمِ ادب کے سلسلے میں طعنہ زنی کرنے والوں کی زبانوں کو یہ کہتے ہوئے پایا کہ علمِ ادب ایسا علم ہے جو عقلوں کو خراب کر دیتا ہے اور دانائی کو ختم کر دیتا ہے استدلال کرتے ہوئے مَلِک الضِّلِّیل (امرؤالقیس) کے شعر سے فمثلک حبلی ع: تجھ جیسی بہت سی حاملہ اور دودھ پلانے والی عورتوں کے پاس میں رات کو آیا۔

اور متنبّی کے قول سے (استدلال کرتے ہوئے) ما أنصف القوم الخ لوگوں نے ضبہ کے ساتھ انصاف نہیں کیا اور اس کے علاوہ دیگر اشعار سے۔

(ب) مطلب:

فلقد رأیت الخ: عبارت بالا میں حضرت مصنف علیہ الرحمہ نے وجہ تالیف کو بیان فرمایا ہے کہ کتاب کی تالیف کا سبب دو چیزیں ہوئیں۔ ایک: تو یہ کہ طالبین علمِ ادب کو میں نے دیکھا کہ انھیں علمِ ادب سیکھنے کے لیے ایک رسالہ کی شدید ضرورت محسوس ہو رہی تھی، اور یوں محسوس ہو رہا تھا گویا وہ انتہائی ضرورت مند ہیں جس کے بغیر انھیں کوئی چارۂ کار نہیں، دوسرے یہ کہ میں نے علمِ ادب کے سلسلے میں زبانِ طعن دراز کرنے والوں کو پایا کہ وہ امرؤالقیس اور متنبّی کے ان بعض اشعار سے جن میں فحش باتیں ہیں استدلال کرتے ہوئے علمِ ادب پر یہ الزام لگا رہے تھے کہ اس علم سے عقلوں میں فساد اور بگاڑ پیدا ہوتا ہے اور دانائی ختم ہو جاتی ہے۔ جن اشعار سے طاعنین سے استدلال کیا تھا مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) امرؤالقیس کا شعر ؎

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

فمثل حبلی قد طرقت ومرضع ❁ فألهيتها عن ذي تمائم محول

''تجھ جیسی بہت سی حاملہ اور دودھ پلانے والی عورتوں کے پاس میں رات کو آیا تو میں نے انھیں ایک سالہ تعویذ دینے والے بچے سے غافل کردیا۔''

(۲) متنبّی کا شعر۔

مــا أنــصف الــقــوم ضبّة ❁ وأمـــه الـطــــرطبّة

''لوگوں نے ضبہ کے ساتھ انصاف نہیں کیا اور اس کی ماں دراز اور ڈھیلی پستان والی ہے۔''

(ج) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:

مَنبَعٌ، ج،مَنابِعُ، چشمہ۔حَذَا یَحذُوْ حَذْوًا (ن) پیروی کرنا،قدم بہ قدم چلنا۔ذُرِّیَاتٌ، واحد،ذُرِّیَةٌ آل واولاد۔أتْبَاعٌ، واحد تَبَعٌ،تَبَعٌ۔طِبَاعٌ، واحد طَبْعٌ، طبیعت۔اِستَفَادَ یَستَفِیدُ اِستِفَادَةً (استفعال) فائدہ اُٹھانا۔مَالَ إلٰی شَيْءٍ یَمِیلُ مَیْلاَنًا (ض) کسی چیز کی طرف مائل ہونا۔رِسَالَةٌ،(ج) رَسَائِلُ، رسالہ۔هَذَّبَ یُهَذِّبُ تَهذِیبًا (تفعیل) سنوارنا، شائستہ بنانا۔أمْلَقَ الرَّجُلُ إمْلاَقًا (افعال) محتاج ہونا۔أَلْسِنَةٌ، واحد، لِسَانٌ، زبان۔طَعَنَ یَطْعَنُ طَعْنًا (ف) طعنہ زنی کرنا۔تَفَوَّهَ یَتَفَوَّهُ تَفَوُّهًا (تفعل) بولنا۔فَتَکَ بِشَيْءٍ یَفْتِکُ فَتْکًا (ض) ہلاک کردینا۔أَلْبَابٌ، واحد، لُبٌّ، عقل، دانائی۔اِستَدَلَّ بِشَيْءٍ یَستَدِلُّ اِستِدْلاَلاً (استفعال) کسی چیز سے استدلال کرنا۔الملک الضِّلّیل، گمراہ بادشاہ، امرؤ القیس کا لقب ہے۔طَرَقَ یَطْرُقُ طَرْقًا (ن) رات میں آنا۔

''الملک الضلّیل'' سے مراد:

''الملک الضلّیل'' سے مراد شاعر امرؤ القیس ہے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

سوال نمبر (۴) نفحۃ العرب: ص (۷) ۱۴۲۰ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔
(ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کریں۔
(ج) نیز عبارت کی تشریح کریں۔

عبارت با اعراب: فَمَا هٰؤُلَاءِ الشِّرْذِمَةُ الْقَلِيْلَةُ إِلَّا ضَفَادِرُ حِيَاضٍ لَمْ تَرِدْ إِلَّا الْمَاءَ الْوَاصِلَ إِلَى الْكَعْبِ، فَلَوْمُ الْخُفَّاشِ لَايَضُرُّ الشَّمْسَ، وَ عُوَاءُ الْكَلْبِ لَايُظْلِمُ الْبَدْرَ.
وَلَمَّا كَانَ سَهَرُ اللَّيَالِي مِمَّا جُبِلَ عَلَيْهِ عَطْشَى الْعُلُوْمِ وَحَيَارٰى مَيَادِيْنَ الْكَمَالِ سَهِرْتُ لَيَالِيَ لَانَوْمَ فِيْهَا، لِأَحْذُوَ حَذْوَهُمْ وَأُحْشَرَ مَعَهُمْ يَوْمَ لَاظِلَّ فِيْهِ إِلَّاظِلُّ قَادِرٍ جَبَّارٍ.

جواب

(الف) ترجمۃ:

اور یہ چھوٹی سی جماعت حوض کے مینڈکوں کی طرح ہے جو ٹخنوں تک پانی سے آگے نہیں بڑھے، تو چمگادڑ کا ملامت کرنا سورج کو نقصان نہیں پہنچاتا، اور کتے کے بھونکنے سے چاند تاریک نہیں ہو جاتا۔ اور چونکہ راتوں کو قربان کرنا تشنگانِ علوم اور میدانِ کمال میں حیران وسرگرداں پھرنے والوں کی فطرت ہے تو میں نے بھی کئی ایسی راتیں قربان کر دیں جن میں نیند کا نام تک نہ تھا، تا کہ میں بھی ان کے نقشِ قدم پر چلوں اور انھیں کے ساتھ اُٹھایا جاؤں جس دن قادر وجبار (کی رحمت) کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:

شِرْذِمَةٌ، (ج) شَرَاذِمُ، مختصر جماعت۔ ضَفَادِعُ، واحد ضِفْدَعٌ، مینڈک۔ حِيَاضٌ، واحد، حَوْضٌ، حوض۔ وَرَدَ الْمَاءَ يَرِدُ وُرُوْدًا (ض) پانی پر اُترنا، پانی کے پاس آنا۔ خُفَّاشٌ، (ج) خَفَافِيْشُ، چمگادڑ۔ عوىٰ يعوِىْ عُوَاءً (ض) الكلبُ کتے کا بھونکنا۔ سَهِرَ يَسْهَرُ سَهَرًا (س) بیدار رہنا۔ جَبَلَ يَجْبُلُ جَبْلًا (ن،ض) پیدا کرنا۔ عطشٰی، واحد، عَطْشَانٌ، پیاسا، عَطِشَ يَعْطَشُ عَطَشًا (س) پیاسا ہونا۔ حیاریٰ، واحد، حیرانٌ: حیران وسرگرداں۔ حَارَ يحارُ حَيْرَةً (س) حیران وسرگرداں رہنا۔ حَشَرَ يَحْشُرُ حَشْرًا (ن) جمع کرنا۔ ظِلٌّ، ج، ظِلَالٌ، سایہ۔

(ج) عبارت کی تشریح:

فماهؤلاء الشرذمة القليلة إلّاضفادع حياض الخ: حضرت مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ علمِ ادب پر نکیر اور طعنہ زنی کرنے والوں کی مثال حوض اور کنوئیں کے مینڈکوں کی مانند ہے جن کی دنیا صرف حوض اور کنویں تک محدود ہے اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہاں سے زیادہ پانی اور کہیں نہیں ہے، حالانکہ سمندر میں اتھاہ پانی ہے، بالکل یہی مثال طعنہ زنوں کی ہے کہ انھوں نے چند الفاظ دو اشعار کو ادب کی کل کائنات تصور کرلیا اور انہیں اشعار کو دیکھ کر پورے علمِ ادب پر کیچڑ اچھال دیا، انھیں یہ نہیں معلوم کہ علمِ ادب کا ایک بہت بڑا ذخیرہ ہے جن میں دست گاہ حاصل کیے بغیر علومِ قرآن و حدیث میں مہارت ناممکن ہے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

سوال نمبر (۵)، نفحۃ العرب: ص (۸) ۱۴۲۴ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔
(ب) شمت کو بصیغہ مجہول کیوں پڑھا گیا ہے؟
(ج) اور عبارت کی تشریح بھی کریں۔

عبارت بااعراب: وَسُمِّيَتْ نَفْحَةَ الْعَرَبِ، وَجَعَلْتُهَا عَلٰى بَابَيْنِ الْأَوَّلُ: اَلْمَنْثُوْرُ، وَالثَّانِيْ: الْمَنْظُوْمُ، فَإِنْ هَبَّتْ عَلَيْهَا قَبُوْلُ الْقَبُوْلِ إِلَيْهَا قُلُوْبُ الْفُحُوْلِ، فَهُوَ بِمَحَاسِنِ أَخْلَاقِهِمْ خَلِيْقٌ، وَإِنْ عَصَفَتْ عَلَيْهَا صَرَاصِرُ الرَّدِّ وَالنَّكِيْرِ فَهُوَ بِمَنْ جَاءَ بِهَا جَدِيْرٌ، وَاللّٰهَ أَسْأَلُ سُوَالَ مُتَضَرِّعٍ خَاضِعٍ خَاشِعٍ أَنْ يَنْفَعَهُمْ وَإِيَّايَ فِي الْأُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ آمِيْنَ.

جواب

(الف) ترجمة:

اور اسے "نفحۃ العرب" کے نام سے موسوم کیا گیا، اور اسے دو بابوں پر منقسم کیا؛ پہلا منثور اور دوسرا منظوم۔ پس اگر اس پر قبولیت کی ہوا چل جائے اور ارباب فضل وکمال کے دل اس کی طرف مائل ہوجائیں تو یہ ان کے حسنِ اخلاق کے لائق تر ہے۔ اور اگر اس پر رَد اور انکار کی آندھیاں چل پڑیں تو یہ اس شخص کے لائق ہے جس نے اسے پیش کیا ہے۔ اور میں گریہ وزاری کرنے والے خشوع و خضوع کرنے والے شخص کے سوال کرنے کی طرح اللہ تبارک وتعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ انھیں اور مجھے دنیا وآخرت میں نفع پہنچائے۔ (آمین)

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(ب) شمت کو بصیغہ مجہول کیوں پڑھا گیا ہے؟

سُمِّیتُ مجہول ہے "سَمَّیتُ" بصیغہ معروف پڑھنا صحیح نہیں ہے؛ اس لیے کہ یہ نام حضرت مصنف علیہ الرحمہ نے نہیں رکھا ہے؛ بلکہ یہ نام شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی علیہ الرحمہ کا تجویز کردہ ہے۔

(د) عبارت کی تشریح:

فلوم الخفاش لایضر الشمس: فرماتے ہیں کہ جس طریقے سے چمگادڑ کے ملامت کرنے سے سورج کی روشنی پر کوئی فرق نہیں پڑتا اور کتے کے بھونکنے سے چاند کی روشنی ماند نہیں پڑتی اسی طریقے سے چند طعنہ زنی کرنے والوں کی طعنہ زنی سے علمِ ادب پر کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

ولمّا کان سھر اللیالی الخ: مصنفؒ فرماتے ہیں کہ چونکہ کمال حاصل کرنے والوں اور بلند مقام پر فائز ہونے والوں کا یہ شیوہ رہا ہے کہ وہ اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے راتوں کی نیند قربان کر دیتے ہیں تو میں نے بھی انھیں کی اتباع کی اور انھیں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے میں نے بھی رات کو رات نہیں سمجھا؛ بلکہ نیند قربان کر کے متقدمین کی کتابوں سے کچھ نوادرات اخذ کیے اور اب انھیں اپنے طلبہ کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔ اور اس کتاب کی تالیف کا مقصد طلبہ کے اخلاق کو پاکیزہ بنانا اور فضائل کو حاصل کرنا ہے۔ آخر میں مصنفؒ نے اپنی علمی کمی اور قلتِ اسباب کا اعتراف کر کے فرمایا ہے کہ باوجودیکہ میں کم علم اور اسباب سے تہی دامن تھا؛ لیکن اس کتاب کو سنوارنے اور لائق بنانے میں کوئی کوتاہی نہیں کی؛ لہٰذا اگر اس کتاب کو شرفِ قبولیت ملے تو یہ اربابِ کمال کا حسنِ اخلاق ہوگا اور اگر اسے رَد کر دیا جائے تو یہ احقر کی ہی کوتاہی پر محمول ہوگا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

سوال نمبر (۶)، نفحۃ العرب: ص (۸) ۱۴۲۷ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کریں۔

(ج) نیز "ان یبعث سے بالصمصامۃ سے ترکیب نحوی کریں۔

(د) عبارت کی تشریح بھی کریں۔

اَلسَّيْفُ بِالسَّاعِدِ لَا السَّاعِدُ بِالسَّيْفِ

عبارت بااعراب: قَالَ الْعُتَبِي: بَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلٰى عَمْرِو بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ أَنْ يَبْعَثَ إِلَيْهِ بِسَيْفِهِ الْمَعْرُوْفِ بِالصَّمْصَامَةِ، فَبَعَثَ بِهِ إِلَيْهِ، فَلَمَّا ضَرَبَ بِهِ وَجَدَهُ دُوْنَ مَا كَانَ يَبْلُغُهُ عَنْهُ فَكَتَبَ إِلَيْهِ فِي ذٰلِكَ. فَرَدَّ عَلَيْهِ إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلٰى أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِالسَّيْفِ، وَلَمْ أَبْعَثْ بِالسَّاعِدِ الَّذِي يُضْرَبُ بِهِ.

جواب

(الف) ترجمة:

تلوار (کی خوبی) بازو سے ہے نہ کہ بازو (کی قوت) تلوار سے

عتبی نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کے پاس یہ پیغام بھیجا کہ وہ اُن کے (حضرت عمرؓ کے) پاس اپنی وہ تلوار بھیج دیں جو صمصامہ کے نام سے مشہور ہے؛ چنانچہ انھوں نے وہ تلوار اُن کے پاس بھیج دی، تو جب حضرت عمرؓ نے اُس تلوار

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

سے وار کیا تو اس کو اُس سے کم تر پایا جتنا کہ آپ کو اُس تلوار کے بارے میں خبر پہنچی تھی؛ چنانچہ آپؓ نے اُن کے (حضرت عمرو بن معدیکرب کے) پاس اس سلسلے میں مکتوب روانہ کیا، تو حضرت عمرو بن معدیکرب نے آپ کو جواب لکھا کہ میں نے امیر المؤمنین کے پاس صرف تلوار بھیجی ہے اور وہ بازو نہیں بھیجا ہے جس سے تلوار چلائی جاتی ہے۔

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:

سَیْفٌ، (ج) سُیُوْفٌ، تلوار۔ سَاعِدٌ، (ج) سَوَاعِدُ، بازو۔ بَعَثَ یَبْعَثُ بَعْثًا (ف) بھیجنا۔ صَمْصَامَةٌ، وہ تلوار جس کی دھار نہ مڑے۔ ردّ علی أحدٍ یَرُدُّ رَدًّا (ن) کسی کو جواب دینا۔

(ج) "ان یبعث سے بالصمصامۃ سے ترکیبِ نحوی:

ان یبعث إلیه بسیفه المعروف بالصمصامة، پورا جملہ بتاویلِ مصدر ہو کر "بَعَثَ" کا مفعول بہ ہے۔

(د) عبارت کی تشریح:

السیف بالساعد: مطلب یہ کہ تلوار کا جوہر اُس وقت نمایاں ہوگا جب بازو میں فولادی قوت ہو، اگر بازو میں قوت نہیں تو تلوار کتنی ہی عمدہ کیوں نہ ہو کوئی فائدہ نہیں ہوسکتا۔

سیفِ صمصامہ کے متعلق علامہ سہیلی نے ذکر کیا ہے کہ کعبہ کے قریب جرہم وغیرہ کے دفینے سے ایک لوہے کا ٹکڑا برآمد ہوا تھا، حضرت عمرو بن معدیکربؓ کی تلوار "صمصامہ" اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار "ذوالفقار" اُسی لوہے کی بنی ہوئی تھی، یہ تلوار دراصل شاہِ یمن عمرو بن ذی قیعان کی تھی۔ وفیه یقول عمرو۔

وسیف لابن ذي قیعان عندي ❁ بخیر نصله من عهد عاد

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

آپ کو یہ تلوار حضرت خالد بن سعید ابن العاص بن امیہ نیعطا کی تھی جو آپ کی اولاد کے پاس رہی، یہاں تک کہ اُن سے خلیفہ مہدی نے اسّی ہزار درہم کے عوض میں خرید لی، اس کے بعد بطریقِ وراثت منتقل ہوتی رہی، یہاں تک کہ آخر میں واثق باللہ کے پاس پہنچی، اس نے اُس کو صیقل کرانا چاہا تو خراب ہوگئی۔

کہتے ہیں کہ شاہِ روم کی طرف سے ہارون رشید کے یہاں بطورِ ہدیہ کچھ تلواریں آئیں، ہارورشید نے صمصامہ تلوار منگوائی اور رومی قاصد کے سامنے ان کی ایک ایک تلوار کو صمصامہ پر مارا، پھر قاصد کو صمصامہ تلوار دکھائی، اُس نے دیکھا کہ صمصامہ کی دھار میں ایک بھی نشان نہیں تھا۔

سوال نمبر (۷)، نفحۃ العرب: ص (۹) ۱۴۲۳ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی صرفی تحقیق کریں۔

(ج) عبارت کی تشریح کریں۔

عبارت بااعراب: كَانَ بِبَغْدَادَ رَجُلٌ مُتَعَبِّدٌ اِسْمُهُ رُوَيْمٌ فَعُرِضَ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ، فَتَوَلَّاهُ، فَلَقِيَهُ الْجُنَيْدُ يَوْمًا، فَقَالَ: مَنْ أَرَادَ أَنْ يَسْتَوْدِعَ سِرَّهُ لِمَنْ لَا يُفْشِيهِ فَعَلَيْهِ بِرُوَيْمٍ، فَإِنَّهُ كَتَمَ حُبَّ الدُّنْيَا أَرْبَعِينَ سَنَةً حَتّٰى قَدَرَ عَلَيْهِ.

جواب

(الف) ترجمة:

شہر بغداد میں ایک عبادت گزار شخص تھا جس کا نام رویم تھا، چنانچہ اس کے

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

سامنے منصبِ قضا پیش کیا گیا تو اُس نے اُسے قبول کرلیا۔ پھر ایک دن حضرت جنید بغدادی کی اس سے ملاقات ہوگئی، تو فرمایا: جو شخص اپنا راز کسی ایسے شخص کے پاس رکھنا چاہے جو اُس کو ظاہر نہ کرے تو اسے چاہیے کہ رویم کو لازم پکڑ لے؛ کیونکہ اس نے دنیا کی محبت کو چالیس سال تک چھپائے رکھا یہاں تک کہ اس پر قابو پالیا۔

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی صرفی تحقیق:

تَعَبَّدَ يَتَعَبَّدُ تَعَبُّدًا (تفعل) عبادت کرنا، عبادت کے لیے تنہائی اختیار کرنا۔ قَضَى يَقْضِي قَضَاءً (ض) فیصلہ کرنا۔ تولّى النصب يتولّى تولّيًا (تفعل) منصب پر فائز ہونا۔ لَقِيَ يَلْقَى لِقَاءً (س) ملاقات کرنا۔ استودَعَ يَسْتَوْدِعُ اِسْتِيْدَاعًا (استفعال) امانت رکھنا۔ سِرٌّ، (ج) اَسْرَارٌ، راز۔ أفشى يُفْشِي إفْشَائًا (افعال) ظاہر کرنا۔ كَتَمَ يَكْتُمُ كِتْمَانًا (ن) پوشیدہ رکھنا، چھپانا۔ قَدَرَ عَلٰى شَيْءٍ يَقْدِرُ قُدْرَةً (ض) کسی چیز پر قابو پانا، غالب آنا۔

(ج) عبارت کی تشریح:

رویم ایک بڑے عالم اور مشائخ کبار میں سے تھے، منصبِ قضاء کے قبول کرنے پر حضرت جنید بغدادیؒ نے آپ پر عارفانہ طنز کیا ہے کہ رویم کے دل میں دنیا کی محبت چھپی ہوئی تھی؛ مگر اس کو انھوں نے کسی کے سامنے ظاہر نہیں کیا اور یہ بات اُس وقت آشکارا ہوئی جب ان کے سامنے منصبِ قضا کو پیش کیا گیا تو انھوں نے ٹھکرانے کے بجائے قبول کرلیا۔ تو جب وہ دنیا کی محبت کو چھپا سکتے ہیں تو دوسروں کے راز کو بھی یقیناً چھپالیں گے؛ مگر یہ صرف عارفانہ طنز تھا حقیقتِ واقعہ نہیں؛ اس لیے کہ حضرت رویمؒ کا مقصد اس منصب کے قبول کرنے سے طلبِ دنیا نہ تھا بلکہ اُس کی آڑ میں اپنی بزرگی کو چھپانا تھا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

سوال نمبر (۸)، نفحۃ العرب: ص (۱۰) ۱۴۲۴ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔
(ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کریں۔
(ج) مطلب بیان کریں۔

عبارت بااعراب: قَرَأَ بَعْضُ الْمُغَفَّلِيْنَ 'فِيْ بُيُوْتٌ" بِالرَّفْعِ فَقَالَ لَهُ شَخْصٌ يَاأَخِيْ! إِنَّمَاالْقِرَاءَةُ "فِيْ بُيُوْتٍ" بِالْجَرِّ، فَقَالَ مغَفَّل: إِذَاكَانَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى قَالَ: فِيْ بُيُوْتٍ أَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ، تَجُرُّهَا أَنْتَ لِمَاذَا؟

وَحَكَى الْعَسْكَرِيُّ فِيْ كِتَابِ التَّصْحِيْفِ أَنَّهُ قِيْلَ لِبَعْضِهِمْ: مَافَعَلَ أَبُوْكَ بِحِمَارِهِ؟ فَقَالَ: "بَاعِهِ" مَكَانَ بَاعَهُ، فَقِيْلَ لَهُ: لِمَ قُلْتَ بَاعِهِ؟ قَالَ: فَلِمَ قُلْتُ أَنْتَ بِحِمَارِهِ؟ فَقَالَ: أَنَا جَرَرْتُهُ بِالْبَاءِ فَقَالَ: فَلِمْ تَجُرُّ بَاؤُكَ وَبَائِيْ لَاتَجُرُّ.

جواب

(الف) ترجمہ:

ایک ناسمجھ نے (آیتِ کریمہ ﴿فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَن تُرْفَعَ﴾ میں) "فِیْ بیوتٌ" رفع کے ساتھ پڑھا، تو ایک شخص نے اُس سے کہا: اے میرے بھائی! لفظ "بیوت" میں قرأت تو جر ہی کے ساتھ ہے، تو اُس نے کہا: او ناسمجھ! جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے "فِیْ بیوتٍ اذن اللّٰه أن ترفع" فرمایا ہے تو تو اس کو جر کیوں دیتا ہے؟

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

امام عسکری نے ''کتاب التصحیف'' میں نقل کیا ہے کہ ایک شخص سن کہا گیا:
''مافعل أبوک بحمارہ'' تیرے باپ نے اپنے گدھے کا کیا کیا؟
تو اُس نے کہا: ''باعِہِ'' اس کو فروخت کر دیا۔ تو اُس سے پوچھا گیا: تو نے
''باعِہِ'' کیوں کہا: اس نے کہا: تو نے ''بحمارہ'' کیوں کہا؟ تو اس نے کہا:
میں نے با کی وجہ سے اسے جر دیا ہے۔ تو اس شخص نے کہا: کیوں تمہاری با
جر دیتی ہے اور میری با جر نہیں دے گی۔

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:

مغفّلون، واحد، مُغفَّلٌ، نا سمجھ، بیوقوف۔ رَفَعَ یَرْفَعُ رَفْعًا (ف) رفع دینا، بلند کرنا۔ حِمَارٌ، (ج) حَمِیْرٌ وَأَحْمِرَۃٌ، گدھا۔ جَرَّ یَجُرُّ جَرًّا (ن) زیر دینا۔

(ج) مطلب:

قرأ بعض المغفلین الخ: اس اعجوبے کا حاصل یہ ہے کہ ''رَفَعَ یَرْفَعُ'' کے دو معنیٰ آتے ہیں: (۱) پیش دینا (۲) بلند کرنا۔ آیتِ کریمہ ﴿فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰہُ اَنْ تُرْفَعَ﴾ میں رَفَعَ ''بلند کرنے'' کے معنیٰ میں ہے، ''پیش دینے'' کے معنیٰ میں نہیں ہے۔ آیتِ کریمہ کا ترجمہ یہ ہے کہ ''وہ ایسے گھروں میں عبادت کرتے ہیں جن کی نسبت اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ انھیں بلند رکھا جائے'' گھروں سے مراد مسجدیں ہیں اور ان کی بلندی یہ ہے کہ ان میں جنبی وحائض داخل نہ ہوں اور ان میں کوئی نجس چیز داخل نہ کی جائے، وہاں شور وغل نہ مچایا جائے اور دنیا کا کام کاج اور باتیں کرنے کے لیے وہاں نہ بیٹھیں۔
نا سمجھ نے ''اَنْ تُرفع'' کو پیش دینے کے معنیٰ میں سمجھ لیا، اور کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ نے ''بیوت'' کو مرفوع پڑھنے کی اجازت دے رکھی ہے؛ اس لیے میں ''فی بیوت'' پڑھ رہا ہوں۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

مَافَعَلَ أَبُوکَ بِحمارہ الخ: یعنی قائل نے "بَاعہ" میں "ب" کو جارہ سمجھ لیا اور "بـاعہ" پڑھنے کے بجائے "بـاعِہٖ" پڑھنے لگا، اور دلیل یہ دینے لگا کہ چونکہ سائل نے "بحمارہ" پڑھا؛ اس لیے میں نے بھی "باعِہٖ" پڑھا؛ کیونکہ سائل کی با اگر جر دے سکتی ہے تو میری با کیوں جر نہیں دے سکتی؟ حالانکہ صحیح لفظ "باعَہٗ" ہی ہے، بَاعَ فعل ہے اور "ہٗ" ضمیر مفعول ہے۔

سوال نمبر (۹)، نفحۃ العرب: ص (۱۱) (خودساختہ)

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی و صرفی تحقیق کریں پھر عبارت کی تشریح کریں۔

عبارت بااعراب: وَدَخَلَ عَلَى الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِ قُرَيْشٍ، فَقَالَ لَهُ الْوَلِيْدُ: مَنْ خَتَنَكَ؟ قَالَ لَهُ فُلَانٌ الْيَهُوْدِيُّ، فَقَالَ: مَاتَقُوْلُ؟ وَيْحَكَ قَالَ: لَعَلَّكَ أَنْ تَسْأَلَ عَنْ خَتَنِي، يَاأَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! هُوَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ.

جواب

(الف) ترجمۃ:

ولید بن عبدالملک کے پاس قریش کے معزز لوگوں میں سے ایک شخص آیا، تو اس سے ولید نے کہا: "من ختنک" (تیری ختنہ کس نے کی، تیرا داماد کون ہے؟) اُس نے کہا: فلاں یہودی نے، تو اس نے کہا: تو کیا کہہ رہا ہے تیرا ناس ہو، اُس نے کہا: اے امیر المؤمنین! شاید آپ میرے داماد کے متعلق دریافت کر رہے ہیں، وہ فلاں بن فلاں ہے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:

أَشْرَافٌ، واحد، شَرِيْفٌ، باعزت، معزز۔ خَتَنٌ (ج) أَخْتَانٌ، داماد، سسر، سالہ۔ خَتَنَ يَخْتِنُ خَتْنًا (ن،ض) کاٹنا، ختنہ کرنا۔ يهودي یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ماننے والے لوگ۔

عبارت کی تشریح:

من ختنك؟ قال له: فلان اليهودي الخ: ختن کے چونکہ دو معنیٰ آتے ہیں: (۱) خَتَنٌ، بمعنیٰ داماد (۲) خَتَنَ خَتْنًا (ن) ختنہ کرنا۔ ولید کے سوال کا منشا یہ تھا کہ تمہارا داماد کون ہے؛ مگر اُس شخص نے یہ سمجھا کہ شاید یہ معلوم کر رہے ہیں کہ تمہارا ختنہ کس نے کیا، اِس لیے اُس نے جواباً کہا: فلاں یہودی نے۔ ولید نے یہ سن کر کہا: تیرا ناس ہو تو کیا کہہ رہا ہے، تب وہ متنبہ ہوا اور کہنے لگا کہ شاید آپ میرے داماد کے متعلق دریافت فرمارہے ہیں وہ فلاں بن فلاں ہے۔

سوال نمبر (۱۰) نفحۃ العرب: ص (۱۲) ۱۴۲۷ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق کریں۔

(ج) حتی کے مدخول کے تینوں اعراب کی وجہ لکھیں۔

(د) فراء نحوی کیا کہنا چاہتے ہیں؟ تحریر کریں۔

عبارت با اعراب: تَقُوْلُ: أَكَلْتُ السَّمَكَةَ حَتّٰى رَأْسِهَا (بِرَفْعِ السِّيْنِ وَنَصْبِهَا وَجَرِّهَا) أَمَّا الرَّفْعُ فَبِأَنْ تَكُوْنَ حَتّٰى لِلْاِبْتِدَاءِ وَيَكُوْنُ الْخَبَرُ مَحْذُوْفًا بِقَرِيْنَةِ أَكَلْتُ وَهُوَ مَاكُوْلٌ، وَأَمَّا

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

النَّصْبُ فَبِأَنْ تَكُوْنَ حَتّٰى لِلْعَطْفِ، وَهُوَ ظَاهِرٌ، وَالثَّالِثُ أَظْهَرُ، وَكَانَ الْفَرَّاءُ يَقُوْلُ: أَمُوْتُ وَفِيْ قَلْبِيْ مِنْ حَتّٰى، لِأَنَّهَا تَرْفَعُ وَتَنْصِبُ وَتَجُرُّ.

جواب

(الف) ترجمۃ

تم کہتے ہو: "أكلت السمكة حتى رأسَها" (سین کے رفع اُس کے نصب اور اس کے جر کے ساتھ) میں نے مچھلی کھائی تا آں کہ اُس کے سر کو بھی۔ بہرحال رفع تو اِس بناپر کہ حتّٰی ابتداء کے لیے ہو اور خبر محذوف ہو "أكلت" کے قرینے سے، اور وہ "ماكولٌ" ہے، بہرحال نصب تو اِس بنیاد پر کہ حتّٰی عطف کے لیے ہو، اور یہ ظاہر ہے، اور تیسرا تو بالکل ظاہر ہے، اور فرّا کہا کرتے تھے: میں مرجاؤں گا اور میرے دل میں "حتّٰی" کے متعلق خلجان باقی رہے گا؛ اس لیے کہ یہ رفع بھی دیتا ہے، نصب بھی اور جر بھی۔

(ب) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق:

أكلت صیغہ واحد متکلم، میں نے کھایا، مصدر اَکْلًا باب نصر ینصر سے، السّمكة، مچھلی (ج) اسماک، رَأْسٌ (ج) رُؤُوْسٌ، سر۔

(ج) حتّٰی کے مدخول کے تینوں اعراب کی وجہ:

حتّٰی کے بعد تینوں اعراب "رفع، نصب، جر" پڑھ سکتے ہیں، وجہ اور علت یہ بیان کی گئی ہے کہ رفع کی صورت میں حتی ابتدائیہ ہوگا، یعنی حتی کے بعد والا جملہ مستانفہ ہوگا،

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

اب اگر حتّٰی کے بعد جملہ اسمیہ ہو تو جزءِ اوّل بر بنائے مبتدا مرفوع ہوگا، جیسے: "حتّٰی رأسُها" میں لفظ "رَأْسُهَا" مبتدا ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے اور خبر محذوف ہے "أي رأسُها ماکولٌ" اور اگر جملہ فعلیہ واقع ہو اور اس کا فعل، فعلِ مضارع ہو تو وہ بھی مرفوع ہوگا۔

(د) فراء نحوی کیا کہنا چاہتے ہیں؟

مطلب یہ ہے کہ فرا نحوی کہا کرتے تھے کہ میری عمر گزر گئی؛ مگر میں حتّٰی کے بارے میں کوئی قطعی حکم نہیں پا سکتا اور دنیا سے چلا بھی جاؤں گا؛ مگر حتّٰی کے سلسلے میں شرح صدر نہیں ہو پائے گا کہ حتّٰی کا مابعد مرفوع ہوگا یا منصوب یا مجرور۔ اور وجہ یہی تھی کہ حتّٰی کا مابعد کبھی مرفوع ہوتا ہے تو کبھی منصوب اور کبھی مجرور۔

سوال نمبر (۱۱)، نفحۃ العرب: ص (۱۴) ۱۴۲۷ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کریں۔

عبارت بااعراب: سَمِعَ الْمَامُوْنُ يَوْمًا بَعْضَ الْكَنَّافِيْنَ وَهُوَ يَقُوْلُ وَكَانَ مَارًّا، فِيْ مَوْكِبِهٖ: لَقَدْ سَقَطَ هٰذَا مِنْ عَيْنِيْ مِنْ حِيْنَ غَدَرَ بِأَخِيْهِ، فَقَالَ الْمَامُوْنُ: هَلْ لِيْ مَنْ يَشْفَعُ لِيْ إِلٰى هٰذَا الرَّئِيْسِ لِأُرْفَعَ إِلٰى عَيْنِهٖ بَعْدَ سُقُوْطِيْ؟

جواب

(الف) ترجمہ:

ایک روز مامون الرشید نے ایک بھنگی کو کہتے ہوئے سنا جب کہ وہ اپنے

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

قافلے کے ساتھ گزر رہے تھے: یہ شخص (مامون) میری نظروں سے گر گیا ہے جب سے اس نے اپنے بھائی کے ساتھ غدّاری کی ہے، تو مامون نے کہا: کیا ہے کوئی جو میرے حق میں اس رئیس سے سفارش کر دے تاکہ میں اس کی نظروں سے گرنے کے بعد اس کی نگاہ میں بلند ہو جاؤں۔

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:

كَنَفَ الدَّار يَكْنُفُ كَنْفًا (ن) گھر میں پائخانہ بنانا۔ الْكَنَّاف، بھنگی۔ مَارًّا، اسم فاعل باب نصر سے گزرنے والا۔ مَوكبٌ، (ج) مواكبُ، قافلہ، جلوس۔ غَدَرَ بِأحدٍ يَغْدِرُ غَدْرًا (ض) کسی کے ساتھ غدّاری کرنا۔ شَفَعَ يَشْفَعُ شَفَاعَةً (ف) سفارش کرنا۔

سوال نمبر (۱۲)، نفحۃ العرب: ص (۱۴) ۱۴۲۷ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کریں۔

(ج) نیز بتائیں کہ یہ عبارت بالا کس عنوان کے تحت ہے؟ پھر عبارت کی اچھی طرح تشریح کریں۔

الحلم

عبارت بااعراب: شَتَمَ رَجُلٌ أَبَا ذَرٍّ نِ الْغِفَارِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ لَهُ أَبُوْذَرٍّ: يَاهٰذَا! إِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَ الْجَنَّةِ عَقَبَةً، فَإِنْ أَنَا جُزْتُهَا فَوَ اللّٰهِ مَاأُبَالِي بِقَوْلِكَ، وَإِنْ هُوَ صَدَّنِي دُوْنَهَا، فَإِنِّي أَهْلٌ لِأَشَدَّ مِمَّا قُلْتَ لِي.

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

جواب

(الف) ترجمہ:

بردباری

ایک شخص نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا، تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے اُس سے فرمایا: اے شخص! میرے اور جنت کے مابین ایک گھاٹی ہے، پس اگر میں اُس سے آگے بڑھ جاؤں گا تو بخدا مجھے تمہاری بات کی کوئی پرواہ نہیں اور اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے اُس سے ادھر ہی روک دیا تو میں اُس سے زیادہ سخت بات کا اہل ہوں جو تُو نے میرے متعلق کہا ہے۔

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:

حَلُمَ یَحْلُمُ حِلْمًا (ک) بردبار ہونا۔ شَتَمَ یَشْتِمُ شَتْمًا (ض) برا بھلا کہنا، گالی دینا۔ عَقَبَةٌ، (ج) عَقَبَاتٌ، گھاٹی، پہاڑی راستہ، رکاوٹ۔ جَازَ الْمَكَانَ يَجُوْزُ جَوْزًا (ن) گزرنا، پار کرنا، عبور کرنا۔ بَالَى بأمر يبالي مُبَالَاةً (مفاعلۃ) کسی چیز کی پرواہ کرنا۔ صَدَّ يَصُدُّ صَدًّا (ن) روکنا۔

(ج) یہ عبارت بالا کس عنوان کے تحت ہے؟

عبارت بالا "الحلم" عنوان کے تحت ہے۔

عبارت کی اچھی طرح تشریح:

شتم رجلٌ أباذر الغفاري الخ: مطلب یہ ہے کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی سنجیدگی و بردباری کا حال یہ تھا کہ برا بھلا کہنے والے کو سن کر بھی کوئی جواب نہیں

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

دیا؛ بلکہ یہ کہہ کر بات ختم کردی کہ اگر میں قبر وحشر کی منزل کر پار کر کے جنت میں پہنچ گیا تو مجھے کسی کے کہے کی کوئی پرواہ نہیں، اور اگر پہلے ہی روک لیا گیا تو میں اس سے زیادہ سخت بات کا اہل ہوں جو اُس نے میرے متعلق کہا ہے۔

سوال نمبر (۱۳) نفحۃ العرب: ص (۱۴) ۱۴۲۹ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کریں۔

(ج) تشریح کریں۔

عبارت بااعراب: رَوَی الطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبَيْهَقِيُّ عَنْ أَجَلِّ أَحْبَارِ الْيَهُوْدِ الَّذِيْنَ أَسْلَمُوْا أَنَّهُ قَالَ: لَمْ يَبْقَ مِنْ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ شَيْءٌ إِلَّا وَقَدْ عَرَفْتُهُ فِي وَجْهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ نَظَرْتُ إِلَيْهِ إِلَّا اثْنَتَيْنِ لَمْ أُخْبَرْهُمَا مِنْهُ، يَسْبِقُ حِلْمُهُ جَهْلَهُ، وَلَا يَزِيْدُ شِدَّةُ الْجَهْلِ عَلَيْهِ إِلَّا حِلْمًا۔

جواب

(الف) **ترجمہ:**

طبرانی، ابن حبان اور بیہقی نے یہود کے اُن علماء میں سے جنھوں نے اسلام قبول کیا ایک بڑے عالم سے یہ نقل کیا ہے کہ انھوں نے فرمایا: علاماتِ نبوت میں سے کوئی علامت باقی نہیں رہی جسے میں نے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے روئے انور میں نہ پہچان لیا ہو جس وقت کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نظر پڑی، بجز دو علامتوں کے کہ میں آپ کی ان دونوں علامتوں پر

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

باخبر نہ ہوسکا۔ (۱) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنجیدگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نادانی پر فائق ہے۔ (۲) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نادانی کی شدت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بردباری میں اضافہ ہی کرتی ہے۔

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:

رَوىٰ يَرْوِيْ رِوَايَةً (ض) نقل کرنا، روایت کرنا۔ أَحْبَارٌ، واحد، حَبْرٌ، وَحِبْرٌ نیک عالم، یہود کے نزدیک کاہنوں کا سردار۔ سَبَقَ يَسْبِقُ سَبْقًا (ض) آگے بڑھ جانا۔

(ج) تشریح:

روی الطبراني و ابن حبان الخ: واقعے کا حاصل یہ ہے کہ یہود کے ایک بڑے عالم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلم وسنجیدگی کی نہ صرف گواہی دی ہے؛ بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ کریمانہ سے متاثر ہوکر حلقہ بگوشِ اسلام بھی ہوئے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے ہی نبوت کی ساری علامتیں میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روئے انور میں پہچان لی تھیں، سوائے دو علامتوں کے، ایک یہ کہ آپ کے ساتھ اگر کوئی نادانی کرتا ہے تو آپ کی بردباری اس کی نادانی پر فائق رہتی ہے۔ دوسرے یہ کہ آپ کے ساتھ نادانی کرنے والا اگر شدت اختیار کرتا ہے تو غصہ آنے کے بجائے حلم میں اور اضافہ ہی ہوتا ہے، میں نے اسی کو پرکھنے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کھجوروں کے سلسلے میں بیع سلم کی، چنانچہ قیمت ادا کردی اور کھجور لینے کی ایک مدت متعین کردی کہ فلاں دن میں کھجور لوں گا، ابھی مدت کی تکمیل میں دو یا تین دن باقی ہی تھے کہ میں آپ کے پاس پہنچ گیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کرتے کے کنارے کو پکڑ لیا اور ترش روئی کے ساتھ آپ کو دیکھ کر کہا: اے محمد! کیا میرا حق نہیں پورا کروگے۔ میرے اس رویے کو دیکھ کر حضرت فاروق اعظمؓ آگ بگولہ ہوگئے، اور میرا سرتن سے جدا کرنے کی بات کرنے

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

لگے۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت عمرؓ کو غصہ آنا ہی چاہیے؛ اس لیے کہ میں نے شانِ اقدس میں گستاخی کی تھی، مگر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بردباری کا اُس وقت اندازہ ہوا جب آپ سارے منظر کو دیکھ کر یوں گویا ہوئے: "اے عمر! ہم تمہاری جانب سے دوسری چیز کے منتظر تھے کہ تم ہمیں حسنِ ادا کا حکم دیتے اور انھیں حسنِ تقاضہ کا، اور پھر آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہی سے فرمایا: انھیں لے جاؤ اور ان کا حق ادا کرو اور حق کے علاوہ بیس صاع مزید دو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حسنِ عمل کو دیکھ کر میں نے کھلی آنکھوں اُن دونوں علامتوں کا بھی مشاہدہ کرلیا اور اسی وقت دامنِ اسلام سے وابستہ ہوگیا۔

سوال نمبر (۱۴)، نفحۃ العرب: ص (۱۴) ۱۴۳۱ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کرنے کے بعد عبارت کی اچھی طرح تشریح کریں۔

عبارت بااعراب: فَقُلْتُ: يَا عُمَرُ! كُلُّ عَلَامَاتٍ قَدْ عَرَفْتُهَا فِي وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ نَظَرْتُ إِلَيْهِ إِلَّا اثْنَتَيْنِ، لَمْ أُخْبَرْهُمَا: يَسْبِقُ حِلْمُهُ جَهْلَهُ، وَلَا يَزِيْدُهُ شِدَّةُ الْجَهْلِ عَلَيْهِ إِلَّا حِلْمَهُ، فَقَدْ أُخْبِرْتُهُمَا، اُشْهِدُكَ أَنِّي رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا.

جواب

(الف) ترجمہ:

تو میں نے کہا اے عمر! (نبوت کی) تمام تر علامتیں میں نے آپ صلی اللہ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

علیہ وسلم کے روئے انور میں پہچان لی جس وقت آپ پر نظر پڑی بجز
دو علامتوں کے جن پر مطلع نہ ہو سکا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنجیدگی
آپ کے ساتھ نادانی پر فائق ہے، اور آپ کے ساتھ نادانی کی شدت
آپ کی بردباری میں اضافہ ہی کرتی ہے، تو (اب) میں ان دونوں
سے بھی باخبر ہو گیا، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں اللہ کے رب ہونے،
اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے کے اعتبار
سے راضی ہو گیا۔

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:

جَهِلَ عَلٰى أَحَدٍ يَجْهَلُ جَهَالَةً (س) اُجڈپن کرنا، نادانی کرنا۔ رَضِيَ بشيءٍ يَرْضٰى رِضًا (س) خوش ہونا۔

عبارت کی اچھی طرح تشریح:

روى الطبراني وابن حبان الخ: واقعے کا حاصل یہ ہے کہ یہود کے ایک بڑے عالم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلم وسنجیدگی کی نہ صرف گواہی دی ہے؛ بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ کریمانہ سے متاثر ہو کر حلقہ بگوشِ اسلام بھی ہوئے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے ہی نبوت کی ساری علامتیں میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روئے انور میں پہچان لی تھیں، سوائے دو علامتوں کے، ایک یہ کہ آپ کے ساتھ اگر کوئی نادانی کرتا ہے تو آپ کی بردباری اس کی نادانی پر فائق رہتی ہے۔ دوسرے یہ کہ آپ کے ساتھ نادانی کرنے والا اگر شدت اختیار کرتا ہے تو غصہ آنے کے بجائے حلم میں اور اضافہ ہی ہوتا ہے، میں نے اسی کو پرکھنے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کھجوروں کے سلسلے میں بیع سلم کی، چنانچہ قیمت ادا کر دی اور کھجور لینے کی

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

ایک مدت متعین کردی کہ فلاں دن میں کھجور لوں گا، ابھی مدت کی تکمیل میں دو یا تین دن باقی ہی تھے کہ میں آپ کے پاس پہنچ گیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کرتے کے کنارے کو پکڑ لیا اور ترش روئی کے ساتھ آپ کو دیکھ کر کہا: اے محمد! کیا میرا حق نہیں پورا کروگے۔ میرے اس رویّے کو دیکھ کر حضرت فاروق اعظمؓ آگ بگولہ ہوگئے، اور میرا سر تن سے جدا کرنے کی بات کرنے لگے۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت عمرؓ کو غصہ آنا ہی چاہیے؛ اس لیے کہ میں نے شانِ اقدس میں گستاخی کی تھی، مگر سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بردباری کا اُس وقت اندازہ ہوا جب آپ سارے منظر کو دیکھ کر یوں گویا ہوئے: ''اے عمر! ہم تمہاری جانب سے دوسری چیز کے منتظر تھے کہ تم ہمیں حسنِ ادا کا حکم دیتے اور انھیں حسنِ تقاضہ کا، اور پھر آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہی سے فرمایا: انھیں لے جاؤ اور ان کا حق ادا کرو اور حق کے علاوہ بیس صاع مزید دو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حسنِ عمل کو دیکھ کر میں نے کھلی آنکھوں اُن دونوں علامتوں کا بھی مشاہدہ کرلیا اور اسی وقت دامنِ اسلام سے وابستہ ہوگیا۔

سوال نمبر (۱۵)، نفحۃ العرب: ص (۱۵) ۱۴۳۲ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کریں۔

(ج) جعل الصبیان یعبثون به کی ترکیب نحوی کرتے ہوئے عبارت کی تشریح کریں۔

عبارت باعراب: يُقَالُ: إِنَّ أَشْعَبَ مَرَّ يَوْمًا فَجَعَلَ الصِّبْيَانُ يَعْبَثُوْنَ بِهٖ، فَقَالَ لَهُمْ: وَيْلَكُمْ، سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ يُفَرِّقُ تَمْرًا مِنْ صَدَقَةِ عُمَرَ، فَمَرَّ الصِّبْيَانُ يَعْدُوْنَ إِلٰى دَارِ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَعَدَا أَشْعَبُ مَعَهُمْ، وَقَالَ: مَا يُدْرِيْنِيْ؟ لَعَلَّهٗ يَكُوْنُ حَقًّا.

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

جواب

(الف) ترجمہ:

واقعہ منقول ہے کہ: اشعب ایک دن گزرے، تو بچے اس سے کھلواڑ کرنے لگے، تو اشعب نے ان سے کہا: تمہارا ناس ہو، سالم بن عبداللہ حضرت عمر کے صدقے کی کھجوریں تقسیم کر رہے ہیں، تو بچے سالم بن عبداللہ کے گھر کی جانب دوڑنے لگے، اشعب بھی ان کے ساتھ دوڑنے لگے اور کہنے لگے: ہوسکتا ہے سچ ہی ہو جائے۔

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:

صِبْيَانٌ، واحد، صَبِيٌّ، بچہ۔ عَبِثَ يَعْبَثُ عَبَثًا (س) کھیل کود کرنا، مذاق کرنا۔
ويلكم، لفظ "ویل" دراصل کلمہ تحسر ہے جو بوقتِ مصیبت بولا جاتا ہے؛ لیکن جب متکلم دوسرے کے لیے استعمال کرے تو بددعا کے لیے ہوتا ہے۔ عدمِ اضافت کی صورت میں اضمارِ فعل کی بنا پر منصوب اور ابتدا کی وجہ سے مرفوع ہوتا ہے، مثلاً "وَيْلًا لَهُ، وَيْلٌ لَهُ" اور اضافت کی صورت میں صرف منصوب ہوتا ہے؛ اس لیے کہ اگر رفع دیں تو بلاخبر کے رہ جائیگا۔ فَرَّقَ يُفَرِّقُ تَفْرِيقًا (تفعیل) تقسیم کرنا۔ تَمْرٌ، واحد، تَمْرَةٌ، کھجور۔ عَدَا يَعْدُوْا عَدْوًا (ن) دوڑنا۔ أَدْرَىٰ يُدْرِيْ إِدْرَاءً (افعال) بتلانا، خبردار کرنا۔

(ج) جعل الصبيان يعبثون به کی ترکیبِ نحوی:

جَعَلَ الصِّبْيَانُ يَعْبَثُوْنَ: جَعَلَ فعل مقارب ہے، "الصبيان" اسم ہے اور "يَعْبَثُوْنَ" خبر ہے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

عبارت کی تشریح:

اَنّ أشعب مرّ یوماً: خلاصہ یہ ہے کہ اشعب اس قدر حریص تھے کہ انھوں نے ازراہِ مذاق بچوں سے اپنا پیچھا چھڑانے کے لیے کہا کہ: تم یہاں کھیل رہے ہو اور سالم بن عبداللہ کے گھر کھجوریں تقسیم ہو رہی ہیں، اور جب یہ سن کر بچے اُن کے گھر کی طرف دوڑے تو خود بھی اُن کے ساتھ دوڑنے لگے کہ کیا معلوم؟ بات صحیح ہی ہو جائے اور میں محروم رہ جاؤں۔

سوال نمبر (۱۶) نفحۃ العرب: ص (۱۵) ۱۴۳۲ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب) مطلب لکھیں۔

(ج) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کریں۔

عبارت بااعراب: لَمَّا دَخَلَ الْحَسَنُ الْبَصرِيُّ عَلَى الْحَجَّاجِ، فَقَالَ لَهُ: مَاتَقُوْلُ فِيْ عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ؟ قَالَ: اَقُوْلُ فِيْهِمَا كَمَا قَالَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ بَيْنَ يَدَيْ مَنْ هُوَ شَرٌّ مِنْکَ، قَالَ: وَمَنْ ذٰلِکَ؟ قَالَ مُوْسٰى وَفِرْعَوْنُ حَيْثُ قَالَ قَالَ لَهُ فِرْعَوْنُ: فَمَابَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى. قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ فِيْ كِتَابٍ.

جواب

(الف) ترجمہ:

جب حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ حجاج کے پاس گئے تو حجاج نے آپ سے کہا: آپ کا حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ کے بارے میں کیا خیال ہے؟

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

فرمایا: میں ان دونوں کے بارے میں وہی کہتا ہوں جو مجھ سے زیادہ بہتر شخص نے تم سے زیادہ شریر شخص کے سامنے کہا تھا، حجاج نے کہا: وہ کون ہے؟ فرمایا: حضرت موسیٰ اور فرعون، جس وقت فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا: پہلے لوگوں کا کیا حال ہوا؟ فرمایا: ان لوگوں کا علم میرے پروردگار کے پاس (دفتر) میں ہے۔

(ب) مطلب:

أقول فيهما كما قال الخ: حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی خوش اسلوبی سے اپنی زبان کو محفوظ رکھا کہ میں ان دونوں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہما کے متعلق کچھ بھی لب کشائی نہیں کرسکتا، تمہارے سوال کا میرے پاس وہی جواب ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو دیا تھا جب فرعون نے آپ سے معلوم کیا کہ پہلے لوگوں کا حال کیا ہوا جو انبیاء کی تکذیب کرتے تھے؟ فرمایا: ان لوگوں کی بداعمالیوں کا علم میرے پروردگار کے پاس اعمال کے دفتر میں محفوظ ہے، وقتِ مقررہ پر اُن کو اُن کے کیے کی سزا مل کر رہے گی۔ اس طریقے سے حضرت حسن بصریؒ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی کی تعریف وتنقیص سے بچ گئے اور اپنی زبان کو آبرو ریزی کرنے سے بچالیا۔

(ج) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:

دَخَلَ عَلٰى أحدٍ يَدْخُلُ دُخُوْلًا (ن) کسی کے پاس جانا، زیارت کرنا۔

بَالٌ، حال۔ قُرُوْنٌ، واحد قَرْنٌ، سوسال، ایک زمانے کے لوگ، ایک گروہ کے بعد ایک گروہ۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

سوال نمبر (۱۷) نفحۃ العرب: ص (۱۶) ۱۴۳۲ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کریں۔

عبارت بااعراب: قَالَ بَعْضُهُمْ: وَجدتُ عَلٰى قَبْرٍ مَكْتُوبًا "أنَا ابْنُ مَنْ كَانَتِ الرِّيحُ طَوْعَ أمْرِهِ، يَحْبِسُهَا إذَاشَاءَ وَ يُطْلِقُهَا إِذَاشَاءَ" قَالَ: فَعظُمَ فِي عَيْنِي مَصْرَعُهُ، ثُمَّ إلْتَفَتُّ إلٰى قَبْرٍ آخرَ قُبَالَتَهُ، فَإذَا عَلَيْهِ مَكْتُوبٌ "لَايَغْتَرُّ أحَدٌ بِقَوْلِهِ فَمَاكَانَ أبُوْهُ إِلَّا بَعْضَ الْحَدَّادِيْنَ" يَحْبِسُ الرِّيحَ فِيْ كِيْرِهِ، وَيَتَصَرَّفُ فِيْهَا، قَالَ: فَعَجِبْتُ مِنْهُمَا يَتَسَابَّانِ مَيِّتَيْنِ.

جواب

(الف) ترجمة

ایک شخص نے بیان کیا کہ میں نے ایک قبر پر عبارت لکھی ہوئی دیکھی "أنا ابن من الخ" میں اس شخص کا بیٹا ہوں، ہوا جس کے حکم کے تابع تھی، جب چاہتا اسے روک لیتا اور جب چاہتا چھوڑ دیتا، راوی کا بیان ہے کہ میری نگاہ میں اس کا پچھاڑنا بڑا معلوم ہوا، پھر میں ایک دوسری قبر کی جانب متوجہ ہوا جو اس کے سامنے تھی تو اس پر لکھا ہوا تھا کہ کوئی شخص اس کی بات سے دھوکا نہ کھائے، اِس لیے کہ اس کا باپ ایک لوہار تھا جو ہوا کو اپنی دھونکنی میں روک لیتا تھا اور اس میں تصرف کرتا رہتا تھا، راوی کا بیان ہے: مجھے ان دونوں پر بڑا تعجب ہوا کہ یہ دونوں مرنے کے بعد بھی باہم گالی گلوج کر رہے ہیں۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:

سَابَّ یُسَابُّ مُسَابَّۃً (مفاعلۃ) باہم گالی گلوچ کرنا، بدکلامی کرنا۔ قَبرٌ، (ج) قُبُورٌ، قبر۔ طَاعَ یَطُوعُ طَوعًا (ن) فرماں بردار ہونا۔ حَبَسَ یَحبِسُ حَبسًا (ض) قید کرنا، روکنا۔ أَطلَقَ إِطلَاقًا (افعال) چھوڑنا، رہا کرنا۔ صَرَعَ یَصرَعُ صَرعًا (ف) پچھاڑنا، زمین پر گرا دینا۔ اغتَرّ بشيء یَغتَرُّ اغترارًا (افتعال) کسی چیز سے دھوکا کھانا۔ حَدَّادٌ، (ج) حَدَّادون، لوہار۔

سوال نمبر (۱۸)، نفحۃ العرب: ص (۱۸) (خود ساختہ)

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کریں؛ نیز بتائیں کہ شعر میں "بطرق اللّوم" کس کے متعلق ہے؟

(ج) آپ تعیین کریں کہ مذکورہ بالا عبارت کس عنوان کے تحت ہے؟

عبارت بااعراب: یُروٰی أَنَّ أَبَا دُلَفٍ قَصَدَہٗ شَاعِرٌ تَمِیمِيٌّ، وَقَالَ لَہٗ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ فَقَالَ: مِنْ تَمِیمٍ، فَقَالَ: أَبُوْدُلَفٍ:

تَمِیْمٌ بِطُرُقِ اللُّوْمِ أَھدیٰ مِنَ الْقَطَا ❁ وَلَوْسَلَکَتْ سُبُلَ الْھِدَایَۃِ ضَلَّتِ

فَقَالَ لَہُ التَّمِیمِيُّ: نَعَمْ، بِتِلْکَ الْھِدَایَۃِ جِئْتُ إِلَیْکَ، فَأَفْحَمَہٗ.

جواب

(الف) ترجمہ:

واقعہ منقول ہے کہ ابودلف کے پاس ایک تمیمی شاعر گیا، ابودلف نے اس

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

سے کہا: تمہارا تعلق کس قبیلے سے ہے؟ اس نے کہا: بنو تمیم سے، تو ابودلف نے کہا: ۔

بنو تمیم کمینگی کے راستوں پر قطا پرندوں سے بھی زیادہ تیز چلنے والے ہیں اور اگر وہ ہدایت کا راستہ اختیار کریں تو گمراہ ہو جائیں۔

تو تمیمی شاعر نے کہا: ہاں، اسی ہدایت کے ذریعے میں تمہارے پاس پہنچا ہوں، تو اس نے ابودلف کو خاموش کر دیا۔

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:

قَصَدَ أَحَدًا يَقْصُدُ قَصْدًا (ن) کسی کے پاس جانا۔ لَامَ يَلُوْمُ لَوْمًا وَمَلَامَةً (ن) ملامت کرنا۔ قَطًا، واحد، قَطَاط، کبوتر کے برابر ایک پرندہ۔ سَلَكَ السَّبِيْلَ يَسْلُكُ سُلُوْكًا (ن) راستے پر چلنا۔ أفحم يُفْحِمُ إفحامًا (افعال) لاجواب کرنا۔ ضَلَّ يَضِلُّ ضَلَالَةً (ض) گمراہ ہونا۔

شعر میں "بطُرُق اللّوم" کس کے متعلق ہے؟

"بطريق اللوم" أهدىٰ سے متعلق ہے۔

(ج) مذکورہ بالا عبارت کس عنوان کے تحت ہے؟

مذکورہ بالا عبارت "من قال مالاينبغی مالايشتهي" عنوان کے تحت ہے۔

سوال نمبر (۱۹)، نفحۃ العرب: ص (۱۸) ۱۴۳۲ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کریں۔

(ج) نیز بتایئے کہ فإذا نحن بالرّشيد کے متعلق ہے؟

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

عبارت بااعراب: حَكَى إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُرَاسَانِيُّ، قَالَ: حَجَجْتُ مَعَ أَبِي سَنَةَ حَجِّ الرَّشِيْدِ، فَإِذَا نَحْنُ بِالرَّشِيْدِ وَاقِفٍ حَاسِرٍ حَافٍ عَلَى الْحَصْبَاءِ، وَقَدْ رَفَعَ يَدَيْهِ وَهُوَ يَرْتَعِدُ وَيَبْكِي، وَيَقُوْلُ: يَارَبِّ أَنْتَ أَنْتَ، وَأَنَا أَنَا، أَنَا الْعَوَّادُ بِالذَّنْبِ، وَأَنْتَ الْعَوَّادُ بِالْمَغْفِرَةِ، اِغْفِرْلِيْ، فَقَالَ لِيْ أَبِيْ: اُنْظُرْ إِلٰى جَبَّارِ الْأَرْضِ كَيْفَ يَتَضَرَّعُ إِلٰى جَبَّارِ السَّمَاءِ.

جواب

(الف) ترجمہ

ابراہیم بن عبداللہ خراسانی نے واقعہ نقل کیا ہے، اُن کا بیان ہے: میں نے اپنے والد کے ساتھ حج کیا جس سال ہارون رشید نے حج کیا، تو ہم نے ہارون رشید کو دیکھا کہ ننگے سر، ننگے پاؤں سنگریزوں پر کھڑے ہیں، اس حال میں کہ اپنے دونوں ہاتھ اُٹھائے ہوئے ہیں، ان کے جسم پر کپکپی طاری ہے اور رو رو کر کہہ رہے ہیں: اے میرے رب! آپ آپ ہیں اور میں میں ہوں، میں گناہوں کا رسیا ہوں اور تو مغفرت کا عادی ہے، میری مغفرت فرما۔ تو مجھ سے میرے والد نے کہا: جبّارِ ارض (بادشاہِ وقت) کو دیکھو کس طریقے سے جبّارِ سماء (اللہ تعالیٰ) کے سامنے اظہار عاجزی کر رہا ہے۔

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:

حَجَّ يَحُجُّ حَجًّا (ن) حج کرنا۔ حَسَرَ يَحْسِرُ حُسُوْرًا (ن،ض) ننگے سر

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

ہونا۔ حَفِيَ يَحْفَى حَفًى (س) ننگے پاؤں ہونا۔ حَصْبَاءُ، واحد، حَصَبَةٌ، سنگریزہ۔ اِرْتَعَدَ يَرْتَعِدُ اِرْتِعَادًا، لرزہ براندام ہونا، کپکپی طاری ہونا۔ عَوَّاذٌ، بار بار کرنے والا، عَادَ يَعُوْدُ عَوْدًا (ن) بار بار کرنا۔ جَبَّارًا اسمائے حسنیٰ میں سے ہے، تسلّط والا۔

(ج) نیز بتایئے کہ فإذا نحن بالرّشيد کے متعلق ہے؟

"فإذا نحن بالرّشيد" "اجتمعنا" محذوف سے متعلق ہے۔

سوال نمبر (۲۰)، نفحۃ العرب: ص (۱۹) ۱۴۲۲ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کریں۔

(ج) نیز بتائیں کہ ناحية ترکیب میں کیا واقع ہے؟

عبارت بااعراب: عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخَرَّازِ، قَالَ رَأَيْتُ إِبْلِيْسَ فِي النَّوْمِ، وَهُوَ يَمُرُّ عَنِّي نَاحِيَةً، فَقُلْتُ: تَعَالَ، فَقَالَ: اَيُّ شَيْءٍ أَعْمَلُ بِكُمْ؟ اَنْتُمْ طَرَحْتُمْ عَنْ نُفُوْسِكُمْ مَاأُخَادِعُ بِهِ النَّاسَ، قُلْتُ: مَاهُوَ؟ قَالَ: الدُّنْيَا، فَلَمَّا وَلّٰى إِلْتَفَتَ إِلَيَّ، فَقَالَ: غَيْرَ أَنَّ لِي فِيْكُمْ لَطِيْفَةً، قُلْتُ مَاهِيَ؟ قَالَ: صُحْبَةُ الْأَحْدَاثِ.

جواب

(الف) ترجمة

ابوسعید خزاز سے منقول ہے فرماتے ہیں: میں نے ابلیس کو خواب میں دیکھا اس حال میں کہ وہ میرے پاس سے ایک کنارے کو ہو کر گزر رہا تھا، تو

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

میں نے کہا: آ، تو اس نے کہا: میں تمہارے پاس آکر کیا کروں؟ تم نے تو اُس چیز کو پس پشت ڈال رکھا ہے جس کے ذریعہ میں لوگوں کو دھوکے میں ڈالتا ہوں، میں نے کہا: وہ کیا چیز ہے؟ اُس نے کہا: دنیا، پھر جب وہ جانے لگا تو میری جانب متوجہ ہوا اور کہا: ہاں میرے فائدے کے لیے تمہارے اندر ایک مزے کی چیز ہے، میں نے کہا: وہ کیا؟ اس نے کہا: نوعمروں کی ہم نشینی۔

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:

نَاحِيَةٌ، (ج) نَوَاحِي، کنارہ۔ طَرَحَ يَطْرَحُ طَرْحًا (ف) ڈالنا۔ وَلّٰى يُوَلِّي تَوْلِيَةً (تفعیل) پیٹھ پھیرنا، پیچھے مڑنا۔ اِلتَفَتَ إِلٰى أَحَدٍ التفاتًا (افتعال) کسی کی جانب متوجہ ہونا۔ لَطِيفَةٌ، (ج) لَطَائِفُ، نکتہ، مزے کی بات۔

(ج) نیز بتائیں کہ ناحیۃً ترکیب میں کیا واقع ہے؟

"نَاحِيَةً" ترکیب میں مفعول فیہ واقع ہے۔

سوال نمبر (۲۱) نفحۃ العرب: ص (۱۹) ۱۴۲۲ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کریں۔

(ج) نیز بتائیں کہ "قصيدةً يمدحه بها" ترکیب میں کیا واقعہ ہے؟

عبارت بااعراب: دَخَلَ بَشَّارٌ عَلَى الْمَهْدِيِّ وَعِنْدَهُ خَالُهُ يَزِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْحِمْيَرِيُّ، فَأَنْشَدَهُ قَصِيْدَةً يَمْدَحُهُ بِهَا، فَلَمَّا أَتَمَّهَا قَالَ لَهُ يَزِيْدُ: مَاصِنَاعَتُكَ؟ أَيُّهَا الشَّيْخُ! فَقَالَ لَهُ: أَثْقُبُ اللُّؤْلُؤَ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

فَقَالَ الْمَهْدِيُّ: أَتَهْزَأُ بِخَالِي؟ فَقَالَ: يَاأَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ: مَايَكُوْنُ جَوَابِي لَهُ؟ وَهُوَ يَرَانِي شَيْخًا أَعْمٰى، يُنْشِدُ شِعْرًا، فَضَحِكَ الْمَهْدِيُّ وَأَجَازَهُ.

جواب

(الف) ترجمة:

بشار خلیفہ مہدی کے پاس گیا، درانحالیکہ اُس کے پاس اُس کا ماموں یزید بن منصور حمیری بھی تھا، تو اُس نے خلیفہ مہدی کو ایک قصیدہ سنایا جس میں اس کی تعریف تھی، تو جب اسے مکمل کرلیا یزید ابن منصور نے اس سے کہا: اے بڑے میاں! آپ کا پیشہ کیا ہے؟ تو اُس نے اس سے کہا: میں موتی میں سوراخ کرتا ہوں، تو مہدی نے کہا: کیا تو میرے ماموں کے ساتھ مذاق کر رہا ہے؟ تو اس نے کہا: اے امیر المؤمنین! اُن کے لیے میرا اور کیا جواب ہوسکتا ہے؟ جبکہ وہ مجھے سن رسیدہ، اندھا، شعر پڑھتا ہوا دیکھ رہے ہیں تو مہدی ہنس پڑا اور اسے انعام دیا۔

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:

قَصِيْدَةٌ، (ج) قَصَائِد، مدحیہ شعر۔ مَدَحَ يَمْدَحُ مَدْحًا (ف) تعریف کرنا۔ ثَقَبَ الشيء يَثْقُبُ ثَقْبًا (ن) سوراخ کرنا۔ لُؤْلُؤٌ (ج) لآلي، موتی۔ هَزَأَ وهَزِئَ يَهْزَأُ هَزْءًا (ف،س) بفلان ومنه، مذاق کرنا، ٹھٹھا کرنا۔ شَيْخٌ (ج) شیوخ، بوڑھا۔ عَمِيَ يَعْمٰى عَمًى (س) اندھا ہونا۔ أَجَازَ يُجِيْزُ إِجَازَةً (افعال) انعام دینا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(ج)"قصیدةً یمدحه بها" ترکیب میں کیا واقعہ ہے؟

قصیدة، موصوف ہے اور"یمدحه بها" اس کی صفت ہے۔موصوف صفت مل کر انشدہ کا مفعول ہے۔

سوال نمبر(۲۲)،نفحۃ العرب:ص(۲۰) ۱۴۲۷ھ

(الف)عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب)مطلب تحریر کریں۔

(ج)روی،متفلسف، رکب اور متردد کے ابواب اور صیغے کی وضاحت لکھیں۔

عبارت باعراب: رُوِيَ أَنَّ أَبَا الْعَبَّاسِ الْكِنْدِيَّ الْمُتَفَلْسِفَ رَكِبَ إِلَى الْمُبَرَّدِ، وَقَالَ إِنِّي ج أَجِدُ حَشْوًا فِي كَلَامِ الْعَرَبِ، أَجِدُ الْعَرَبَ تَقُوْلُ: عَبْدُ اللّٰهِ قَائِمٌ، ثُمَّ تَقُوْلُ: "إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ قَائِمٌ" ثُمَّ تَقُوْلُ "إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ لَقَائِمٌ" وَمَعْنَى الْجَمِيْعِ وَاحِدٌ، فَقَالَ الْمُبَرَّدُ: بَلِ الْمَعَانِي مُخْتَلِفَةٌ لِاخْتِلَافِ الْأَلْفَاظِ، فَقَوْلُهُمْ "عَبْدُ اللّٰهِ قَائِمٌ" إِخْبَارٌ عَنْ قِيَامِهِ، وَقَوْلُهُمْ: "إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ قَائِمٌ جَوَابٌ عَلٰى سُؤَالِ سَائِلٍ مُتَرَدِّدٍ، وَقَوْلُهُمْ "إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ لَقَائِمٌ" جَوَابٌ عَنْ إِنْكَارِ مُنْكِرٍ لِقِيَامِهِ.

جواب

(الف)ترجمۃ

بیان کیا گیا ہے کہ ابوالعباس کندی فلسفی مبرّد کے پاس سوار ہو کر آیا اور کہا:

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

میں عربوں کے کلام میں غیر ضروری لفظ پاتا ہوں، میں عربوں کو کہتے ہوئے پاتا ہوں "عبد اللّٰہ قائم" پھر کہتے ہیں "إنّ عبد اللّٰہ قائم" پھر کہتے ہیں "إنّ عبد اللّٰہ لقائم" حالانکہ ان تمام کا معنیٰ ایک ہے، تو مبرد نے کہا: (ایسا نہیں ہے) بلکہ الفاظ کے اختلاف کی وجہ سے معانی مختلف ہیں، چنانچہ ان کا قول "عبد اللّٰہ قائم" عبد اللہ کے قیام کے متعلق خبر دیتا ہے، اور ان کا قول "إنّ عبد اللّٰہ قائم" تردد میں پڑنے والے سائل کے سوال کا جواب ہے، اور ان کا قول "إنّ عبد اللّٰہ لقائم" عبد اللہ کے قیام کا انکار کرنے والے شخص کے انکار کا جواب ہے۔

(ب) تشریح:

ومعنی الجمیع واحد: ابو العباس کندی نے گویا اہلِ عرب کے قول "إن عبد اللّٰہ قائم" میں "إنّ" کو، اور "إن عبد اللّٰہ لقائم" میں "إنّ" اور "لام" کو زائد خیال کیا بایں طور کہ یہ دونوں جملے بھی "عبد اللّٰہ قائم" ہی کی طرح ہیں یعنی سبھی جملوں سے عبد اللہ کے قیام کی خبر معلوم ہوتی ہے، اس کے علاوہ کوئی اور چیز معلوم نہیں ہوتی۔

مبرّد نے اس شبہ کو دُور کر دیا کہ ایسی بات نہیں بلکہ جس جملے میں کوئی لفظ زائد ہو وہ اپنے اندر کوئی نہ کوئی معنیٰ لیے ہوئے ہے، مثلاً "عبد اللّٰہ قائم" ایسی جگہ بولا جائے گا جہاں متکلم کا مقصد محض عبد اللہ کے قیام کے متعلق خبر دینا ہو، اور اگر مخاطب اس خبر کے سلسلے میں متردد ہے تو متکلم ایک تاکید لا کر اس کے تردد کو دُور کرے گا اور یوں کہے گا: "إنّ عبد اللّٰہ قائم" (بلا شبہ عبد اللہ کھڑا ہے) اور اگر مخاطب اس خبر کا منکر ہے تو متکلم دو تاکید لا کر اس کے انکار کو دُور کرے گا اور یوں کہے گا "إِنَّ عَبدَ اللّٰہ لقائم" (بلا شبہ عبد اللہ یقیناً کھڑا ہے) اس جملے میں "إنّ" اور "لام" دو تاکید ہے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

خلاصہ یہ ہے کہ کوئی بھی لفظ زائد نہیں ہے؛ بلکہ ہر ایک لفظ موقع اور محل کے اعتبار سے اپنا معنی دے رہا ہے۔

(ج) روی، متفلسف، رکب اور متردد کے ابواب اور صیغے کی وضاحت:

رَوٰی یَرْوِيْ رِوَایَةً (ض) بیان کرنا۔ تَفَلْسَفَ یَتَفَلْسَفُ تَفَلْسُفًا (تفعلل) فلسفی بننا۔ رَکِبَ إِلٰی أحدٍ یَرْکَبُ رُکُوْبًا (س) کسی کے پاس سوار ہوکر جانا۔ تَرَدَّدَ یَتَرَدَّدُ تَرَدُّدًا (تفعل) شبہ میں پڑنا۔

سوال نمبر (۲۳)، نفحۃ العرب: ص (۲۲) سنہ ۱۴۱۸ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کریں۔

(ج) عبارت کی تشریح کریں۔

عبارت بااعراب: رَوَی الشَّعْبِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ لِي أَبِي: أَرٰی هٰذَا الرَّجُلَ (یَعْنِي عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ) یَسْتَفْهِمُکَ وَیُقَدِّمُکَ عَلَی الْأَکَابِرِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنِّي مُوْصِیکَ بِخَلَالٍ أَرْبَعٍ: لَا تُفْشِیَنَّ لَهٗ سِرَّهٗ، وَلَا یُجَرِّبَنَّ عَلَیْکَ کِذْبًا، وَلَاتَطْوِ عَنْهُ نَصِیْحَتَهٗ، وَلَا تَغْتَابَنَّ عِنْدَهٗ اَحَدًا، قَالَ الشَّعْبِيُّ: فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: کُلُّ وَاحِدَةٍ خَیْرٌ مِنْ أَلْفٍ، قَالَ، إِيْ وَاللّٰهِ: وَمِنْ عَشْرَةِ آلَافٍ.

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

جواب

(الف) ترجمۃ:

امام شعبی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں: مجھ سے میرے والد نے فرمایا: میں اِس شخص یعنی عمر بن خطّاب رضی اللہ عنہ کو دیکھتا ہوں کہ وہ تم سے رائے لیتے ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اکابر صحابہ پر تم کو مقدم رکھتے ہیں، سو میں تم کو چار خصلتوں کی وصیت کرتا ہوں: (۱) ان کے سامنے اُن کا راز ظاہر مت کرنا (۲) اپنے اوپر جھوٹ کے تجربے کا موقع ہرگز نہ دینا (۳) اُن سے اُن کی خیر خواہی کو مت چھپانا (۴) اُن کے سامنے کسی کی غیبت ہرگز مت کرنا۔ امام شعبی فرماتے ہیں: تو میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا: ان میں سے ہر ایک ایک ہزار درہم سے بہتر ہے، فرمایا: ہاں! بخدا دس ہزار درہم سے بھی زیادہ بہتر ہے۔

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:

اِسْتَفْهَمَ يَسْتَفْهِمُ اِسْتِفْهَامًا (استفعال) رائے طلب کرنا۔ خِلَالٌ، واحد، خِلَّةٌ، عادت، خصلت۔ أَفْشَى لأَحِدٍ يُفْشِي إفشاءً ا (افعال) کسی کے سامنے ظاہر کرنا۔ سِرٌّ، (ج) أَسْرَارٌ، راز۔ جَرَّبَ يُجَرِّبُ تَجْرِبَةً (تفعیل) تجربہ کرنا۔ اِغْتَابَ يَغْتَابُ اغْتِيَابًا (افتعال) غیبت کرنا۔

(ج) عبارت کی تشریح:

چار خصلتیں ہیں جو بادشاہ اور ہر بڑے کی خیر خواہی اور اطاعت شعاری پر مبنی ہیں:

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(۱)لاتفشین لہ سرہ: ان کے راز کو بالکل ظاہر مت کرنا؛ کیونکہ اس سے انسان کا اعتماد اُٹھ جاتا ہے(۲)ولا یجربنّ علیک کذب: اپنے اوپر جھوٹ کے تجربے کا موقع ہرگز مت دینا، بایں طور کہ کبھی تمہاری زبان سے جھوٹی بات نکل جائے اور وہ ہر بات میں شک کرنے لگیں پھر وہ آزمائیں کہ آیا تم اپنے قول میں صادق ہو یا کاذب۔(۳)ولا تطوعنہ نصیحتہ: ان کی خیرخواہی سے رُخ مت پھیرنا یعنی ہر موقع اور ہر اعتبار سے ان کی خیرخواہی کرتے رہنا۔(۴)ولا تغتابنّ عندہ أحدًا: ان کے سامنے ہرگز کسی کی غیبت مت کرنا؛ کیونکہ اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلے گا کہ تم ان کی غیبت بھی دوسرے سے کرتے ہوگے، اور یہ چیز بداعتمادی پیدا کرتی ہے؛ لہٰذا ان چاروں خصلتوں کو اپنے لیے حرزِ جاں بنالو۔

سوال نمبر(۲۴)نفحۃ العرب:ص(۲۲) ۱۴۱۸ھ

اَلْهَزْلُ

(الف)عبارت پراعراب لگاکر ترجمہ کریں۔

(ب)خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کریں۔

(ج)فیھا جدي مشوي کی ترکیب نحوی کریں؛ نیز یہ بتائیں کہ زوجتہ طالق ترکیب میں کیا واقع ہے؟

عبارت بااعراب: حُكِيَ عَنْ أَشْعَبَ أَنَّهُ حَضَرَ وَلِيْمَةَ بَعْضِ وُلَاةِ الْـمَـدِيْـنَةِ، وَكَـانَ رَجُلًا بَـخِيْلًا، فَـدَعَـا النَّاسَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، وَهُوَ يَـجْـمَعُهُمْ عَلٰى مَائِدَةٍ فِيْهَا جَدْيٌ مَشْوِيٌّ، وَيَحُوْمُ النَّاسُ حَوْلَهُ، وَلَايَـمَسُّـهُ أَحَـدٌ مِنْهُمْ لِعِلْمِهِمْ بِبُخْلِهِ، وَأَشْعَبُ كَانَ يَحْضُرُ مَعَ النَّـاسِ وَيَرَى الْجَدْيَ، فَقَالَ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ: زَوْجَتُهُ طَالِقٌ إِنْ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

لَمْ يَكُنْ عُمْرُ هٰذَا الْجَدْيِ بَعْدَ أَنْ ذُبِحَ وَشُوِيَ أَطْوَلَ مِنْ عُمْرِه قَبْلَ ذٰلِكَ.

جواب

(الف) ترجمہ:

اشعب سے منقول ہے کہ وہ مدینے کے کسی حاکم کے ولیمے میں حاضر ہوئے، وہ بہت بخیل شخص تھا؛ چنانچہ اُس نے تین دن تک لوگوں کو بلایا اوران کوایک دسترخوان پر جمع کرتا رہا جس پر بکری کا بھنا ہوا ایک سالہ بچہ تھا، تو لوگ اُس کے اِردگرد چکر لگاتے مگر لوگوں کے اُس کے بخل کو جاننے کی وجہ سے اُن میں سے کوئی بھی اُسے ہاتھ نہ لگاتا، اشعب بھی لوگوں کے ساتھ حاضر ہوتا اور بکری کے بچے کو دیکھتا، پھر تیسرے دن اُس نے کہا: حاکم کی بیوی کو طلاق، اگر اِس بچے کی عمر اُس کو ذبح کیے جانے اور بھونے کے بعد اُس کی اُس عمر سے زیادہ نہ ہو جو اس سے پہلے تھی۔

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:

هَزَلَ فِي كلامه يَهْزِلُ هَزْلًا (ض) ٹھٹھا کرنا، خوش طبعی ومزاح کرنا۔ وَلِيْمَةٌ، (ج) وَلَائِمُ، ہر وہ کھانا جو کسی خوشی کے موقع پر کھلایا جائے۔ وُلَاةٌ، واحد، والٍ، حاکم۔ مَائِدَةٌ، (ج) مَوَائِدُ، دسترخوان۔ جَدْيٌ، (ج) جِدَاءٌ، ایک سالہ بکری کا بچہ۔ شوىٰ يَشْوِي شَيًّا. (ض) گوشت کو آگ پر بھوننا۔ حَامَ يَحُوْمُ حَوْمًا (ن) چکر لگانا۔ مَسَّ يَمَسُّ مَسًّا (س) چھونا، ہاتھ لگانا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(ج) فيها جدي مشوي کی ترکیب نحوی:

"فيها جدي مشوي" "فيها" محذوف سے متعلق ہو کر خبر مقدم، "جدي مشوي" موصوف صفت سے مل کر مبتدا مؤخر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ شدہ "مائدة" کی صفت واقع ہے۔ "زوجته طالق" جزائے مقدم ہے اور "إن لم يكن الخ" شرط مؤخر ہے۔

زوجته طالق ترکیب میں کیا واقع ہے؟

"زوجته طالقٌ" ترکیب میں جزائے مقدم واقع ہے۔

سوال نمبر (۲۵)، نفحۃ العرب: ص (۲۴) ۱۴۲۸ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کریں اور مطلب بھی لکھیں۔

عبارت بااعراب: وَكَانَ سَبَبُ مَوْتِ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ أَنَّ نَصْرَانِيًّا أَتَاهُ وَهُوَ بِدَابِق بِزِنْبِيلٍ مَمْلُوْءٍ بَيْضًا وَآخَرَ مَمْلُوْءٍ تِيْنًا، قَالَ: قَشِّرُوْا، فَقَشَّرُوْا، فَجَعَلَ يَأْكُلُ بَيْضَةً وَتِيْنَةً، حَتّٰى أَتٰى عَلَى الزِّنْبِيْلَيْنِ، ثُمَّ أَتَوْهُ بِقَصْعَةٍ مَمْلُوْءَةٍ مُخًّا بِسُكَّرٍ فَأَكَلَهُ فَاتَّخَمَ، فَمَرِضَ، فَمَاتَ.

جواب

(الف) ترجمۃ

اور سلیمان بن عبدالملک کی موت کا سبب یہ ہوا کہ ایک نصرانی ان کے پاس

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

ایک ٹوکرا انڈے کا بھرا ہوا اور ایک ٹوکرا انجیر کا بھرا ہوا لے کر آیا جبکہ وہ مقام دابق میں تھے، سلیمان نے کہا: چھیلو، چنانچہ لوگوں نے چھیل دیا، پھر وہ ایک ایک انڈے اور ایک ایک انجیر کھانے لگا، تا آں کہ دونوں ٹوکرے صاف کر گیا، پھر لوگ اس کے پاس شکر کے ساتھ مغز سے بھرا ہوا ایک پیالہ لے کر آئے، تو اس نے اسے بھی کھالیا اور بدہضمی میں مبتلا ہو گیا، نتیجتاً بیمار ہو کر مر گیا۔

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:

دَابِقٌ، حلب کے قریب ایک بستی ہے۔ زَنْبِیْلٌ، (ج) زَنَابِیْلُ، ٹوکرا۔ بَیْضٌ، واحد، بَیْضَۃٌ، انڈا۔ تِینَۃٌ، ن (ج) تِیْنٌ، انجیر۔ قَشَّرَ یُقَشِّرُ تَقْشِیْرًا (تفعیل) کھال یا چھال اُتارنا۔ اِتَّخَمَ یَتَّخِمُ اِتِّخامًا (افتعال) بدہضمی کا شکار ہونا۔ قَصْعَۃٌ، (ج) قِصَعٌ، پیالہ۔

مطلب:

دوسرا واقعہ سلیمان بن عبدالملک کے متعلق ہے کہ انھوں نے مقامِ دابق میں تنہا انڈے اور انجیر کے ٹوکرے کھالیے اور پھر ایک پیالہ مغز استخوان بھی کھالیا، نتیجہ یہ ہوا کہ بدہضمی کے شکار ہوئے اور بیمار ہو کر مر گئے، زیادہ کھانا گویا موت کا سبب بن گیا۔

سوال نمبر (۲۶)، نفحۃ العرب: ص (۲۶) ۱۴۱۷ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق کریں۔

(ج) بتایئے کہ یہ واقعہ کس کے متعلق بیان کیا گیا ہے؟

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

عبارت بااعراب: ثُمَّ قَالَ: يَاغُلَامُ! أَفَرَغْتَ مِنْ غَدَائِيْ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: وَمَاهُوَ؟ قَالَ: ثَمَانُوْنَ قِدْرًا، قَالَ اِئْتِنِيْ بِهَا قِدْرًا قِدْرًا، قَالَ: فَأَكْثَرُ مَاأَكَلَ مِنْ كُلِّ قِدْرٍ ثَلَاثُ لُقَمٍ وَأَقَلُّ مَاأَكَلَ لُقْمَةٌ، ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ، وَاسْتَلْقَى عَلَى فِرَاشِهِ، ثُمَّ أُذِنَ لِلنَّاسِ، وَوُضِعَتِ الْخِوَانَاتُ، وَقَعَدَ يَأْكُلُ فَمَا أَنْكَرْتُ شَيْئًا مِنْ أَكْلِهِ.

جواب

(الف) ترجمة

پھر بولا: اے خادم! کیا تم میرا صبح کا کھانا تیار کر چکے؟ اُس نے کہا: ہاں! پوچھا: کتنا ہے؟ جواب دیا: اسی ہانڈیاں، سلیمان نے کہا: اُن تمام کو ایک ایک کر کے میرے پاس لاؤ، تو ہر ہانڈی میں سے زیادہ سے زیادہ اُس نے تین لقمے کھائے اور کم سے کم ایک لقمہ کھایا۔ (یہاں تک کہ اَسّی ہانڈیاں صاف کر گیا) پھر ہاتھ صاف کیا اور اپنے بستر پر چت لیٹ گیا، پھر لوگوں کو (کھانے کی) اجازت دی گئی اور دستر خوان چنے گئے اور وہ بھی کھانے کے لیے بیٹھ گیا، تو میں اس کے کھانے سے متعلق کسی چیز سے ناواقف نہیں۔

(ب) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق:

غَدَاءٌ، (ج) أَغْدِيَةٌ، صبح کا کھانا۔ قِدْرٌ، (ج) قُدُوْرٌ، ہانڈی۔ خِوَانَاتٌ، واحد، خِوَانٌ، دسترخوان۔ هَلُمَّ، اسم فعل بمعنی امر۔

(ج) بتائیے کہ یہ واقعہ کس کے متعلق بیان کیا گیا ہے؟

اس واقعے میں سلیمان بن عبدالملک کے کثرتِ اکل کو بیان کیا گیا ہے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

سوال نمبر (۲۷) نفحۃ العرب: ص (۲۷) ۱۴۱۷ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق کریں۔

(ج) من ادخال الخ ترکیب میں کیا واضح ہے؟

عبارت بااعراب: وَكَانَ الشَّيْخُ تَقِيُّ الدِّيْن ابْنُ تَيْمِيَّةَ يَقُوْلُ: مَاأظُنُّ أنّ اللّٰهَ يَغْفُلُ عَنِ الْمَامُوْنِ وَلَابُدَّ أَنْ يُقَابِلَهُ عَلٰى مَااعْتَمَدَهُ مَعَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ مِنْ إدْخَال هٰذِهِ الْعُلُوْمِ الْفَلْسَفِيَّةِ بَيْنَ أَهْلِهَا.

جواب

(الف) ترجمہ

شیخ تقی الدین ابن تیمیہ فرمایا کرتے تھے، میں نہیں سمجھتا کہ اللہ تعالیٰ مامون کو درگزر کردے گا؛ بلکہ ضرور اس سے محاسبہ کرے گا اس چیز پر جس پر اس نے اس امت کے ساتھ اعتماد کیا یعنی ان علومِ فلسفہ کو اہلِ امت کے درمیان داخل کر کے۔

(ب) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق:

اَظن، ظن ظنا گمان کرنا، خیال کرنا۔ غَفَلَ عَنْ أَحَدٍ يَغْفُلُ غَفْلَةً (ن) کسی سے درگزر کرنا۔ قَابَلَ أَحَدًا يُقَابِلُ مُقَابَلَةً (مفاعلة) کسی سے محاسبہ کرنا۔ اعتمده، وعليه، يعتمد اعتمادًا (افتعال) کسی پر بھروسہ کرنا۔

(ج) من ادخال الخ ترکیب میں کیا واضح ہے؟

"من ادخال هٰذه العلوم الخ" یہ جملہ مااعتمدہ میں "ما" کا بیان ہے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

سوال نمبر (۲۸)، نفحۃ العرب: ص (۲۸) ۱۴۲۸ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔
(ب) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق کریں پھر مطلب بیان کریں۔

عبارت با اعراب: حُكِيَ أَنَّ الرَّشِيْدَ كَانَ لَهُ طَبِيْبٌ نَصْرَانِيٌّ، فَقَالَ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ: لَيْسَ فِيْ كِتَابِكُمْ مِنْ عِلْمِ الطِّبِّ شَيْءٌ، وَالْعِلْمُ عِلْمَانِ: عِلْمُ الْأَبْدَانِ وَعِلْمُ الْأَدْيَانِ، فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ: قَدْ جَمَعَ اللّٰهُ تَعَالٰى الطِّبَّ كُلَّهُ فِيْ كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ مِنْ كِتَابِهِ، قَالَ: وَمَاهِيَ؟ قَالَ: "وَلَاتُسْرِفُوْا" فَقَالَ النَّصْرَانِيُّ: وَلَايُؤْثَرُ عَنْ نَبِيِّكُمْ فِي الطِّبِّ شَيْءٌ، فَقَالَ: جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطِّبَّ فِيْ خَبَرٍ وَاحِدٍ، قَالَ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: اَلْمِعْدَةُ بَيْتُ الْأَدْوَاءِ، وَأَعْطِ، كُلَّ بَدَنٍ مَاعَوَّدْتَهُ، فَقَالَ النَّصْرَانِيُّ: مَاتَرَكَ كِتَابُكُمْ وَلَانَبِيُّكُمْ لِجَالِيْنُوْسَ طِبًّا.

جواب

(الف) ترجمہ

واقعہ منقول ہے کہ ہارون رشید کا ایک نصرانی طبیب تھا، اس نے علی بن حسین بن واقد سے کہا: تمہاری کتاب (قرآن) میں علمِ طب کے متعلق کچھ بھی نہیں ہے حالانکہ علم درحقیقت دو ہی علم ہیں (۱) علم الابدان (۲) علم الادیان، تو اس سے علی بن حسین نے کہا: اللہ تعالیٰ نے تمام علمِ طب کو اپنی کتاب کے ایک کلمے میں جمع فرمادیا ہے، دریافت کیا: وہ کون سا کلمہ ہے؟

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

فرمایا: "وَلَا تُسْرِفُوا" (اسراف سے کام مت لو) تو نصرانی نے کہا: تمہارے نبی سے علم طب کے بارے میں کچھ منقول نہیں، تو فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علم طب کو صرف ایک حدیث میں جمع کر دیا ہے، دریافت کیا: وہ کون سی حدیث ہے؟ فرمایا: "المعدة بيت الأدواء الخ" معدہ تمام بیماریوں کا گھر ہے اور ہر بدن کو اتنا ہی دو جتنے کا تم نے اسے عادی بنایا ہے، تو نصرانی نے کہا: نہ تو تمہاری کتاب نے اور نہ ہی تمہارے نبی نے جالینوس کے لیے کچھ طب چھوڑا۔

(ب) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق:

طَعَامٌ، (ج) أَطْعِمَةٌ، کھانا۔ أَدْيَانٌ، واحد، دِيْنٌ، مذہب۔ طِبٌّ، جسمانی اور روحانی علاج۔ طَبَّ يَطِبُّ طِبًّا (ن،ض) علاج کرنا۔ أَسْرَفَ يُسْرِفُ إِسْرَافًا (افعال) حد سے تجاوز کرنا۔ أَثَرَ عَنْ أَحَدٍ يَأْثُرُ أَثْرًا (ن) نقل کرنا۔ أَدْوَاءٌ، واحد، دَاءٌ، بیماری۔

مطلب:

قد جمع الله الطبّ كلّه الخ: مطلب یہ ہے کہ اللہ رب العزت کے کلام میں صرف ایک کلمہ میں اور ذخائر احادیث میں سے صرف ایک حدیث میں مکمل علم طب کو جمع کر دیا گیا ہے؛ چنانچہ اللہ رب العزت کا ارشاد ہے: "كلوا واشربوا ولا تسرفوا" (کھاؤ اور پیو اور حد سے تجاوز مت کرو) اور ارشادِ گرامی ہے: "المعدة بيت الأدواء وأعط كلّ بدن ماعوّدته" اور قرآن وحدیث میں جو کچھ بیان ہوا اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کھانے پینے میں احتیاط برتے، حد سے زیادہ نہ کھائے ورنہ معدہ تحمل نہیں کر پائے گا اور نتیجتاً انسان بیماری میں مبتلا ہو جائے گا، اور اگر احتیاط سے

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

کام لے گا تو بیماری سے محفوظ رہے گا، اور کسی طبیب کے پاس اسے جانے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

سوال نمبر(۲۹)، نفحۃ العرب: ص (۲۹) ۱۴۲۵ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔
(ب) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق کریں۔
(ج) مختصراً مطلب بیان کریں۔

عبارت بااعراب: وَرُوِيَ فِي هٰذَا عَنْهُ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ أَنَّهُ قَالَ: "كَيْفَ اَقْتُلُ قَاتِلِي"؟ مَعْنَاهُ أَنَّهُ لَايَجُوْزُ لِي أَنْ أَقْضِيَ عَلَيْهِ بِالْقِصَاصِ؟ فَإِنَّهُ إِنْ أُرِيْدَ بِالْقَتْلِ إِرَادَةُ الْقَتْلِ مَجَازًا فَهُوَ مُرِيْدُ الْقَتْلِ لَاالْقَاتِلُ، وَلَا يُقْتَصُّ مِمَّنْ أَرَادَ قَتْلَ أَحَدٍ وَإِنْ أُرِيْدَ بِالْقَتْلِ الْقَتْلُ حَقِيْقَةً، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَتْلِي فَالْأَمْرُ مُفَوَّضٌ إِلَى أَوْلِيَائِي لَاإِلَيَّ، فَلَايُمْكِنُ لِي قَتْلُهُ.

جواب

(الف) ترجمة

اور اس سلسلے میں حضرت کرم اللہ وجہہٗ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: میں اپنے قاتل کو کیس قتل کروں؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ میرے لیے جائز نہیں کہ میں اس کے خلاف قصاص کا فیصلہ کروں، اس لیے کہ اگر قتل سے ارادۂ قتل مراد لیا گیا ہے مجازاً، تو وہ قتل کا ارادہ کرنے والا ہوا نہ کہ قاتل، اور اس شخص سے قصاص نہیں لیا جاتا جس نے کسی کے قتل کا صرف ارادہ کیا ہو، اور

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

اگر قتل سے حقیقۃً قتل مراد لیا جائے تو جب میرے قتل سے فارغ ہوگا، تو معاملہ میرے اولیاء کے سپرد ہو جائے گا نہ کہ میرے، للہذا میرے لیے اسے قتل کرنا ممکن ہے۔

(ب) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق:

وَدَعَ یَدَعُ وَدْعًا (ف) چھوڑنا۔ اقتَصَّ یَقْتَصُّ اقتِصَاصًا (افتعال) قصاص لینا۔ فَوَّضَ إلٰی أحدٍ یُفَوِّضُ تَفْوِیْضًا (تفعیل) کسی کے سپرد کرنا۔

(ج) مختصراً مطلب:

روایت کا مطلب یہی ہے کہ اگر قتل سے اس نے ارادۂ قتل مراد لیا ہے تو ظاہر ہے کہ صرف ارادۂ قتل پر قصاص واجب نہیں ہوتا، اور اگر حقیقتاً قتل مراد ہے تو میرے مقول ہونے کے بعد معاملہ اولیاء کے سر ہو جاتا ہے، بہرحال، میں محض اس کے کہنے سے اسے قتل کر کے حدّ شرعی سے تجاوز نہیں کروں گا۔

سوال نمبر (۳۰)، نفحۃ العرب: ص (۲۹) ۱۴۲۶ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔
(ب) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق کریں۔
(ج) ولوردت کلمۃ جاھل لسعد رادھا کی ترکیب نحوی کریں؛ نیز مطلب بھی بیان کریں۔

عبارت بااعراب: قَالَ الْعَتَبِيُّ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَعِيْدِ الْقُصَرِيِّ، قَالَ: نَظَرَ إِلَيَّ عَمْرُو بْنُ عَتَبَةَ، وَرَجُلٌ يَشْتِمُ بَيْنَ يَدَيَّ رَجُلًا، فَقَالَ لِيْ: وَيْلَکَ، (وَمَا قَالَ لِيْ: وَيْلَکَ قَبْلَهَا) نَزِّهْ سَمْعَکَ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

عَنْ اِسْتِمَاعِ الْخَنَا، كَمَا تُنَزِّهُ لِسَانَكَ عَنِ الْكَلَامِ بِهِ، فَإِنَّ السَّامِعَ شَرِيْكُ الْقَائِلِ، وَإِنَّهُ عَمَدَ إِلٰى شَرِّ مَافِيْ وِعَائِهِ، فَأَفْرَغَهُ فِيْ وِعَائِكَ، وَلَوْرُدَّتْ كَلِمَةُ جَاهِلٍ فِيْ فِيْهِ لَسَعِدَ رَادُّهَا، كَمَا شَقِيَ قَائِلُهَا، وَقَدْ جَعَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى شَرِيْكَ الْقَائِلِ، فَقَالَ: "سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ".

جواب

(الف) ترجمة

عتبی کا بیان ہے: مجھ سے میرے والد نے سعید قصری کے حوالے سے بیان کیا، انھوں نے فرمایا: مجھے عمرو بن عتبہ نے دیکھا اِس حال میں کہ ایک شخص میرے سامنے ایک دوسرے شخص کو بُرا بھلا کہہ رہا تھا، تو اُس نے مجھ سے کہا: "ویلک' تیرا بُرا ہو) حالانکہ اس سے پہلے اس نے مجھے "ویلک" کبھی نہیں کہا تھا) تم اپنے کان کو غیبت کے سننے سے ایسے ہی پاک رکھو جس طریقے سے تم اپنی زبان کو بری بات کہنے سے پاک رکھتے ہو، اس لیے کہ سننے والا (گناہ میں) کہنے والے کا شریک ہوتا ہے، کہنے والا ارادہ کرتا ہے اُس بُرائی کا جو اس کے ظرف میں ہے، پھر وہ اسے تمہارے ظرف میں انڈیل دیتا ہے، اور اگر کسی جاہل کی بات اس کے منہ پر لوٹا دی جائے تو اس کا لوٹانے والا یقیناً نیک بخت ہوگا جیسے کہ اس کا کہنے والا بد بخت ہے، اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے سننے والے کو کہنے والے کا شریک قرار دیا ہے، چنانچہ فرمایا: "جھوٹی بات کے سننے والے حرام مال کے کھانے والے ہیں"۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(ب) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق:

اغتاب یغتاب اغتیابًا (افتعال) پیٹھ پیچھے بدگوئی کرنا۔ نزّہ یُنزّہ تنزیهًا (تفعیل) پاک کرنا۔ خَـنـا، واحد، خَـنـاۃٌ، بدزبانی۔ خَـنـا یَـخـنـو ا خنوًا وخَنِيَ یَـخْـنٰـی خنًی (س) بدزبانی کرنا۔ وِعَاءٌ، (ج) أوعیۃٌ، ظرف۔ سَـعِـدَ یَسْعَدُ سَـعَـادَۃً (س) نیک بخت ہونا۔ شَـقِـيَ یَشْـقٰـی شَقَـاوَۃً (س) بدبخت ہونا۔ سُـحْـتٌ، (ج) أسْـحَاتٌ، حرام، ہر وہ کمائی جو خبیث وقبیح ہو اور اس سے عار لازم آئے، جیسے رشوت وغیرہ۔

(ج) ولوردت کلمة جاهل لسعد رادها کی ترکیب نحوی:

ولوردت کلمة جاهل الخ: شرط ہے اور "لسعد راڈها" جزا واقع ہے۔

مطلب:

نـزّہ سَـمْـعَکَ عن استماع الخنا الخ: درسِ مذکور میں غیبت سننے سے منع کیا گیا ہے کہ غیبت کے سننے سے انسان کو اپنے کان کی حفاظت کرنی چاہیے جس طریقے سے اپنی زبان کو اس میں ملوث ہونے سے بچاتا ہے؛ اس لیے کہ سننے والا گناہ میں کہنے والے ہی کے برابر ہوتا ہے، کہنے والا چاہتا ہے کہ اپنے باطن کی خرابی کو تمہارے اندر اُنڈیل دے تاکہ تمہارا بھی باطن ملوث ہو جائے، اب اگر سننے والا اس کی بات کو رَد کر دے اور گندی بات اس کے منہ پر مار دے تو اپنے اس عمل سے وہ اپنے آپ کو ایک بُرائی سے بچالے گا اور اسے سعادت مندی حاصل ہوگی۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

سوال نمبر (۳۱) نفحۃ العرب: ص (۳۰) ۱۴۳۱ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق کریں۔

(ج) نیز بتائیے کہ قدسال لبن العنز ترکیب میں کیا واقع ہے؟

عبارت بااعراب: فَخَرَجَ شَيْخٌ ذَمِيْمٌ رَثُّ الْهَيْئَةِ وَقَدْسَالَ لَبَنُ الْعَنْزِ عَلٰى لِحْيَتِهٖ، فَقَالَ: تَرٰى هٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: أَوَتَعْرِفُهٗ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: هٰذَا أَبِيْ، أَتَدْرِيْ لِمَ كَانَ يَشْرَبُ مِنْ ضَرْعِ الْعَنْزِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: مَخَافَةَ أَنْ يُسْمَعَ صَوْتُ الْحَلْبِ فَيُطْلَبَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ: أَشْعَرُ النَّاسِ مَنْ فَاخَرَ بِهٰذَا الْأَبِ ثَمَانِيْنَ شَاعِرًا وَقَارَعَهُمْ فَغَلَبَهُمْ جَمِيْعًا.

جواب

(الف) ترجمہ:

تو ایک بدشکل بدہیئت بوڑھا نکلا اس حال میں کہ بکری کا دودھ اس کی داڑھی پر بہہ رہا تھا، تو جریر نے کہا: انھیں دیکھ رہے ہو، اُس شخص نے کہا: ہاں، جریر نے کہا: کیا انھیں پہچانتے ہو؟ اُس نے کہا: نہیں، جریر نے کہا: یہ میرے والد ہیں، کیا تمھیں معلوم ہے کہ بکری کے تھن سے کیوں پی رہے تھے؟ اس نے کہا: نہیں، جریر نے کہا: اِس اندیشے سے کہ دوہنے کی آواز سن لی جائے اور ان سے مانگ لیا جائے، پھر جریر نے کہا: لوگوں میں سب سے بڑا شاعر وہ شخص ہے جس نے اس باپ کے ہوتے ہوئے اسّی شاعروں پر فخر کیا، ان سے مقابلہ کیا پھر ان تمام پر غالب آ گیا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(ب) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق:

ذَمِيْمٌ (ج) ذِمَامٌ، بُرا۔ رَثَّ يَرِثُّ رَثَاثَةً (ض) بوسیدہ ہونا۔ سَالَ يَسِيْلُ سَيَلَانًا (ض) بہنا۔ لَبَنٌ، (ج) أَلْبَانٌ، دودھ۔ لِحْيَةٌ، (ج) لُحًى داڑھی۔ حَلَبَ يَحْلِبُ حَلْبًا (ض) دوہنا۔ قَارَعَ الْقَوْمُ يُقَارِعُ مُقَارَعَةً (مفاعلۃ) قرعہ ڈالنا، باہم تلوار چلانا، مقابلہ کرنا۔ غَلَبَ يَغْلِبُ غَلْبًا (ض) غالب ہونا۔

(ج) قدسال لبن العنز ترکیب میں کیا واقع ہے؟

"وقدسال لبن العنز" یہ جملہ "شيخ ذميم" سے حال ہے۔

سوال نمبر (۳۲) نفحۃ العرب: ص (۳۱) ۱۴۳۱ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کریں۔

(ج) عبارت کی تشریح کریں۔

عبارت بااعراب: رُوِيَ عَنِ ابْنِ الْمَدِيْنِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ أَعْرَابِيٌّ عَلٰى بَابِ قَتَادَةَ (وَهُوَ تَابِعِيٌّ جَلِيْلٌ يُقَالُ: وُلِدَ أَكْمَهُ قَدِ اتَّفَقُوْا عَلٰى أَنَّهُ أَحْفَظُ أَصْحَابِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ) وَانْصَرَفَ، فَفَقَدُوْا قَدَحًا، فَحَجَّ قَتَادَةُ بَعْدَ عَشْرِ سِنِيْنَ، فَوَقَفَ أَعْرَابِيٌّ فَسَأَلَهُمْ فَسَمِعَ قَتَادَةُ كَلَامَهُ، فَقَالَ: صَاحِبُ الْقَدَحِ هٰذَا فَسَأَلُوْهُ فَأَقَرَّبَهُ.

جواب

(الف) ترجمہ

علامہ ابن مدینی سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ کے

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

دروازے پر سوال کیا (حضرت قتادہ ایک جلیل القدر تابعی ہیں، آپ رحمہ اللہ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ آپ مادرزاد نابینا پیدا ہوئے، علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ آپ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کے تلامذہ میں سب سے زیادہ یادداشت والے تھے) اور لوٹ گیا، تو انھوں نے ایک پیالے کو گم پایا، پھر حضرت قتادہ دس بعد حج پر تشریف لے گئے، تو اسی اعرابی نے کھڑے ہوکر لوگوں سے سوال کیا، تو حضرت قتادہؒ نے اس کی بات سن لی اور فرمایا: پیالے (کا چرانے) والا یہی ہے۔ پھر لوگوں نے اس سے معلوم کیا تو اس نے اقرار کیا۔

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:

تَابِعِيٌّ، (ج) تَابِعِيُّوْنَ، تابعی، جس نے بحالتِ ایمان صحابی سے ملاقات کی ہو۔ اکمه كَمِهَ يَكْمَهُ كَمَهًا (س) مادرزاد نابینا ہونا۔ فَقَدَ يَفْقِدُ فَقْدًا (ض) کھودینا۔ قَدَحٌ، (ج) أَقْدَاحٌ، پینے کا برتن، پیالہ۔ أقرّ بشيء يُقِرُّ إقراراً (افعال) کسی چیز کا اقرار کرنا۔ وقف يقِف وقوفًا، (ض) ٹھہرنا۔

(ج) عبارت کی تشریح:

درسِ مذکور میں حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کے قوتِ یادداشت کو بیان کیا گیا ہے کہ یوں تو آپ مادرزاد نابینا تھے؛ مگر حافظہ غضب کا تھا، ایک سائل نے آپ سے سوال کیا، آپ نے اس کی آواز سن لی، وہ ایک پیالہ چرا کر چلا گیا، دس سال بعد جب آپ کا سفر حج پر جانا ہوا تو وہی سائل کھڑا ہوکر لوگوں سے کچھ مانگ رہا تھا، آپ رحمہ اللہ نے اس کی آواز سن کر پتہ لگالیا کہ یہ وہی سائل ہے جو دس سال پہلے پیالہ چرا کر بھاگ آیا تھا، معلوم کرنے پر اس نے اپنے جرم کا اعتراف کیا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

سوال نمبر (۳۳)، نفحۃ العرب: ص (۳۲) (خودساختہ)

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔
(ب) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق کر کے عبارت کا مطلب بیان کریں۔

عبارت بااعراب: عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: جَلَسَ رَجُلَانِ يَتَغَذَّيَانِ مَعَ أَحَدِهِمَا خَمْسَةُ أَرْغِفَةٍ وَمَعَ الْآخَرِ ثَلٰثَةُ أَرْغِفَةٍ، فَلَمَّا وَضَعَا الْغَدَاءَ بَيْنَ أَيْدِيْهِمَا مَرَّ بِهِمَا رَجُلٌ فَسَلَّمَ، فَقَالَا: اِجْلِسْ لِلْغَدَاءِ، فَجَلَسَ وَأَكَلَ مَعَهُمَا، وَاسْتَوْفُوْا فِيْ أَكْلِهِمُ الْأَرْغِفَةَ الثَّمَانِيَةَ، فَقَامَ الرَّجُلُ، وَطَرَحَ إِلَيْهِمَا ثَمَانِيَةَ دَرَاهِمَ وَقَالَ: خُذْ هٰذَا عِوَضًا مِمَّا أَكَلْتُ لَكُمَا وَنِلْتُهُ مِنْ طَعَامِكُمَا.

جواب

(الف) ترجمہ:

حضرت زر بن حبیش رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: کہ دو آدمی ناشتے کے لیے بیٹھے، ان میں سے ایک کے پاس پانچ اور دوسرے کے پاس تین روٹیاں تھیں، جب ان دونوں نے ناشتہ اپنے سامنے رکھا تو ان دونوں کے پاس سے ایک شخص کا گزر ہوا، اس نے سلام کیا، تو اُن دونوں نے کہا: ناشتے کے لیے تشریف رکھیں، چنانچہ وہ بیٹھ گیا اور ان دونوں کے ساتھ کھایا، اور ان تمام نے مل کر آٹھوں روٹیاں کھالیں، پھر وہ شخص کھڑا ہوا اور ان دونوں کے سامنے آٹھ درہم ڈال دیے اور کہا: انھیں لے لو اور اس کھانے کے عوض جو میں نے تمہارا کھایا ہے اور تمہارے کھانے میں سے میں نے لیا ہے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(ب) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق:

أرغفة، واحد، رغیف، چپاتی۔ طَرَحَ یَطرَحُ طَرحًا (ف) ڈالنا، پھینکنا۔

عبارت کا مطلب:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فیصلے میں بڑے ماہر تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں فرمایا "وأقضاهم علي" (اوران میں سب سے زیادہ فیصلہ کرنے والے حضرت علی ہیں) یہاں بھی آپ کے فیصلے کا ایک واقعہ مذکور ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ازروئے حق تین روٹی والے کے لیے ایک درہم کا فیصلہ سنایا، بایں طور کہ آپ نے آٹھ روٹیوں کو افراد کے اعتبار سے تقسیم کردیا اور آٹھ کو تین سے ضرب دے کر اس کے چوبیس حصے بنادیے اور پھر حساب لگا کر بتایا کہ آنے والے شخص نے تین روٹی والے شخص کا صرف ایک حصہ کھایا، اور آٹھ روٹی والے میں سے سات حصہ کھایا، لہٰذا ایک ساتھ درہم کا حق دار ہے اور دوسرا صرف ایک درہم کا، یہ فیصلہ سن کر تین روٹی والا ایک درہم پر راضی ہوگیا۔

سوال نمبر (۳۴)، نفحۃ العرب: ص (۳۳) (خودساختہ)

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کریں اور مطلب لکھیں۔

عبارت بااعراب: حُكِيَ أَنَّ بَعْضَ الْأَرِقَّاءِ كَانَ عِنْدَ مَالِكٍ، يَأْكُلُ الْخَاصَّ وَيُطْعِمُهُ الْخُشْكَارَ، فَأَنِفَ الرَّقِيقُ مِنْ ذٰلِكَ فَطَلَبَ الْبَيْعَ، فَبَاعَهُ، وَشَرَاهُ مَنْ يَأْكُلُ الْخُشْكَارَ، وَيُطْعِمُهُ النُّخَالَةَ فَطَلَبَ الْبَيْعَ، فَبَاعَهُ، وَ شَرَاهُ مَنْ يَأْكُلُ النُّخَالَةَ وَلَايُطْعِمُهُ شَيْئًا، فَطَلَبَ الْبَيْعَ فَبَاعَهُ، وَشَرَاهُ مَنْ لَايَأْكُلُ شَيْئًا.

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

جواب

(الف) ترجمة:

واقعہ منقول ہے کہ ایک غلام ایک ایسے مالک کے پاس تھا جو خود میدے (کی روٹی) کھاتا تھا اور اس کو بے چھنا آٹا کھلاتا تھا تو یہ چیز اسے ناپسند لگی، اس لیے اس نے بیچنے کی درخواست کی تو آقا نے اسے بیچ دیا، اور اس کو ایسے شخص نے خریدا جو بھوسی کھاتا تھا اور اسے کچھ بھی نہیں کھلاتا، تو اسنے بیچنے کی درخواست کی؛ چنانچہ اس نے اسے بیچ دیا اور اس کو ایسے شخص نے خریدا جو خود کچھ نہیں کھاتا تھا۔

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:

قَنِعَ يَقْنَعُ قَنَاعَةً (س) تھوڑی چیز پر راضی ہونا۔ أَرِقَّاء، واحد، رَقِيْقٌ، غلام۔ خاصٌّ، میدہ۔ خُشْكَارٌ، بے چھنے آٹے کی روٹی (یہ لفظ فارسی سے معرب ہے) أَنِفَ من شيء يَأنَفُ أَنَفًا (س) کسی چیز کو ناپسند سمجھنا۔ شَرَى يَشْرِيْ شِرَاءً (ض) خریدنا، بیچنا۔ نُخَالَةٌ، (ج) نُخَالٌ، بھوسی جو چھلنی میں رہ جائے۔

عبارت کی توضیح:

قناعت اور صبر ایک ایسی صفت ہے جس سے اگر انسان متصف ہو جائے تو حرص جیسی بُری خصلت اس کے اندر سے ختم ہو جائے گی، اور یہی صفت انسان کو اس بات کا خوگر بنا دیتی ہے کہ وہ ہر اس چیز پر راضی رہتا ہے جو خدا کے فضل وکرم سے اسے ملے، اور جس انسان کے اندر قناعت کی صفت نہیں ہوتی، وہ ہمیشہ اس فکر میں لگا رہتا ہے کہ کہاں سے اس کو زیادہ سے زیادہ مال ہاتھ آجائے اور عیش وعشرت کے زیادہ سے

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

زیادہ سامان اسے مہیا ہو جائیں، اور یہ چیز انسان کو بسا اوقات بڑی مصیبت میں مبتلا کر دیتی ہے۔ درسِ مذکور میں عدمِ قناعت کے نقصان کو بیان کیا گیا ہے کہ اگر غلام بے چھنے آٹے ہی پر قناعت کر لیتا تو ان مصیبتوں میں مبتلا نہ ہوتا جن سے وہ دوچار ہوا، گویا اس سبق سے ہمیں یہ نصیحت بھی حاصل ہو رہی ہے کہ ہم اپنے آپ کو صفتِ قناعت سے متصف کریں۔

سوال نمبر (۳۵) نفحۃ العرب: ص (۳۵) ۱۴۳۳ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق کریں۔

(ج) مجترئا، تأساء و تعزیة ترکیب میں کیا واقع ہے سوچ کر لکھیں۔

عبارت بااعراب:

أَبْـدٰی شُـجَـاعَـةً بِاللَّیْلِ مُجْتَرِئًا ❁ عَلٰی جُرَیْوٍ ضَعِیْفِ الْبَطْشِ وَالْجَلَدِ
فَأَنْشَدَتْ أُمُّهُ مِنْ بَعْدِ مَااحْتَسَبَتْ ❁ دَمَ الْأُبَیْلَقِ عِنْدَ الْوَاحِدِ الصَّمَدِ
أَقُوْلُ لِلنَّفْسِ تَأْسَاءً وَتَعْزِیَةً ❁ إِحْدٰی یَدَيْ أَصَابَتْنِيْ وَلَمْ تُرِدِ

جواب

(الف) ترجمة

(۱) اس نے ایک کمزور و ناتواں پلّے پر حملہ کرتے ہوئے شجاعت و بہادری کا اظہار کیا ہے۔

(۲) اُس کی ماں نے چتکبرے بچّے کے خون کو بارگاہِ رب صمد میں ثواب کی اُمید رکھنے کے بعد یہ اشعار پڑھے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(۳) میں نفس سے صبر اور تسلی دلانے کے لیے کہتی ہوں: میرے ایک ہاتھ کو تکلیف بے ارادہ پہنچی ہے۔

(ب) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق:

أَبدی يُبْدِي إِبْدَاءً (افعال) ظاہر کرنا۔ اجترأ يَجْتَرِئ إِجتِرَاءً (افتعال) بہادری دکھلانا، اظہارِ جرأت مندی کرنا۔ بَطَش يَبْطِش بَطْشًا (ن،ض) پکڑنا۔ جَلُدَ يَجْلُدُ جَلَادَةً (ک) قوت دکھلانا۔ اِحْتَسَبَ يَحْتَسِبُ اِحْتِسَابًا (افتعال) ثواب کی اُمید رکھنا۔ أبَيْلَق، أبْلَق کی تصغیر ہے۔ أسّٰی يُؤَسِّي تأسِيَةً و تأساءً (تفعیل) تسلی دینا۔ عزّیٰ يُعَزِّي تعْزِيةً (تفعیل) تسلی دینا، اظہارِ ہمدردی کرنا۔

(ج) مجترئا، تأساء و تعزیۃ ترکیب میں کیا واقع ہے؟

"مجترئًا" أبدیٰ کی ضمیر سے حال واقع ہے۔ تأساءً و تعزيةً مفعول لہٗ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

سوال نمبر (۳۶)، نفحۃ العرب: ص (۳۶) ۱۴۳۳ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق کریں۔

(ج) بتائیں کہ پورے درس میں مذکور واقعہ کا تعلق کس سے ہے؟

عبارت بااعراب: وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ حَكَّمَتِ الْخَوَارِجُ نِدَاؤُهُمْ بِقَوْلِهِمْ "اِنِ الْحُكْمُ اِلَّالِلّٰهِ" وَكَانُوْا يَتَكَلَّمُوْنَ بِذٰلِكَ إِذَا أَخَذَ عَلِيٌّ فِي الْخُطْبَةِ لِيُشَوِّشُوْا خَاطِرَهٗ، فَإِنَّهُمْ كَانُوْا يَقْصِدُوْنَ بِذٰلِكَ نِسْبَتَهٗ إِلَى الْكُفْرِ لِرِضَاهُ بِالتَّحْكِيْمِ فِي

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

صِفِّيْنِ، وَلِهٰذَا قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كَلِمَةُ حَقٍّ أُرِيْدَ بِهَا الْبَاطِلُ يَعْنِي تَكْفِيْرَهُ.

جواب

(الف)ترجمة

اورمحمد کے قول "حکمة الخوارج" کا مطلب خارجیوں کا اپنے قول "إن الحكم إلّا لِلّٰهِ" (فیصلہ تو صرف اللہ ہی کا ہے) سے آواز لگانا ہے، اور وہ یہ جملہ اس وقت بولتے تھے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ خطبہ شروع کردیتے تھے، تاکہ ان کے دل کو تشویش میں ڈال دیں؛ کیونکہ وہ لوگ اس کلمے کے ذریعے آپ رضی اللہ عنہ کے کفر کی جانب نسبت کا ارادہ کرتے تھے، آپ رضی اللہ عنہ کے جنگِ صفین میں ثالث بنانے پر راضی ہونے کی وجہ سے، اور اسی وجہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: یہ ایک ایسا کلمۂ حق ہے جس سے باطل یعنی ان کے کفر کی جانب نسبت کرنے کا ارادہ کیا گیا ہے۔

(ب)خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق:

نداءہ: نادیٰ يُنادي مُناداةً ونداءً (مفاعلة) آواز لگانا۔ شوَّش الْخاطِرَ يُشَوِّشُ تشويشًا ن (تفعیل) دل کو تشویش میں مبتلا کرنا۔ حَكَّمَ يُحَكِّمُ تَحْكِيْمًا (تفعیل) حکم بنانا۔

(ج)پورے درس میں مذکور واقعہ کا تعلق کس سے ہے؟

درس میں مذکور واقعے کا تعلق جنگ صفین کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ایک خطبے سے ہے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

سوال نمبر (۳۷) نفحۃ العرب: ص (۳۷) خودساختہ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔
(ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی و صرفی تحقیق کریں۔
(ج) عبارت کا مطلب تحریر کرتے ہوئے بتائیں کہ کیا گھر میں واقعی نحوست ہوتی ہے؟

شُؤْمُ الدَّارِ

عبارت بااعراب: قَالَ عَبْدُ الْمَلِکِ بْنُ عُمَيْرٍ الْكُوْفِيُّ: كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ مَرْوَانَ بِقَصْرِ الْكُوْفَةِ الْمَعْرُوْفِ بِدَارِ الْإِمَارَةِ حِيْنَ جِيْءَ بِرَأْسِ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ، فَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَرَآنِیْ قَدِ ارْتَعْتُ، فَقَالَ: مَالَکَ؟ فَقُلْتُ: أُعِيْذُکَ بِاللّٰهِ يَاأَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ كُنْتُ بِهٰذَا الْقَصْرِ بِهٰذَا الْمَوْضِعِ مَعَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ فَرَأَيْتُ رَأْسَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ابْنِ أَبِی طَالِبٍ بَيْنَ يَدَيْهِ فِي هٰذَا الْمَكَانِ.

جواب

(الف) ترجمة:

گھر کی نحوست

عبدالملک بن عمیر کوفی نے بیان کیا کہ: میں عبدالملک بن مروان کے پاس کوفہ کے مشہور محل ''دارالامارۃ'' میں اس وقت تھا جب مصعب بن زبیر کا سر لا کر عبدالملک بن مروان کے سامنے رکھا گیا، تو اس نے مجھے دیکھا کہ میں لرزہ براندام ہوگیا، تو اس نے کہا: تجھے کیا ہوگیا؟ میں نے کہا: اے

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

امیر المؤمنین! میں آپ کو اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں، میں اس محل میں اسی جگہ عبید اللہ بن زیاد کے ساتھ تھا تو میں نے حضرت حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما کا سر عبید اللہ بن زیاد کے سامنے اسی جگہ دیکھا تھا۔

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:

شَؤُمَ یَشْؤُمُ شَآمَةً (ک) منحوس ونامبارک ہونا۔ قَصْرٌ، (ج) قُصُوْرٌ محل۔ جَاءَ بِشَيءٍ يَجِيءُ مَجِيئًا (ض) کسی چیز کو لے کر آنا۔ ارتاع یرتاعُ ارتیاعًا (افتعال) لرزہ براندام ہونا، جسم پر کپکپی اری ہونا۔ أَعَاذَ أحداً بِأحدٍ يعيذُ إعاذةً (افعال) کسی کو کسی کی پناہ میں دینا۔

(ج) مطلب:

درسِ مذکورہ میں کوفہ کے دارالامارۃ میں پیش آنے والے متعدد واقعات کو بیان کیا گیا ہے کہ اس جگہ اتنے لوگوں کا سر کٹا ہوا دیکھا گیا، عبدالملک بن مروان نے جب یہ واقعات سنے تو اس نے ان واقعات کے پیش آنے کو اس گھر کی نحوست سمجھ لیا اور اُس محراب کو منہدم کر دیے جانے کا حکم دے دیا، اس اندیشے سے کہ جب اس جگہ یہی سلسلہ چل رہا ہے تو کہیں اب میری باری نہ آجائے۔ واضح رہے کہ قتل کے یہ سارے واقعات ۶۱ھ سے ۷۱ھ تک یعنی صرف دس سال کے اندر واقع ہوئے ہیں۔

کیا واقعی گھر میں نحوست ہوتی ہے؟

کیا گھر میں واقعی نحوست ہوتی ہے جس کی وجہ سے مکین کو نقصان پہنچتا ہے؟ اس سلسلے میں جمہور کا مسلک یہ ہے کہ اس طرح کا اعتقاد غلط اور شیوۂ اہلِ جاہلیت ہے؛ البتہ علماء کی ایک جماعت کا خیال یہ ہے کہ بعض گھروں میں نحوست ہوتی اور ان میں رہنا سہنا من جانب اللہ باعثِ ضرر اور ہلاکت ہو جاتا ہے، اِن حضراتِ علماء کی دلیل آپ صلی اللہ علیہ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

وسلم کا وہ فرمان ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "الشؤم في ثلاث: المرأة والدار والفرس" کہ نحوست تین چیزوں میں ہے: عورت میں، گھر میں اور گھوڑے میں۔

جمہور علماء اِس حدیث کا جواب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اُس فرمان سے دیتے ہیں جو مسند ابوداؤد طیالسی میں ہے کہ کسی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان کرتے ہیں: "الشؤم في ثلاث: المرأة والدار والفرس" تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پوری بات محفوظ نہیں کر سکے؛ کیونکہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے جب آپ فرما رہے تھے: "قاتل الله اليهود يقولون: الشؤم في ثلاث: المرأة والدار والفرس" حضرت ابوہریرہؓ نے حدیث کا آخری حصہ سنا، شروع کا حصہ سننے سے رہ گیا۔

سوال نمبر (۳۸)، نفحۃ العرب: ص (۳۸) ۱۴۳۵ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب) مطلب لکھیں۔

(ج) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کریں۔

(د) اور بتائیں کہ زیاد کون ہے؟

عبارت بااعراب: مَنْ عَادىٰ لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ وَكَتَبَ زِيَادٌ إِلٰى مُعَاوِيَةَ: قَدْ أَخَذْتُ الْعِرَاقَ بِيَمِيْنِيْ وَبَقِيَتْ شِمَالِيْ فَارِغَةً (يُعَرِّضُ لَهُ بِالْحِجَازِ) فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ (رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا) فَرَفَعَ يَدَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اكْفِنَا شِمَالَ زِيَادٍ، فَخَرَجَتْ فِيْ شِمَالِهِ قُرْحَةٌ فَقَتَلَتْهُ.

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

جواب

(الف) ترجمة

زیاد بن سمہ نے امیر معاویہ کے پاس خط لکھا کہ میں نے عراق کو اپنے دائیں ہاتھ میں لے لیا ہے اور میرا بایاں ہاتھ خالی ہے (وہ ان سے حجاز کے بارے میں تعریض کر رہا تھا کہ اگر آپ اجازت دیں تو اس پر بھی حملہ کروں) یہ اطلاع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ملی تو انہوں نے اپنا ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھایا اور فرمایا: اے اللہ! تو ہمارے لیے زیاد کے بائیں ہاتھ کی جانب سے کافی ہو جا، چنانچہ اس کے بائیں ہاتھ میں ایک پھنسی نکل آئی جس کی وجہ سے اس کی موت ہوگئی۔

(ب) مطلب:

درسِ مذکور میں جو عنوان ہے وہ حدیث قدسی کا ایک ٹکڑا ہے، حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو شخص میرے کسی ولی کو اذیت دے گا تو میری طرف سے اعلانِ جنگ قبول کرے۔ حضرات علماء کرام فرماتے ہیں کہ کوئی گناہ ایسا نہیں ہے جس کے مرتکب کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہو کہ میں اُس سے لڑوں گا سوائے اولیاء اللہ کو تکلیف دینے اور سود خوری کے، سود خوری کے متعلق فرمایا: "فإن لم تفعلوا فأذنوا بحرب من الله ورسوله" کہ اگر تم سود خوری سے باز نہ آئے تو اللہ اور اس کے رسول سے لڑنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے زیاد بن سمیہ کے متعلق دعا کی جب اس نے عراق کے بعد حجاز کو نشانہ بنانا چاہا، بارگاہِ رب العزت میں آپ کی بھی دعا مقبول ہوئی،

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

اُس کے ہاتھ میں ایک پھوڑا نکل آیا جس کی وجہ سے اس کی وفات ہوگئی۔ معلوم ہوا کہ اللہ رب العزت کے نیک بندوں کے ساتھ عداوت ومخالفت کسی بھی طرح زیبا نہیں۔

(ج) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:

عادیٰ یُعادي مُعاداۃً وعِداءً، دشمنی کرنا۔ آذن بشيء یؤذن إیْذانًا (افعال) کسی چیز کی اطلاع دینا، کسی چیز کا اعلان کرنا۔ کَفٰی یکفِي کفایۃً (ض) کافی ہونا۔ قُرحۃٌ، (ج) قُرحٌ، پھوڑا، پھنسی۔

(د) زیاد کون ہے؟

زیاد ابن سمیہ نام تھا، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے مقرر کیا ہوا گورنر تھا۔

سوال نمبر (۳۹) نفحۃ العرب: ص (۴۱) ۱۴۳۵ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق کریں۔

(ج) اور پورے شعر کا مطلب بھی لکھیں۔

عبارت با اعراب: فَمَرَّ یَوْمًا عَلَی الْفَتحِ بْنِ خَاقَانَ وَهُوَ جَالِسٌ فِيْ جَمَاعَةٍ، فَسَلَّمَ عَلَی الْقَوْمِ، وَضَرَبَ عَلٰی کَتِفِ الْفَتْحِ، وَقَالَ: إِنَّهَا شَهَادَةٌ، یَافَتْحُ!، وَمَضٰی، وَلَمْ یَدْرِ أَحَدٌ مَاقَالَ لِلْفَتْحِ، فَتَغَیَّرَ لَوْنُهُ فَقِیْلَ لَهُ: مَاقَالَ لَکَ؟ فَقَالَ إِنِّي وَصَفْتُهُ کَمَاتَعْلَمُوْنَ، فِيْ قَلَائِدِ الْعِقْیَانِ، فَمَا بَلَغْتُ مِنْهُ بِذٰلِکَ عُشْرَ مَابَلَغَ هُوَ مِنِّيْ بِهٰذِهِ الْکَلِمَةِ، فَکَأَنَّهُ أَشَارَ بِهَا إِلٰی قَوْلِ الْمُتَنَبِّيْ

وَإِذَا أَتَتْکَ مَذَمَّتِيْ مِنْ نَاقِصٍ ❁ فَهِيَ الشَّهَادَةُ لِيْ بِأَنِّيْ کَامِلٌ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

جواب

(الف) ترجمۃ

چنانچہ ایک دن فتح بن خاقان کے پاس سے اس کا گزر ہوا جب کہ وہ ایک جماعت کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا تو اُس نے لوگوں سے سلام کیا، اور فتح بن خاقان کے شانے پر مار کر کہا: اے فتح! یہی تو شہادت ہے اور چلا گیا اور کسی کو یہ معلوم نہ ہوسکا کہ اس نے فتح سے کیا کہا؟ اس کے بعد فتح کی رنگت بدل گئی تو اس سے پوچھا گیا: اُس نے آپ سے کیا کہا تھا؟ تو ابن خاقان نے کہا: میں نے قلائد العقیان میں اُس کے اوصاف بیان کیے ہیں جیسا کہ تمہیں معلوم ہے، تو میں تو اُس کے ذریعہ اُس کے دسویں حصہ کو بھی نہ پہنچ سکا جتنا کہ وہ میرے متعلق اس ایک کلمے سے پہنچ گیا؛ کیونکہ اس کے ذریعے اُس نے متنبّی کے (درج ذیل) شعر کی طرف اشارہ کیا ہے: ـ

جب تیرے پاس میری بُرائی کسی ناقص شخص کی طرف سے پہنچے تو یہ میرے لیے اس بات کی شہادت ہے کہ میں کامل ہوں۔

(ب) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق:

ذَمَّ يَذُمُّ مَذَمَّةً (ن) بُرائی کرنا۔ ناقص: نقص نقصا کمی کرنا۔

(ج) پورے شعر کا مطلب:

مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی کم عقل تمہارے سامنے میری بُرائی بیان کرے تو یہ میرے کامل ہونے کی دلیل ہے، گویا "إنها شهادة" کہہ کر ابن الصائغ نے ابن خاقان کو ناقص اور اپنے کو کامل گردانا ہے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

سوال نمبر (۴۰)، نفحۃ العرب: ص (۴۲) ۱۴۳۶ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔
(ب) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق کریں بعدۂ عبارت کی تشریح کریں۔

عبارت بااعراب: أَوَّلُ مَنْ مَنَعَ عَنِ الْوَأْدِ صَعْصَعَةُ بْنُ نَاجِيَةَ جَدُّ الْفَرَزْدَقِ وَذٰلِکَ أَنَّهُ أَضَلَّ نَاقَتَيْنِ لَهُ فَخَرَجَ فِي بُغَائِهِمَا، فَلَمَّا أَجَنَّهُ اللَّيْلُ رُفِعَتْ لَهُ نَارٌ، فَأَمَّهَا، فَإِذَا شَيْخٌ وَامْرَأَةٌ مَاخِضٌ، فَسَلَّمَ فَرَدَّ الشَّيْخُ، فَسَأَلَهُ عَنِ النَّاقَتَيْنِ، فَقَالَ: وَجَدْتُهُمَا، وَقَدْ أَحْيَانَا اللّٰهُ بِهِمَا.

جواب

(الف) ترجمة

سب سے پہلے جس شخص نے (لڑکیوں کو) زندہ دفن کرنے سے روکا وہ فرزدق کا دادا صعصعہ بن ناجیہ ہے، اور واقعہ یہ ہوا کہ اس کی دو اونٹنیاں گم ہوگئی تھیں، تو وہ ان کی تلاش میں نکلا، اور جب رات کی تاریکی اس پر چھا گئی تو اسکے سامنے آگ نظر آئی، چنانچہ اس نے اُس آگ کا رُخ کیا تو معلوم ہوا کہ وہاں ایک بوڑھا اور ایک عورت ہے جو مبتلائے دردِ زہ ہے، تو صعصعہ نے سلام کیا، اور بوڑھے شخص نے جواب دیا، پھر صعصعہ نے اُس سے دونوں اونٹنیوں کے متعلق دریافت کیا، تو بوڑھے نے کہا: میں نے ان دونوں کو پایا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان دونوں کے ذریعے زندہ کیا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(ب) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق:

وأدَ يَئِد وَأدًا (ض) زندہ دفن کرنا۔ بَغٰی يَبْغِي بُغْيَةً وَبُغاءً (ض) طلب کرنا، تلاش کرنا۔ أجَنَّ يُجِنُّ إجْنَانًا (افعال) ڈھانپ لینا۔ أمَّ يَؤُمُّ أمًّا (ن) قصد وارادہ کرنا۔ مَضِضَتِ الْمَرْأةُ تَمْخَضُ مَخَاضًا (س) دردِ زہ میں مبتلا ہونا۔

عبارت کی تشریح:

قبلِ اسلام عربوں کا حال یہ تھا کہ وہ لڑکیں کو زندہ دفن کردیا کرتے تھے اس شرم سے کہ مجھے کسی کو اپنا داماد بنانا پڑے گا، یہ رواج بالکل عام تھا، اسلام نے اس سے روکا، جیسا کہ آیتِ قرآنی ناطق ہے: ﴿وَلَاتَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ﴾ تم اپنی اولاد کو فقر وفاقے کے اندیشے سے قتل مت کرو؛ مگر اسلام سے قبل جو شخص اس ناروا عمل کے خلاف میدان میں آیا وہ فرزدق کے دادا صعصعہ بن ناجیہ ہیں جن کا واقعہ اس سبق میں بیان کیا گیا ہے کہ انھوں نے بچیوں کو خرید کر انھیں زندہ درگور ہونے سے بچایا اور اسلام کی آمد سے قبل وہ تین سو بچیوں کو بچا چکے تھے۔

سوال نمبر (۴۱)، نفحۃ العرب: ص (۴۲) ۱۴۳۷ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب) بتائیں کہ وھو غلام حدیث السّن ترکیب میں کیا واقع ہے؟

(ج) تانیث کی دونوں قسمیں ذکر کرکے بتائیں کہ تانیث لفظی میں علامتِ تانیث کے معتبر نہ ہونے کا کیا مطلب ہے؟

عبارت بااعراب: ذُكِرَ أنَّ قَتَادَةَ دَخَ الْكُوفَةَ فَالْتَفَّ عَلَيْهِ النَّاسُ، فَقَالَ: سَلُوْا عَمَّا شِئْتُمْ، وَكَانَ أبُوْحَنِيْفَةَ حَاضِرًا، وَهُوَ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

غُلَامٌ حَدِيثُ السِّنِّ، فَقَالَ: سَلُوْا عَنْ نَمْلَةِ سُلَيْمَانَ أَكَانَتْ ذَكَرًا أَمْ أُنْثٰى؟ فَسَأَلُوْهُ، فَأُفْحِمَ.

جواب

(الف) ترجمة:

مذکور ہے کہ حضرت قتادہ کوفہ آئے تو لوگ ان کے پاس جمع ہو گئے، تو آپ نے فرمایا: جو چاہو معلوم کرلو، امام ابوحنیفہؒ بھی موجود تھے اور آپؒ نو عمر بچے تھے تو آپ نے فرمایا: حضرت سلیمان علیہ السلام کی چیونٹی کے متعلق معلوم کرو کہ وہ مذکر تھی یا مؤنث، تو حضرت قتادہؒ دم بخود رہ گئے۔

(ب) وهو غلام حديث السّنّ ترکیب میں کیا واقع ہے؟

"وَهُوَ غُلَامٌ حَدِيثُ السِّنِّ" یہ جملہ "أَبُو حَنِيفَة" سے حال واقع ہے۔ "غُلَامٌ" موصوف ہے اور "حَدِيثُ السِّنِّ" صفت ہے؛ مگر چوں کہ یہ اضافت، اضافت لفظی ہے اس لیے نکرہ کی صفت بن سکتی ہے، کیونکہ یہ اضافت تعریف کا فائدہ نہیں دیتی۔

(ج) تانیث کی دونوں قسمیں اور تانیث لفظی میں علامتِ تانیث کے معتبر نہ ہونے کا مطلب:

(۱) تانیثِ لفظی (۲) تانیثِ معنوی۔ تانیث لفظی میں علامتِ تانیث کے معتبر نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس میں علامتِ تانیث کا لانا جائز نہیں ہے؛ اس لیے کہ وہ صرف لفظوں میں مؤنث ہے حقیقتاً نہیں ہے اور تانیث معنوی چونکہ حقیقتاً مؤنث ہے؛ اس لیے وہاں فعل میں علامت تانیث کا لانا ضروری ہے، اسی وجہ سے "طلحة" اور

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

"حمزة" کے ساتھ فعل کو مؤنث لاکر "قامت طلحة" کہنا صحیح نہیں ہے، اور "نملة" کے ساتھ فعل کو مؤنث لایا گیا جو اِس بات کی دلیل ہے کہ چیونٹی مادہ تھی۔

سوال نمبر (۴۲) نفحۃ العرب: ص (۴۳) ۱۴۳۷ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگاکر ترجمہ کریں۔

(ب) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق کریں۔

(ج) وبیدہٖ سیف ترکیب میں کیا واقع ہے؟

(د) کنایہ کی مکمل وضاحت اور پوری عبارت کی تشریح لکھیں۔

عبارت بااعراب: لَقِيَ شَيْطَانُ الطَّاقِ رَجُلًا مِنَ الْخَوَارِجِ وَبِيَدِهٖ سَيْفٌ، فَقَالَ لَهُ الْخَارِجِيُّ: وَاللّٰهِ لَأَقْتُلَنَّكَ أَوْتَبَرَّأَ مِنْ عَلِيٍّ، فَقَالَ: أَنَا مِنْ عَلِيٍّ وَمِنْ عُثْمَانَ بَرِيْءٌ.

جواب

(الف) **ترجمة**

شیطان طاق کی ایک خارجی سے ملاقات ہوگئی اس حال میں کہ اس کے ہاتھ میں ایک تلوار تھی، تو خارجی نے اس سے کہا: بخدا میں تجھے تہ تیغ کردوں گا، یہاں تک کہ تو حضرت علیؓ سے براءت ظاہر کرے، تو شیطان نے کہا: "أنا من علي وعثمان بريء"۔

(ب) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق:

كَنَا يَكْنُوْ وَكَنٰى يَكْنِي كِنَايَةً (ن، ض) لفظ بولنا اور اس کے غیر مدلول کا ارادہ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

کرنا۔ بَرِئَ یَبْرَأُ بَرَاءَۃً (س) بری ہونا، بے قصور ہونا، علاحدہ ہونا۔ بَرِیءٌ، (ج) أَبْرِیَاءُ، بے قصور۔

(ج) وبیدہٖ سیف ترکیب میں کیا واقع ہے؟

"بیدہ سیف" "رجلا من الخوارج" سے حال واقع ہے۔ أو تبرأ من علي، میں "أو" بمعنیٰ "إلی" یا "إلا" ہے۔

(د) کنایہ کی مکمل وضاحت اور پوری عبارت کی تشریح:

کنایہ کے لغوی معنیٰ ہیں اشارہ کرنا اور اصطلاحِ بلاغت میں کنایہ یہ ہے کہ لفظ بول کر اس کا لازمی معنیٰ مراد لیا جائے، جیسے: "فلانٌ کثیر الرّماد" (فلاں بہت زیادہ راکھ والا ہے) اس جملے سے کسی کے سخی ہونے کا کنایہ کیا جاتا ہے۔ اور سخاوت اس کا لازمی معنیٰ ہے جس کی طرف ذہن کئی واسطوں سے منتقل ہوتا ہے، مثلاً یہ کہ اس کے یہاں لکڑیاں بہت جلتی ہیں۔ اس لیے کہ کھانا بہت پکتا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ مہمان بہت آتے ہیں اور مہمانوں کے آمد کی وجہ یہ ہے کہ وہ بہت سخی ہے۔

مر عرف عام میں کنائے کا مطلب یہ ہے کہ متکلم کسی شئ کو ایسے لفظ سے تعبیر کرے جو ذو معنیین ہو، ایک معنیٰ قریب جس پر اس کی دلالت صراحتاً اور دوسرا معنیٰ بعید جس پر اس کی دلالت صراحتاً نہ ہو کسی قرینے سے ہو۔ جیسے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بوقتِ ہجرت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کسی نے پوچھا: "من ھذا؟" (یہ کون ہے؟) تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "ھادٍ یھدیني" (ایک راہبر ہے جو مجھے راستہ بتا رہا ہے) سائل نے اسے معنیٰ قریب پر محمول کر کے یہ سمجھا کہ راستہ بتانے والا کوئی رہبر ہے مگر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا مقصد یہ تھا کہ یہ رہبرِ اسلام ہیں جو مجھے سیدھا راستہ دکھاتے ہیں۔ یہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ عرفِ عام ہی میں اسے کنایہ کہتے ہیں؛ اس لیے کہ متکلم نے اشارے میں

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

اپنی بات کہہ دی اور مخاطب اسے سمجھ نہیں سکا۔ مگر اصطلاحِ بلاغت میں اس کا نام "توریہ" ہے۔

"انا من علي ومن عثمان بريء" کے بھی دو مطلب ہیں، ظاہری اور قریبی مفہوم تو یہ ہے کہ میں حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ دونوں سے بیزار ہوں۔ یہ مفہوم پہلی ترکیب کے اعتبار سے ہے۔ خارجی نے اس جملے کو اسی مفہوم پر محمول کیا، اور دوسرا مفہوم یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے غایتِ تعلق کی وجہ سے گویا میں علیؓ کا جز ہوں۔ اور حضرت عثمان سے بری ہوں۔ یہ مفہوم دوسری ترکیب کے اعتبار سے ہے جبکہ دو جملے ہوں۔ شیطان طاق کا مقصد یہی تھا۔

سوال نمبر (۴۳)، نفحۃ العرب: ص (۴۴) ۱۴۳۳ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔
(ب) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق کریں۔
(ج) یعوده، اور لا رتحلن ترکیب میں کیا واقع ہے بوضاحت لکھیں؛ نیز تشریح لکھیں۔

عبارت بااعراب: وَدَخَلَ مُعَلَّى الطَّائِي عَلَى ابْنِ السَّرِّي يَعُوْدُهُ فِيْ مَرَضِهٖ فَأَنْشَدَ شِعْرًا يَقُوْلُ فِيْهِ:

فَـأُقْسِـمُ إِنْ مَـنَّ الْاِلٰـهُ بِصِحَّةٍ ❁ وَنَالَ السَّرِي ابْنَ السَّرِيّ شِفَاءُ
لَأَرْتَـحِلَنَّ الْعِيْسَ شَهْرًا بِحَجَّةٍ ❁ وَيُعْتَـقُ شُـكْـرًا سَـالِمٌ وَجَفَـاءُ

جواب

(الف) ترجمہ

معلّی طائی ابن السری کے پاس اُس کی بیماری میں اُس کی عیادت کے لیے

آئے، تو ایک شعر پڑھا جس میں ان کا کہنا تھا: میں قسم کھاتا ہوں کہ اگر اللہ نے صحت عطا کی اور سری بن سری کو شفا حاصل ہوگئی۔ تو میں ایک ماہ بھورے رنگ کے اونٹ پر حج کے لیے سفر کروں گا اور شکریے میں سالم اور جفا آزاد کردیے جائیں گے۔

(ب) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق:

آضَ يئِيضُ أيضًا (ض) لوٹنا۔ عَادَ يَعُودُ عِيادَةً (ن) عیادت کرنا، مزاج پُرسی کرنا۔ شَفٰى يَشْفِي شِفَاءً (ض) صحت یاب ہونا۔ ارتحل يرتحل ارتحالًا (افتعال) سفر کرنا، کوچ کرنا۔ عيسٌ، واحد، أعْيَسُ، بھورے رنگ کا اونٹ۔ هِرَّةٌ، (ج) هِرَرٌ بلی۔

(ج) يعوده، اور لأرتحلن ترکیب میں کیا واقع ہے؟

"يَعُودُهٗ" ترکیب میں "معلّى الطائي" سے حال ہے۔ إِنْ منَّ الإلٰهُ، کا جواب "لأرتحلَن" ہے۔

تشریح:

اس سبق میں بھی "سالمٌ و جفاءٌ" میں کنایہ کیا گیا ہے بایں طور کہ سننے والا اوّلِ وہلہ میں یہ سمجھے گا کہ شاید یہ دونوں غلام کے نام ہیں اور اسی وجہ سے اُس کے رفقاء نے غلام ہی کے متعلق سوال کیا، جب کہ معلّی نے دو بلّیاں مراد لی تھیں۔

سوال نمبر (۴۴) نفحۃ العرب: ص (۴۵) ۱۴۳۲ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق کریں۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(ج) کراھۃ ترکیب میں کیا واقع ہے؛ نیز حضرت نوح علیہ السلام کا قصہ لکھتے ہوئے بتایئے کہ انھوں نے کتنے سال دعوت دی؟

عبارت بااعراب: أَرْسَلَ اللّٰهُ نُوحًا إِلٰى قَوْمِهِ وَكَانُوا يَعْبُدُوْنَ الْأَصْنَامَ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَعْبُدُوا اللّٰهَ فَلَمْ يَسْتَمِعُوْا قَوْلَهُ ، وَاتَّفَقُوْا عَلٰى أَذَاهُ، وَكَانَ كُلَّمَا يَنْصَحُهُمْ جَعَلُوْا أَصَابِعَهُمْ فِيْ أَذَانِهِمْ لِئَلَّا يَسْمَعُوْا، وَيُغَطُّوْنَ وُجُوْهَهُمْ كَرَاهَةَ النَّظَرِ إِلَيْهِ.

جواب

(الف) ترجمۃ:

اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو ان کی قوم کی جانب رسول بنا کر بھیجا، اور وہ سب بت پرستی میں مبتلا تھے تو حضرت نوح علیہ السلام نے ان تمام کو حکم دیا کہ وہ اللہ کی پرستش کریں؛ مگر انھوں نے آپ کی بات نہ سنی، اور آپ کی ایذا رسانی پر متفق ہو گئے، اور جب جب آپ انھیں نصیحت کرتے تو وہ اپنی انگلیاں کانوں میں ڈال لیتے، تاکہ (آپ کی بات) سن نہ سکیں، اور اپنے چہروں کو ڈھانپ لیتے، آپ کی جانب دیکھنے کو ناپسند سمجھنے کی وجہ سے۔

(ب) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق:

أَصَابِعُ، واحد إِصْبَعٌ، انگلی۔ آذَانٌ، واحد، أُذُنٌ، کان۔ غَطّٰی يُغَطِّي تَغْطِيَةً (تفعیل) ڈھانکنا۔

(ج) کراھۃ ترکیب میں کیا واقع ہے؟

کراھۃ مفعول لہٗ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

حضرت نوح علیہ السلام کا قصہ اور انھوں نے کتنے سالوں دعوت دی؟

حضرت نوح علیہ السلام کو حق تعالیٰ نے تقریباً ایک ہزار سال کی عمر دراز عطا فرمائی، اس کے ساتھ اللہ کی طرف دعوت دینے، قوم کی اصلاح کی فکر اور پیغمبرانہ جدوجہد کا یہ درجہ بھی عطا فرمایا کہ اس طویل مدت میں ہمیشہ اپنی قوم کو دینِ حق اور کلمۂ توحید کی دعوت دیتے رہے، قوم کی طرف سے سخت سے سخت ایذاؤں کا سامنا کرنا پڑتا۔ آپ کی قوم آپ پر پتھراؤ کرتی یہاں تک کہ بے ہوش ہو جاتے، پھر جب ہوش آتا تو دعا کرتے کہ یا اللہ! میری قوم کو معاف فرمادے۔ یہ بے وقوف جاہل ہیں جانتے نہیں، قوم کی ایک نسل کے بعد دوسری کو، اور دوسری کے بعد تیسری کو اِس اُمید دعوت دیتے رہے کہ شاید یہ حق قبول کرلیں۔

جب اس عمل پر صدیاں گزر گئیں تو اللہ رب العزت کے سامنے انکی حالتِ زار کی شکایت کی، تو اللہ رب العزت کی طرف سے آپ کو دو باتیں بتلائی گئیں، اوّل یہ کہ آپ کی قوم میں جن کو ایمان لانا تھا لے آئے، اب کوئی اور شخص ایمان قبول نہ کرے گا، اُن کے دلوں پر ان کی ہٹ دھرمی اور سرکشی کی بنا پر مہر لگ چکی ہے؛ اس لیے اب آپ اُس قوم کا غم نہ کھائیں اور ان کے ایمان قبول نہ کرنے سے پریشان نہ ہوں۔ دوسرے یہ کہ اب ہم اس قوم پر پانی کے طوفان کا عذاب بھیجنے والے ہیں، اس لیے آپ ایک کشتی تیار کریں جس میں آپ کے اہل و عیال اور جتنے مسلمان ہیں مع اپنی ضروریات کے سما سکیں۔

حضرت نوح علیہ السلام نے حکم کے مطابق کشتی بنائی، پھر جب طوفان کی ابتدا کی علامات سامنے آگئیں کہ زمین سے پانی اُبلنے لگا تو آپ کو حکم دیا گیا کہ خود مع اپنے اہل و عیال کے اور ان لوگوں کے جو آپ پر ایمان لائے ہیں اُس کشتی میں سوار ہو جائیں اور انسانوں کی ضروریات جن جانوروں سے متعلق ہیں، جیسے گائے، بیل، بکری، گھوڑا،

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

گدھا وغیرہ، ان کا بھی ایک ایک جوڑا کشتی میں سوار کرلیں، حضرت نوح علیہ السلام نے حکم کے مطابق سب کو سوار کرلیا۔

وقت مایفور الماء من التنّور: تنور ہی لفظ قرآن کریم میں بھی ہے ﴿حَتّٰی اِذَاجَآءَ اَمۡرُنَا وَفَارَ التَّنُّوۡرُ﴾ (یعنی جب ہمارا حکم آ پہنچا اور تنور سے پانی اُبلنا شروع ہوگیا)۔

لفظ "تـنّـور" کئی معنیٰ میں استعمال ہوتا ہے، سطحِ زمین کو بھی تنور کہتے ہیں، روٹی پکانے کے تنور کو بھی تنور کہا جاتا ہے۔ زمین کے بلند حصے کے لیے بھی لفظ تنّور بولا جاتا ہے۔ اسی لیے ائمہ تفسیر میں سے بعض نے فرمایا: کہ اِس جگہ تنور سے مراد سطحِ زمین ہے، بعض نے فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام کا وہ تنور مراد ہے جو مقامِ "عین وردہ" ملکِ شام میں تھا، بعض نے فرمایا: حضرت نوح علیہ السلام کا اپنا تنور کوفہ میں تھا وہ مراد ہے اکثر مفسرین حضرت حسنؒ، مجاہدؒ، شعبیؒ، حضرت عبداللہ بن عباس وغیرہم نے اسی کو اختیار کیا ہے۔ اور امام شعبیؒ تو قسم کھا کر کہا کرتے تھے کہ یہ تنور شہر کوفہ کے ایک گوشے میں تھا اور یہ کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی کشتی مسجد کوفہ کے اندر بنائی تھی۔

سوال نمبر (۴۵)، نفحۃ العرب: ص (۴۶) ۱۴۲۵ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق کریں۔

(ج) مطلب بیان کریں۔

عبارت بااعراب: أَقَلُّ الْأَصْدِقَاءِ حَالَةً مَنْ تَشْكُوْا إِلَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ غَيْرُ سَمَاعِ الشَّكْوٰى وَالْإِصْغَاءِ إِلَيْهِ، لِأَنَّ سَمَاعَ الشَّكْوٰى وَبَثَّهَا فِيْهِ تَخْفِيْفٌ عَنِ الْمَكْرُوْبِ، وَالنَّفْسُ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

تَسْتَرْوِحُ إِلَيْهِ وَلِهٰذَا قَالَ الشَّاعِرُ:

وَلَابُدَّ مِنْ شَكْوىٰ إِلىٰ ذِيْ مُرُوْءَةٍ ❁ يُوَاسِيْكَ أَوْيُسَلِّيْكَ أَوْيَتَوَجَّعُ

جواب

(الف) ترجمة

سب سے کمتر حال والا دوست وہ ہے جس سے تم شکایت کرو اور اس کے پاس شکایت سننے اور اس کی جانب توجہ کے علاوہ اور کوئی چارہ نہ ہو، اس لیے کہ شکایت سننے اور اس کی تشہیر میں بھی غم زدہ شخص کے غم کو غلط کرنا ہے اور نفس کو اس سے آرام ملتا ہے، اسی وجہ سے شاعر نے کہا:

کسی ایسے صاحبِ مروت ہی سے شکوہ کرنا چاہیے جو تمہاری غم خواری کرے یا تمہیں تسلی دے یا شریکِ غم ہو۔

(ب) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق:

شَكَا إِلىٰ أحدٍ يَشْكُو شِكَايَةً (ن) کسی سے شکوہ کرنا۔ أَصْغىٰ إلى أمرٍ يُصْغِي إِصْغَاءً (افعال) کسی چیز پر کان لگانا، متوجہ ہونا۔ بَثَّ يَبُثُّ بَثًّا (ن) پھیلانا۔ كَرَبَ يَكْرُبُ كَرْبًا (ن) غم زدہ ہونا۔ خَفَّفَ عَنِ الكرْبِ يخَفِّفُ تخفيفًا (تفعیل) غم غلط کرنا۔ غم ہلکا کرنا۔ استروحَ يَسْتَرْوِحُ اِسْتِرْوَاحًا (استفعال) آرام پانا۔ واسىٰ يُواسي مُواساةً (مفاعلة) غم خواری کرنا۔ أَسْلىٰ يُسْلِي إِسْلاءً (افعال) بے غم کر دینا۔ توَجَّعَ يَتَوَجَّعُ تَوَجُّعًا (تفعل) دردمند ہونا۔

(ج) مطلب:

درسِ مذکور میں دوست کے تین درجے بیان کیے گئے ہیں: (۱) سب سے اعلیٰ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

درجے کا دوست وہ ہے جو تمہارے غم میں ہاتھ بٹائے، اور تمہاری تکلیف دُور کرنے کی کوشش کرے۔ (۲) متوسط درجے کا دوست وہ شخص ہے جو غم کو سن کر تسلی دے دے مگر غم خواری نہ کرے۔ (۳) اور سب سے کم تر درجے کا دوست وہ ہے جو شکایت سن لے اور شریکِ غم ہو جائے؛ مگر کچھ اور نہ کر سکے، اگر کوئی دوست ان تینوں درجوں میں سے کسی بھی درجے میں نہ ہو تو پھر اس سے کسی فائدے کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ اس کا ہونا نہ ہونا دونوں برابر ہے؛ بلکہ نہ ہونا ہونے سے بہتر ہے۔

سوال نمبر (۴۶) نفحۃ العرب: ص (۴۷) ۱۴۲۵ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب) خط کشیدہ کلمات کی لغوی و صرفی تحقیق کریں۔

عبارت با اعراب:

قُلْتُ نَعَمْ، ثُمَّ خَوَلْ ... قَالَ عَبِيْدٌ لِيْ إِذًا
قَالَ بِهٰذَا فَاكْتُبُوْا ... إِذًا عَلَيْكُمْ لِيْ سِجِلْ
قُلْتُ لَهُ أَلْفِيْ سِجِلْ ... فَاضْمَنْ لَنَا أَنْ تَرْتَحِلْ
قَالَ وَقَدْ أَضْجَرْتُكُمْ ... قُلْتُ لَهُ فَوْقَ الثِّقَلْ
قَالَ وَقَدْ أَبْرَمْتُكُمْ ... قُلْتُ لَهُ الْأَمْرُ جَلَلْ
قَالَ وَقَدْ أَثْقَلْتُكُمْ ... قُلْتُ لَهُ فَوْقَ الثِّقَلْ
قَالَ فَإِنِّيْ رَاحِلٌ ... قُلْتُ الْعَجَلْ ثُمَّ الْعَجَلْ
يَا كَوْكَبَ الشُّؤْمِ وَمَنْ ... أَرْبٰى عَلٰى نَحْسِ زُحَلْ
يَا جَبَلًا مِنْ جَبَلٍ ... فِيْ جَبَلٍ فَوْقَ جَبَلْ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

جواب

(الف) ترجمۃ

اس نے کہا: تب تو میرے لیے بھی غلام ہوں گے، میں نے کہا: ہاں اور نوکر چاکر بھی، اس نے کہا: تو اِسے لکھ دو تب تو تمہارے ذمے میرے لیے ایک رجسٹر بھی واجب ہوگا۔

میں نے اس سے کہا: دو ہزار دستاویز، سو تم ہمیں اس بات کی ضمانت دے دو کہ تم چلے جاؤ گے، اس نے کہا: میں نے تم کو پریشان کردیا، میں نے کہا: ہاں، ہاں۔

اس نے کہا: واقعی میں نے تم کو عاجز کر دیا، میں نے کہا: اس سے بھی بڑی بات ہے، اس نے کہا: میں نے آپ کو گراں بار کر دیا، میں نے کہا: گراں سے بھی بڑھ کر۔

اس نے کہا: تو میں جا رہا ہوں، میں نے کہا: جلد بہت جلد، اے زحل کی نحوست سے بڑھ کر نحوست کے ستارے۔

اے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ جو ایسے پہاڑ پر ہے جو تمام پہاڑوں سے اوپر ہے۔

(ب) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق:

خَوَلٌ، غلام، لونڈیاں۔ لفظ واحد ہی جمع کے لیے مستعمل ہے اور کبھی واحد کے لیے "خَائلٌ" بولتے ہیں۔ سِجِلٌّ، (ج) سِجِلَّاتٌ، چک، رجسٹر، دستاویز۔ أَضْجَرَ يُضْجِرُ إِضْجَارًا (افعال) پریشان کرنا، تنگ کرنا۔ جَلَلٌ، بڑا یا آسان معاملہ (اضداد میں سے ہے) عَجِلَ يَعْجَلُ عَجَلًا (س) جلدی کرنا۔ رَبَا يَرْبُوْ رُبُوًّا

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(ن) زیادہ ہونا، بڑھنا۔ نَحُسَ يَنْحُسُ نَحَاسَةً وَنُحُوسَةً (ک) بدقسمت ہونا، منحوس ہونا۔

سوال نمبر (۴۷)، نفحۃ العرب: ص (۴۸) ۱۴۲۰ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق کریں۔

(ج) اوصانی ان لا اخاف في الله لومة لائم کی ترکیبِ نحوی کریں۔

عبارت بااعراب: وَنَخْتِمُ لَكَ الْمَقَالَ بِوَصِيَّةٍ وَصّٰى بِهَا الرَّسُوْلُ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ أَحَدَ أَصْحَابِهِ وَهُوَ أَبُوْذَرٍّ الْغِفَارِي رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، قَالَ: أَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ بِصِفَاتٍ مِنَ الْخَيْرِ أَوْصَانِيْ أَنْ لَّاأَخَافَ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَأَوْصَانِيْ أَنْ أَقُوْلَ الْحَقَّ وَإِنْ كَانَ مُرًّا.

جواب

(الف) ترجمہ

اور ہم گفتگو آپ کے سامنے اُس وصیت پر ختم کر رہے ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک صحابی کو کی تھی، اور وہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ ہیں یہ کہ انہوں نے فرمایا: مجھے میرے دوست نے بھلائی کی چند صفات کی وصیت کی ہے، مجھے وصیت کی ہے کہ میں اللہ کے معاملے میں کسی ملامت گر کی ملامت کا خوف نہ کروں اور مجھے وصیت کی ہے کہ میں حق بات کہوں گرچہ تلخ ہو۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(ب) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق:

خَتَمَ يَخْتِمُ خَتْمًا (ض) ختم کرنا، مہر لگانا۔ خَلِيْلٌ (ج) أَخِلَّاءُ، دوست۔ أَوْصَى يُوْصِي إِيْصَاءً (افعال) وصیت کرنا۔ مُرٌّ، تلخ۔ مر مرارة (ن) کڑوا ہونا۔

(ج) اوصانی ان لا اخاف في الله لومة لائم کی ترکیبِ نحوی:

أوصاني أن لا أخاف في الله لومة لائم "ي" أوصى کا مفعولِ اوّل ہے اور أن لا أخاف الخ بتاویلِ مفرد ہوکر مفعولِ ثانی ہے۔

سوال نمبر (۴۸) نفحۃ العرب: ص (۴۹) ۱۴۱۶ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگاکر ترجمہ کریں۔

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کریں۔

(ج) عبارت کا مطلب تحریر کریں۔

(د) اور یہ بتائیں کہ اس واقعہ کا عنوان کیا ہے؟

عبارت بااعراب: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ إِلٰى عَدِيِّ بْنِ أَرْطَاةَ أَنِ اجْمَعْ بَيْنَ إِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَالْقَاسِمِ بْنِ رَبِيْعَةَ الْجُوْشِنِيِّ، فَوَلِّ الْقَضَاءَ أَنْفَذَهُمَا، فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا، فَقَالَ لَهُ إِيَاسٌ: أَيُّهَا الرَّجُلُ! سَلْ عَنِّيْ وَعَنِ الْقَاسِمِ فَقِيْهَي الْحَسَنَ وابْنَ سِيْرِيْنَ، وَكَانَ الْقَاسِمُ يَأْتِي الْحَسَنَ وَابْنَ سِيْرِيْنَ وَكَانَ إِيَاسٌ لَايَأْتِيْهِمَا، فَعَلِمَ أَنَّهُ إِنْ سَأَلَهُمَا، أَشَارَا بِه، فَقَالَ الْقَاسِمُ: لَاتَسْأَلْ عَنِّيْ وَلَاعَنْهُ.

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

جواب

(الف) ترجمة:

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عدی بن ارطاۃ کے پاس مکتوب روانہ کیا کہ آپ ایاس بن معاویہ اور قاسم بن ربیعہ جوشنی کو جمع کرکے منصبِ قضا کو ان میں سے لائق تر کے سپرد کردیں، چنانچہ انھوں نے ان دونوں کو جمع کیا، تو حضرت ایاس نے اُن سے فرمایا: محترم! آپ بصرہ کے دونوں فقیہ حضرت حسنؒ اور ابن سیرینؒ سے میرے اور قاسم ابن ربیعہ کے متعلق دریافت کرلیں اور قاسم کا حضرت حسنؒ اور ابن سیرین کے پاس آنا جانا تھا اور ایاس کا ان دونوں کے پاس آنا جانا نہیں تھا؛ اس لیے قاسم کو یقین تھا کہ اگر ان دونوں سے دریافت کیا تو انھیں کا مشورہ دیں گے، تو قاسم ابن ربیعہ نے کہا: آپ نہ تو میرے متعلق دریافت کریں اور نہ ان کے متعلق۔

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:

وَلّی القضاء یولّي تولیةً (تفعیل) قاضی بنانا۔ نَفَذَ الْأمر یَنْفُذُ نُفُوْذًا (ن) جاری ہونا، پورا ہونا۔ فَقُهَ یَفْقُهُ فَقَاهَةً (ک) فقیہ ہونا۔ شَفِیْرٌ ہر چیز کا کنارہ (ج) أَشْفَا۔ نَجّی یُنَجِّي تَنْجِیَةً (تفعیل) نجات دلانا، بچانا۔ نَجَا یَنْجُوْ نَجَاةً (ن) نجات پانا۔

(ج) عبارت کا مطلب:

اِس سبق میں حضرت ایاس بن معاویہ اور قاسم بن ربیعہ کی ذہانت کو بیان کیا گیا

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

ہے کہ حضرت ایاس نے اپنی ذہانت کو کام میں لاتے ہوئے حضرت عدی سے فرمایا: کہ آپ میرے اور قاسم بن ربیعہ کے متعلق حضرت حسنؒ اور ابن سیرینؒ سے معلوم کر لیں، مقصد یہ تھا کہ چونکہ قاسم کا ان دونوں حضرات کے پاس آنا جانا ہے؛ اس لیے وہ دونوں اُنھیں کا مشورہ دیں گے اور میں قضا کے بارِگراں سے بچ جاؤں گا؛ مگر قاسم بن ربیعہ کا ذہن وہاں تک پہنچ گیا اور فرمایا: کہ فقاہت اور اُمورِ قضا سے واقفیت دونوں میں ایاس میں سے فائق ہیں؛ اس لیے منصبِ قضا انھیں کے سپرد کرنا مناسب ہے، اب اگر میں اپنے قول میں جھوٹا ہوں تو کسی جھوٹے کو قاضی بنانا کیوں کر درست ہو سکتا ہے اور اگر سچا ہوں تو پھر میری بات مان لیں۔ پھر حضرت اَیاس نے عدی سے فرمایا کہ: ایک شخص کو آپ نے جہنم کے کنارے کھڑا کیا تو اُس نے جھوٹی قسم کھا کر اپنے کو جہنم سے بچالیا، رہا جھوٹی قسم کا مسئلہ تو وہ اللہ رب العزت سے مغفرت طلب کر لے گا، اور اب مجھے جہنم کے کنارے پہنچا دیا گیا، حضرت عدی نے فرمایا: جب آپ اتنی باریکی کو سمجھ گئے تو اس سے آپ کی ذہانت آشکارا ہوگئی اور یقیناً آپ اُس منصب کے مستحق ظاہر ہو گئے، پھر انھیں کو قاضی بنا دیا۔

(د) اس واقعہ کا عنوان:

اس واقعہ کا عنوان "الذَّکاوۃُ" ہے۔

سوال نمبر (۴۹)، نفحۃ العرب: ص (۵۰) ۱۴۱۶ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق کریں؛ نیز بتائیں کہ کیا حضرت ابوالعاص اسلام لے آئے تھے؟ سوچ سمجھ کر لکھیں۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

عبارت بااعراب: كَانَ اَبُوالْعَاصِ بْنُ الرَّبِيعِ بْنُ عَبْدِ الْعُزّٰى بْنُ عَبْدِ شَمْسٍ خَتَنُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بِنْتِهٖ زَيْنَبَ تَاجِرًا تُضَارِبُهٗ قُرَيْشٌ بِأَمْوَالِهِمْ، فَخَرَجَ إِلَى الشَّامِ سَنَةَ الْهِجْرَةِ، فَلَمَّا قَدِمَ عَرَضَ لَهُ الْمُسْلِمُوْنَ وَ أَسَرُوْهُ وَأَخَذُوْا مَامَعَهٗ وَقَدِمُوْا بِهِ الْمَدِيْنَةَ لَيْلًا، فَلَمَّا وَصَلُّوا الْفَجْرَ، قَامَتْ زَيْنَبُ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْ أَجَرْتُ أَبَاالْعَاصِ وَمَامَعَهٗ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْأَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ، وَدَفَعَ إِلَيْهِ مَاأَخَذُوْهُ مِنْهُ.

جواب

(الف) ترجمة:

حضرت ابوالعاص بن ربیع، بن عبدالعزیٰ بن عبد شمس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینبؓ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد تجارت پیشہ تھے، قریش اپنے مالوں سے اُن کے ساتھ مضاربت کا معاملہ کرتے تھے، ہجرت کے سال آپ ملک شام کی طرف نکلے، جب واپس ہوئے تو مسلمان اُن کے درپے ہوگئے، انھیں قید کرلیا اور جو کچھ ان کے پاس تھا لے لیا، اور رات میں انھیں مدینہ لے آئے، تو جب وہ لوگ صبح صادق کو پہنچ گئے، تو حضرت زینبؓ مسجد کے دروازے پر کھڑی ہوگئیں اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے ابوالعاص کو ان کے سامانوں سمیت پناہ دے دی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم نے بھی اسے پناہ دے دی جسے تو نے پناہ دے دی، اور وہ سامان اُن کے سپرد کردیا جو ان سے مسلمانوں نے لیا تھا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(ب) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق:

خَتَـنٌ، (ج) أختـانٌ، داماد، عورت کی طرف سے رشتے، جیسے سسر، سالا۔

یُضَارِبُ مُضَارَبَةً (مفاعلۃ) کسی کے مال سے تجارت کرنا اور نفع میں شریک ہونا۔

اَسَرَ یَأْسِرُ أَسْرًا (ض) قید کرنا۔

کیا حضرت ابوالعاص اسلام لے آئے تھے؟

جب اللہ رب العزت نے آپ کو شرحِ صدر فرمادیا تو آپ نے پوری دیانت داری سے کافروں کا مال ان کے سپرد کردیا پھر آپ حاضرِ خدمت ہوکر مشرف بہ اسلام ہوئے۔

سوال نمبر (۵۰) نفحۃ العرب: ص (۵۲) ۱۴۲۹ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق کرنے کے بعد عبارت کی تشریح کریں۔

عبارت بااعراب: مِنَ الْعَجَائِبِ أَنَّ أَهْلَ قَرْيَتَيْنِ قُتِلُوْا بِالسَّيْفِ عَنْ اٰخِرِهِمْ بِسَبَبِ قَطْرَةٍ مِنْ عَسَلٍ، وَسَبَبُ ذٰلِكَ أَنَّ رَجُلًا نَحَّالًا فِيْ قَرْيَةٍ أَخَذَ ظَرْفًا مِنَ الْعَسَلِ لِيَبِيْعَهُ فِيْ قَرْيَةٍ أُخْرٰى، فَجَاءَ إِلٰى زَيَّاتٍ، وَفَتَحَ الظَّرْفَ لِيُرِيَهُ الْعَسَلَ، فَقَطَرَتْ مِنَ الْعَسَلِ قَطْرَةٌ عَلَى الْأَرْضِ، فَانْقَضَّ عَلَيْهَا زَنْبُوْرٌ.

جواب

(الف) ترجمة

بڑی عجیب بات ہے کہ دو گاؤں کے باشندے اوّل سے آخر تک شراب کے

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

ایک قطرے کی وجہ سے فنا کے گھاٹ اُتار دیے گئے، اور اس کی وجہ یہ ہوئی کہ ایک گاؤں کے ایک شہد فروش نے شہد کا برتن لیا، تاکہ اسے دوسرے گاؤں میں فروخت کرے؛ چنانچہ وہ ایک تیل فروش کے پاس آیا اور شہد کھانے کے لیے برتن کھولا تو شہد کا ایک قطرہ زمین پر ٹپک گیا تو بھڑ اس پر ٹوٹ پڑی۔

(ب) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق:

عَسَلٌ، (ج) أَعْسَالٌ، شہد۔ نحّالٌ، شہد فروش۔ زیّاتٌ، تیل فروش۔ یہ دونوں فاعل ذی کذا ہیں، جیسے تمّارٌ ولبّانٌ. قَطَرَ يَقْطُرُ قَطْرًا (ن) ٹپکنا۔ انقضَّ علی شیء يَنْقَضُّ انقضاضًا (انفعال) کسی چیز پر ٹوٹ پڑنا، جھپٹنا۔

عبارت کی تشریح:

انسان کو معمولی خیر وشر بھی حقیر نہیں سمجھنا چاہیے، بسا اوقات معمولی خیر بھی بڑی بھلائی کا سبب ہو جاتی ہے، اسی طریقے سے معمولی شر بھی بڑے شر کا سبب بن جاتا ہے جیسا کہ درسِ مذکور سے ظاہر ہوا کہ شہد کا ایک قطرہ اختلاف کا سبب بنا اور دو دو بستیاں تباہ ہو گئیں، اس لیے ہر شخص کو چاہیے کہ ہر خیر کو خیر اور ہر شر کو شر ہی سمجھے خواہ وہ کتنا ہی معمولی کیوں نہ ہو۔

سوال نمبر (۵۱)، نفحۃ العرب: ص (۵۵) (خود ساختہ)

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔
(ب) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق کریں۔
(ج) نیز بتائیں کہ جلوسًا عامًّا ترکیب میں کیا واقع ہے؟

عبارت با اعراب: جَلَسَ الْمَهْدِيّ (هُوَ ابْنُ الْمَنْصُوْرِ ثَالِثُ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

خُلَفَاءِ بَنِي الْعَبَّاسِ مَوْلِدُهُ سَنَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ، وَكَانَ مُلْكُهُ عَشَرَ سِنِيْنَ وَشَهْرًا وَنِصْفًا، مَاتَ فِيْ سَنَةِ تِسْعٍ وَّسِتِّيْنَ وَمِائَةٍ، وَعَاشَ ثَلٰثًا وَّأَرْبَعِيْنَ سَنَةً، وَصَلّٰى عَلَيْهِ وَلَدُهُ هَارُوْنُ الرَّشِيْدُ) جُلُوْسًا عَامًّا، فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ وَبِيَدِهٖ مِنْدِيْلٌ فِيْهِ نَعْلٌ، فَقَالَ: يَاأَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! هٰذِهٖ نَعْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَهْدَيْتُهَا لَكَ، فَأَخَذَهَا مِنْهُ، وَقَبَّلَهَا، وَوَضَعَهَا عَلٰى عَيْنَيْهِ.

جواب

(الف) ترجمة

مہدی (منصور کا بیٹا ہے، بنی عباس کے خلفاء میں سے تیسرا خلیفہ ہے، اس کی پیدائش ۱۲۷ھ میں ہوئی، اور اس کی سلطنت دس برس اور ڈیڑھ ماہ رہی، ۱۶۹ھ میں اس کا انتقال ہوا جبکہ اس کی عمر ۴۳ سال تھی، اور اس کی نمازِ جنازہ اس کے بیٹے ہارون رشید نے پڑھائی) کی ایک عمومی نشست ہوئی، تو ایک شخص اس کے پاس گیا اس حال میں کہ اس کے ہاتھ میں ایک رومال تھا جس میں جوتا تھا؛ چنانچہ اس نے کہا: اے امیر المؤمنین! یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نعل مبارک ہے، میں اسے آپ کو ہدیے میں پیش کر رہا ہوں، تو مہدی نیا اس کو اُس سے لے لیا، اسے بوسہ دیا، اسے اپنی آنکھوں سے لگایا۔

(ب) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق:

صلّٰى على أحدٍ يُصلّي صلوٰةً (تفعیل) کسی کی نمازِ جنازہ پڑھنا۔ مِنْدِيْلٌ،

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(ج) مَنَادِیْلُ، رومال۔ نَعْلٌ، (ج) نِعَالٌ، جوتا۔ أَهْدٰى شَيْئًا لأَحدٍ وإلٰى أحدٍ يُهْدِي إِهْدَاءً (افعال) کوئی چیز کسی کو ہدیہ کرنا۔

(ج) جلوسًا عامًّا ترکیب میں کیا واقع ہے؟

جلوسًا عامًا، جلس کا مفعول مطلق ہے۔

سوال نمبر (۵۲)، نفحۃ العرب: ص (۵۷) ۱۴۳۳ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق کریں اور یـــزدحمون کی تعلیل بھی لکھیں۔

(ج) اور یہ بتلائیں اس عبارت کو مصنف نے کس عنوان کے تحت بیان کیا ہے؟

عبارت بااعراب: قِيْلَ لِلْخَلِيْلِ ابْنِ أَحْمَدَ: أَيُّهُمَا أَفْضَلُ؟ اَلْعِلْمُ أَوِالْمَالُ، قَالَ: اَلْعِلْمُ، قِيْلَ لَهُ: فَمَابَالُ الْعُلَمَاءِ؟ يَزْدَحِمُوْنَ عَلٰى أَبْوَابِ الْمُلُوْكِ، وَالْمُلُوْكُ لَايَزْدَحِمُوْنَ عَلٰى أَبْوَابِ الْعُلَمَاءِ، قَالَ: ذٰلِكَ لِمَعْرِفَةِ الْعُلَمَاءِ بِحَقِّ الْمُلُوْكِ وَجَهْلِ الْمُلُوْكِ بِحَقِّ الْعُلَمَاءِ.

جواب

(الف) ترجمة

خلیل ابن احمد سے دریافت کیا گیا کہ علم و مال دونوں میں سے کون افضل ہے؟ فرمایا: علم، آپ سے دریافت کیا گیا: تو علماء کا حال کیا ہے کہ وہ بادشاہوں کے دروازے پر بھیڑ لگاتے ہیں اور بادشاہ علماء کے دروازے پر

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

بھیڑ نہیں لگاتے؟ فرمایا: یہ علماء کے بادشاہوں کے حق سے آشنا اور بادشاہوں کے علماء کے حق سے نا آشنا ہونے کی وجہ سے ہے۔

(ب) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق اور یز دحمون کی تعلیل:

ازدَحَمَ یَزْدَحِمُ اِزْدِحَامًا (افتعال) بھیڑ لگانا۔ (اِزْدَحَمَ اصل میں "اِزتَحَمَ" تھا) تائے افتعال کو دال سے بدل یا "اِزْدَحَمَ" ہوگیا۔

(ج) اس عبارت کو مصنف نے کس عنوان کے تحت بیان کیا ہے؟

مصنف نے اس عبارت کو "فضل العلماء علی الملوک" کے تحت بیان کیا ہے۔

سوال نمبر (۵۳)، نفحۃ العرب: ص (۵۸) ۱۴۳۳ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کریں۔

عبارت با اعراب: حَدَّثَ الشَّعْبِي قَالَ: صَادَ رَجُلٌ قُمْرِيَّةً فَقَالَتْ: مَاتُرِيْدُ أَنْ تَصْنَعَ؟ قَالَ: أَذْبَحُکِ، وَاٰکُلُکِ، فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ! مَاأُشْبِعُ مِنْ جُوْعٍ، وَخَيْرٌ لَکَ مِنْ أَكْلِي أَنْ أُعَلِّمَکَ ثَلٰثَ خِصَالٍ، وَاحِدَةٌ وَأَنَا فِي يَدِکَ وَالثَّانِيَةَ وَأَنَاعَلَى الشَّجَرَةِ، وَالثَّالِثَةَ وَأَنَا عَلَى الْجَبَلِ، قَالَ: هَاتِ، قَالَتْ: لَاتَلْهَفَنَّ عَلٰى مَافَاتَکَ فَخَلّٰى سَبِيْلَهَا، فَلَمَّا صَارَتْ عَلَى الشَّجَرَةِ، قَالَتْ: لَاتُصَدِّقَنَّ بِمَا لَايَكُوْنُ أَنَّهُ سَيَكُوْنُ، فَلَمَّا صَارَتْ عَلَى الْجَبَلِ قَالَتْ لَهُ: يَاشَقِيُّ! لَوْذَبَحْتَنِي أَخْرَجْتَ مِنْ حَوْصَلَتِي دُرَّتَيْنِ، كُلُّ وَاحِدَةٍ عِشْرُوْنَ مِثْقَالًا.

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

جواب

(الف) ترجمة

امام شعبی نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص نے ایک قمری شکار کی، تو قمری نے کہا: تو کیا کرنا چاہتا ہے؟ اُس نے کہا: تجھے ذبح کروں گا اور کھاؤں گا، تو قمری نے کہا: بخدا میں بھوک سے شکم سیر نہیں کر سکتی اور مجھے کھانے سے بہتر تیرے لیے یہ ہے کہ میں تجھے تین باتیں سکھادوں، ایک بات تو تیرے ہاتھ میں رہتے ہوئے، دوسری جب میں درخت پر رہوں، تیسری جب میں پہاڑ پر چلی جاؤں، شکاری نے کہا: بتا، قمری نے کہا: ضائع شدہ چیز پر ہرگز افسوس نہ کرنا، تو شکاری نے قمری کو چھوڑ دیا، تو جب قمری درخت پر پہنچ گئی تو کہا: نہ ہونے والی بات کے ہونے کی ہرگز تصدیق نہ کرنا، پھر جب پہاڑ پر پہنچ گئی تو کہا: اے بدنصیب! اگر تو مجھے ذبح کر دیتا تو میرے پوٹے سے دو موتی نکالتا ہر ایک بیس مثقال کا ہوتا۔

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:

قُمْرِيَةٌ، (ج) قُمْرٌ و قَمَارِيُ، فاختے کے مانند ایک مشہور پرندہ ہے جس کی آواز بڑی خوبصورت ہوتی ہے۔ صَادَ يَصِيدُ صَيدًا (ض) شکار کرنا۔ أشْبَعَ يُشْبِعُ إشْبَاعًا (افعال) شکم سیر کرنا۔ هَاتِ اسم فعل بمعنیٰ "أعطِ" اور بقول بعض اس کی اصل "آت" ہے ہمزہ کو ہاء سے بدل دیا گیا جیسے "هيا" لَهِفَ عَلىٰ شيءٍ يَلْهَفُ لَهَفًا (س) کسی چیز پر افسوس کرنا۔ خلّى السَّبيلَ يُخَلّي تَخلِيَةً (تفعیل) رہا کر دینا۔ صدّق بشيءٍ يُصَدِّقُ تصْدِيقًا (تفعیل) کسی چیز کی تصدیق کرنا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

سوال نمبر (۵۴) نفحۃ العرب: ص (۵۹) ۱۴۳۴ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔
(ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کریں۔
(ج) کان معنا سے شرس الاخلاق تک ترکیبِ نحوی کریں۔

عبارت با اعراب: قَالَ اَبُوْعُثْمَانَ بْنُ بَحْرِ الْجَاحِظُ: أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ رُؤَسَاءِ التُّجَّارِ، قَالَ: كَانَ مَعَنَا فِي السَّفِيْنَةِ شَيْخٌ شَرِسُ الْأَخْلَاقِ، طَوِيْلُ الْإِطْرَاقِ، وَكَانَ إِذَاذُكِرَ لَهُ الشِّيْعَةُ غَضِبَ وَارْبَدَّ وَجْهُهُ وَزَوِيَ مِنْ حَاجِبَيْهِ، فَقُلْتُ لَهُ يَوْمًا: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ.

جواب

(الف) ترجمة

ابوعثمان بن بحر جاحظ کا بیان ہے: مجھے ایک بڑے تاجر شخص نے بتایا، اُس کا کہنا تھا: ہمارے ساتھ کشتی میں ایک بداخلاق خاموش مزاج شخص تھا، اور اس کے سامنے جب شیعہ کا تذکرہ ہوتا تو وہ ناراض ہو جاتا، اس کا چہرہ سرخ ہو جاتا اور بھوں چڑھالیتا تھا، تو ایک دن میں نے اُس سے کہا: اللہ تم پر رحم فرمائے۔

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:

شَرِصَ يَشْرَصُ شَرَصًا (س) بدخلق ہونا۔ أَطْرَقَ يُطْرِقُ إِطْرَاقًا (افعال)

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

سرجھکالینا۔ اربدَّ یَربَدُّ اربِدَادًا (افعال) سرخ ہونا۔ زَوىٰ مِنَ الحَاجِبِ يَزْوِيُ زُوِيًّا (ض) بھوں چڑھانا۔

(ج) کان معنا سے شرس الاخلاق تک ترکیبِ نحوی:

كَانَ مَعَنَا فِي السَّفِينَةِ شيخٌ شَرِسُ الأَخْلَاقِ. "شيخٌ شرس الأخلاق" موصوف صفت سے مل کر "کان" کا اسم ہے، اور "معنا في السفينة" موجودًا سے متعلق ہوکر خبر مقدم ہے۔ ما الذي تكرهه من الشيعة؟ "ما" استفہامیہ مبتدا ہے، اور مابعد موصول صلہ سے مل کر خبر واقع ہے۔

سوال نمبر (۵۵)، نفحۃ العرب: ص (٦٢) ۱۴۳۴ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔
(ب) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق کریں۔
(ج) بتائیں کہ وهو يقول في دعاء ترکیب میں کیا واقع ہے؟

عبارت بااعراب: (وَسَمِعَ أَعْرَابِيٌّ أَبَاالْمَكْنُوْنِ النَّحْوِيَّ وَهُوَ يَقُوْلُ فِيْ دُعَاءِ الْإِسْتِسْقَاءِ: "اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَاِلٰهَنَا وَمَوْلَانَا فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ نَبِيِّنَا، وَمَنْ أَرَادَ بِنَا سُوْءً فَأَحِطْ ذٰلِكَ السُّوْءَ بِهِ كَإِحَاطَةِ الْقَلَائِدِ بِأَعْنَاقِ الْوَلَائِدِ ثُمَّ أَرْسِخْهُ عَلٰى هَامَتِهِ كَرُسُوْخِ السِّجِّيْلِ عَلٰى هَامِ أَصْحَابِ الْفِيْلِ.

جواب

(الف) ترجمة:

ایک اعرابی نے ابوالمکنون نحوی کو دعائے استسقا میں یہ کہتے ہوئے سنا: اے

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

اللہ! اے ہمارے پروردگار! اور معبود اور آقا! تو رحمتِ کاملہ نازل فرما ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور جو شخص ہمارے ساتھ بُرائی کا ارادہ کرے تو اُس کو اسی بُرائی سے اس طرح گھیر لے جیسے ہار بچیوں کے گردنوں کو گھیر لیتے ہیں، پھر اسے اُس کی کھوپڑی پر اصحابِ فیل کی کھوپڑیوں پر کنکری کے جمنے کی طرح جمادے۔

(ب) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق:

اِسْتَسْقٰی یَسْتَسْقِيْ اِسْتِسْقَاءً (استفعال) بارش طلب کرنا۔ أَحَاطَ يُحِيْطُ إِحَاطَةً (افعال) احاطہ کرنا۔ قَلائِدُ، واحد، قَلادَةٌ، ہار، مالا۔ وَلِيْدَةٌ، (ج) وَلائِدُ، بچی۔ أَرْسَخَ يُرْسِخُ إِرْسَاخًا (افعال) راسخ کرنا، مضبوط کرنا، جمانا۔ هَامَةٌ، (ج) هَامَاتٌ، وَهَامٌ، ہر چیز کا سرا، کھوپڑی۔ سِجِّيْلٌ، کنکر۔

(ج) وهو يقول في دعائه ترکیب میں کیا واقع ہے؟

"وهو يقول في دعائه" یہ جملہ "أباالمكنون" سے حال واقع ہے۔

سوال نمبر (۵۶) نفحۃ العرب: ص (۶۴) ۱۴۳۴ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب) پوری عبارت کی تشریح کریں؛ نیز بتائیں مذکورہ عبارت کس عنوان کے تحت واقع ہے؟

عبارت بااعراب: مَعْنَى الْاِسْتِقْسَامِ بِالْأَزْلَامِ طَلَبُ مَعْرِفَةِ مَاقُسِّمَ مِنَ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ بِوَاسِطَةِ ضَرْبِ الْأَقْدَاحِ، وَقِيْلَ: مَعْنَى الْاِسْتِقْسَامِ بِالْأَزْلَامِ طَلَبُ مَعْرِفَةِ كَيْفِيَّةِ قِسْمَةِ الْجُزُوْرِ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

بِأَقْدَاحٍ، وَهِيَ عَشَرَةُ أَقْدَاحٍ: الْفَذُّ، ثُمَّ التَّوْأَمُ ثُمَّ الرَّقِيبُ ثُمَّ الْحِلْسُ، ثُمَّ النَّافِسُ، ثُمَّ الْمُسْبِلُ، ثُمَّ الْمُعَلَّى، وَهٰذِهِ الْأَقْدَاحُ، السَّبْعَةُ لَهَاأَنْصِبَاءٌ مِنْ جَزُوْرٍ يَنْحَرُوْنَهَا وَيُقَسِّمُوْنَهَا عَلَى الْعَادَةِ بَيْنَهُمْ، وَالثَّلٰثَةُ الْأُخَرُ لَانَصِيْبَ لَهَا، وَهُوَ السَّفِيْحُ وَالْمَنِيْحُ وَالْوَغْدُ.

جواب

(الف)ترجمہ

استقسام بالازلام کا مطلب جوے کے تیروں کو مارنے کے واسطے سے تقسیم شدہ خیر وشر کی معرفت طلب کرنا ہے، اور کہا گیا ہے: استقسام بالازلام کا مطلب جوے کے تیروں کے واسطے سے اونٹوں کے حصّے کی کیفیت کی معرفت طلب کرنا ہے،اور وہ دس تیر ہیں: فذ،تو ام، پھر رقیب، پھر حلس ، پھر نافس، پھر مسبل ، پھر معلّٰی۔ اور اِن سات تیروں کے لیے اُس اونٹ سے حصے مقرر تھے جسے وہ لوگ ذبح کرتے اور حسبِ عادت آپس میں تقسیم کرتے تھے اور دوسرے تین تیروں کا کوئی حصہ نہ تھا اور وہ: سفیح ،منیح اور وغد ہیں۔

(ب)پوری عبارت کی تشریح:

استقسام بالازلام کا رواج جو زمانۂ جاہلیت میں رائج تھا ایک فعل قبیح ہے جواز روئے قرآنِ کریم حرام ہے۔ازلام ان تیروں کو کہا جاتا ہے جن پر قرعہ اندازی کر کے عرب میں جوا کھیلنے کی رسم جاری تھی، جس کی صورت یہ تھی کہ دس آدمی شرکت میں ایک اونٹ ذبح کرتے تھے پھر اس کا گوشت تقسیم کرنے کے بجائے اس کے کہ دس حصے برابر

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

کر کے تقسیم کرتے اس میں اس طرح کا جوا کھیلتے کہ دس عدد تیروں میں سات تیروں پر کچھ مقرر حصوں کے نشانات بنا رکھتے تھے، کسی پر ایک، کسی پر دو، کسی پر تین، کسی پر چار، پانچ، چھ اور کسی پر سات۔ تین تیروں کو سادہ رکھتے تھے، اُن تیروں کو ترکش میں ڈال کر ہلاتے تھے، پھر ایک ایک شریک کے لیے ایک ایک تیر ترکش میں سے نکالتے اور جتنے حصوں کا تیر کسی کے نام پر نکل آئے وہ اُن حصوں کا مستحق سمجھا جاتا تھا، اور جس کے نام پر سادہ تیر نکل آئے وہ حصے سے محروم رہتا تھا۔ اور حصے والا شخص بھی اپنے حصوں کو خود نہیں کھاتا تھا، بل کہ فقراء کو دے دیتا تھا۔

عبارت کس عنوان کے تحت واقع ہے؟

مذکورہ عبارت "الاستقسام بالازلام" کے تحت واقع ہے۔

سوال نمبر (۵۷)، نفحۃ العرب: ص (٦٧) ۱۴۳۴ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق کریں۔

عبارت با اعراب: وَلَـمَّا دَخَلَ أَبُوْ جَعْفَرٍ الْمَنْصُوْرُ الْمَدِيْنَةَ، قَالَ لِلرَّبِيْعِ: أَبْـغِنِيْ رَجُلًا عَـاقِلًا، عَـالِـمًا بِالْمَدِيْنَةِ، لِيَـقِفَنِيْ عَلٰى دُوْرِهَـا؛ فَـقَـدْ بَعُدَ عَهْدِيْ بِدِيَارِ قَوْمِيْ، فَالْتَمَسَ لَهُ الرَّبِيْعُ فَتًى مِنْ أَعْقَلِ الـنَّـاسِ وَأَعْـلَمِهِمْ، فَكَانَ لَايَبْتَدِيْءُ بِـالْـإِخْبَارِ حَتّٰى يَسْـأَلَـهُ الْـمَـنْـصُوْرُ فَيُجِيْبُهُ بِأَحْسَنِ عِبَارَةٍ وَأَجْوَدِ بَيَانٍ وَأَوْفٰى مَعْنًى فَأَعْجِبَ الْمَنْصُوْرُ بِهِ، وَأَمَرَ لَهُ بِمَالٍ.

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

جواب

(الف) ترجمہ:

جب ابو جعفر منصور مدینے میں آیا تو ربیع سے کہا: میرے لیے ایک ایسا عقل مند شخص تلاش کرو جو مدینے کے احوال سے واقف ہو، تا کہ وہ مجھے مدینے کے گھروں سے واقف کرائے؛ کیونکہ میری قوم کے گھروں سے میرا تعلق دُور ہو چکا ہے؛ چنانچہ ربیع نے اس کے لیے لوگوں میں سے ایک جوان اور واقف کار شخص کو تلاش کیا، تو وہ کسی چیز کے متعلق خبر دینے کا آغاز نہیں کرتا تھا، تا آں کہ منصور اس سے خود دریافت کرے، پھر وہ منصور کو بہتر عبارت، عمدہ بیان اور بھرپور معانی سے جواب دیتا، تو وہ منصور کو پسند آیا اور اس کے لیے مال کا حکم دیا۔

(ب) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق:

أَبْغٰی يُبْغِي إِبْغَاءً (افعال) طلب میں مدد کرنا۔ وَقَفَ عَلٰی أمر يَقِفُ وُقُوْفًا (ض) کسی چیز پر مطلع ہونا، باخبر کرنا۔ عَقَلَ يَعْقِلُ عَقْلًا (ض) دانا ہونا، سمجھ دار ہونا۔ ابتدأ الشيء يَبْتَدِئ ابتداءً (افتعال) کسی چیز کا آغاز کرنا۔ جَادَ يَجُوْدُ جَوْدَةً (ن) عمدہ ہونا۔ وَفٰی يَفِي وَفَاءً (ض) پورا کرنا۔ أُعْجِبَ بِشَيْءٍ يُعْجَبُ إِعْجَابًا (افعال) کوئی چیز پسند آنا۔

سوال نمبر (۵۸)، نفحۃ العرب: ص (۶۹) ۱۴۳۵ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق کریں، مختصراً توضیح پیش کریں۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

عبارت بااعراب: كَانَ اِبْنُ الْأَثِيْرِ مَجْدُ الدِّيْنِ أَبُو السَّعَادَاتِ صَاحِبُ جَامِعِ الْأُصُوْلِ وَالنِّهَايَةِ فِيْ غَرِيْبِ الْحَدِيْثِ، مِنْ أَكَابِرِ الرُّؤَسَاءِ مَحْظِيًّا عِنْدَ الْمُلُوْكِ وَتَوَلّٰى لَهُمُ الْمَنَاصِبَ الْجَلِيْلَةَ، فَعَرَضَ لَهُ مَرَضٌ كَفَّ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَانْقَطَعَ فِيْ مَنْزِلِهٖ، وَتَرَكَ الْمَنَاصِبَ وَالْإِخْتِلَاطَ بِالنَّاسِ، وَكَانَ الرُّؤَسَاءُ يَغْشَوْنَهُ فِيْ مَنْزِلِهٖ فَحَضَرَ إِلَيْهِ بَعْضُ الْأَطِبَّاءِ، وَالْتَزَمَ بِعِلَاجِهٖ، فَلَمَّا طَبَّبَهُ، وَقَارَبَ الْبُرْءَ وَأَشْرَفَ عَلَى الصِّحَّةِ دَفَعَ لِلطَّبِيْبِ شَيْئًا مِنَ الذَّهَبِ، وَقَالَ: اِمْضِ لِسَبِيْلِكَ.

جواب

(الف) ترجمة

ابن الاثیر مجد الدین ابوالسعادات جامع الاصول والنہایۃ کے مصنف جو غریب حدیث میں ہے بڑے متمول لوگوں میں سے تھے، بادشاہوں کے نزدیک آپ کی بڑی حیثیت تھی اور انھیں کی وجہ سے اعلیٰ عہدوں پر فائز ہوئے، پھر آپ کو ایسی بیماری لاحق ہوگئی جس نے آپ کے ہاتھ اور پاؤں کو (عمل سے) روک دیا، چنانچہ آپ اپنے گھر میں عزلت گزیں ہوگئے، تمام عہدوں اور لوگوں سے ملنا جلنا چھوڑ دیا، پھر بھی رؤساء ان کے گھر جاتے رہتے تھے، تو ایک طبیب ان کے پاس آئے اور پابندی سے ان کا علاج شروع کیا، تو جب اُس نے آپ کا علاج کیا اور آپ شفایابی کے قریب ہوگئے اور صحت بحال ہونے لگی تو طبیب کو کچھ سونا دیا اور کہا: آپ اپنا راستہ لیجیے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(ب) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق:

حَظِيَ يَحْظَى حِظْوَةً (س) رتبے والا ہونا، نصیبے والا ہونا۔ عَرَضَ لِأَحَدٍ شَيْءٌ يَعْرِضُ عَرْضًا (ض) کسی کو کوئی چیز پیش آنا۔ غَشَا يَغْشُوا غَشْوًا (ن) کسی کے پاس آنا۔ التزم بشيءٍ، يَلْتَزِمُ اِلْتِزَامًا (افتعال) کسی چیز کو لازم پکڑنا۔ طَبَّبَ يُطَبِّبُ تَطْبِيبًا (تفعیل) علاج کرنا۔ بَرِئَ مِنَ الْمَرَضِ يَبْرَأُ بُرْئًا (س) تندرست ہونا، بیماری سے شفا پانا۔

مختصراً توضیح:

ابن الاثیر مجد الدین رحمۃ اللہ علیہ کا شمار بڑے مصنفین میں ہوتا ہے، علم سے آپ کو از حد لگاؤ تھا جیسا کہ درسِ مذکور سے ظاہر ہوا کہ آپ نے اپنے آپ کو مکمل صحت یاب محض اِس وجہ سے نہ ہونے دیا کہ آپ کو مجبوراً عہدے قبول کرنے پڑیں گے اور اس کی وجہ سے اصلاحِ نفس اور کتابوں کے مطالعے کا موقع نہیں ملے گا، اِس کا فائدہ یہ ہوا کہ آپ عہدوں سے الگ تھلگ رہے اور اس دوران کئی گراں قدر کتابیں تصنیف کیں۔

سوال نمبر (۵۹)، نفحۃ العرب: ص (۷۴) (خود ساختہ)

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق پیش کریں۔

(ج) بتائیں کہ مذکورہ عبارت کا عنوان کیا ہے؟ یہ بھی بتائیں کہ الہام اصطلاحِ بلاغت میں کس کی قسم ہے؟

عبارت با اعراب: هُوَ (بِالْمُوَحَّدَةِ التَّحْتِيَّةِ) أَنْ يَقُوْلَ الْمُتَكَلِّمُ كَلَامًا مُبْهَمًا يَحْتَمِلُ مَعْنَيَيْنِ مُتَضَادَّيْنِ لَايَتَمَيَّزُ أَحَدُهُمَا عَنِ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

الْآخَرِ، وَلَايَأْتِي فِي كَلَامِهِ مَايَحْصُلُ بِهِ التَّمْيِيزُ، مِثَالُهُ مَاحُكِيَ عَنْ بَعْضِ الشُّعَرَاءِ هَنَّأَ الْحَسَنَ بْنَ سَهْلٍ بِاتِّصَالِ بِنْتِهِ بُوْرَانَ بِالْمَأْمُوْنِ مَعَ مَنْ هَنَّاهُ فَأَثَابَ النَّاسَ كُلَّهُمْ، وَحَرَّمَهُ فَكَتَبَ إِلَيْهِ إِنْ تَمَادَيْتَ عَلٰى حِرْمَانِي عَمِلْتُ فِيْكَ شَيْئًا لَايَعْلَمُ بِهِ أَحَدٌ مَدَحْتُكَ أَمْ هَجَوْتُكَ فَاسْتَحْضَرَهُ وَسَأَلَهُ عَنْ قَوْلِهِ، فَاعْتَرَفَ فَقَالَ: لَاأُعْطِيْكَ أَوْتَفْعَلَ فَقَالَ:

بَارَكَ اللّٰهُ لِلْحَسَنِ ❁ وَلِبُوْرَانَ فِي الْخَتَنِ
يَا إِمَامَ الْهُدٰى ظَفِرْ ❁ تَ وَلٰكِنْ بِبِنْتِ مَنْ؟

جواب

(الف) ترجمة

وہ (موحد تحتانیہ کے ساتھ ہے) یہ ہے کہ متکلم ایسی مبہم بات کہے جو دو متضاد معانی کا احتمال رکھے کہ ان دونوں میں سے ایک دوسرے سے ممتاز نہ ہو اور اس کے کلام میں کوئی ایسی چیز نہ آئے جس سے امتیاز حاصل ہو، اس کی مثال وہ واقعہ ہے جو کسی شاعر سے منقول ہے جس نے حسن بن سہل کو مبارک باد پیش کی اُس کی لڑکی بوران کے مامون کے ساتھ نسبت کے موقعے پر اُن لوگوں کے ہمراہ جنھوں نے اُس کو مبارک باد پیش کی، تو حسن نے تمام لوگوں کو بدلہ دیا اور اسے محروم کر دیا، تو شاعر نے اس کے پاس لکھا کہ اگر تو مجھے برابر محروم رکھے گا تو میں تیرے سلسلے میں ایک ایسی چیز تیار کروں گا جسے کوئی نہ سمجھ سکے گا کہ میں نے تعریف کی ہے یا تیری ہجو کی ہے، تو حسن نے اُس شاعر کو بلوایا اور اُس سے اُس شعر کے متعلق دریافت کیا، تو اُس نے

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

اعتراف کیا، تو حسن ابن سہل نے کہا: میں تجھے کچھ نہ دوں گا یہاں تک کہ تو وہ چیز کرہی دے۔ تو اس نے کہا:

''اللہ تعالیٰ برکت عطا فرمائے حسن اور بوران کے حق میں رشتۂ ازدواج میں۔ اے ہدایت کے امام! آپ تو بامراد ہو گئے؛ لیکن کس کی بیٹی کے ساتھ''۔

(ب) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق:

أَبْهَمَ الْأَمْرُ يُبْهِمُ إِبْهَامًا (افعال) مشکوک ہونا۔ یہاں فن بدیع کی ایک اصطلاح مراد ہے جس کا شمار محسناتِ معنویہ میں ہوتا ہے۔ هَنَّأَ أحداً بشيءٍ يُهَنِّأُ تَهْنِيَةً (تفعیل) کسی کو کسی چیز کی مبارک باد دینا۔ أَثَابَ يُثِيبُ إِثَابَةً (افعال) اجر دینا، بدلہ دینا۔ ظَفِرَ يَظْفَرُ ظَفَرًا (س) کامیاب ہونا۔

(ج) مذکورہ عبارت کا عنوان کیا ہے؟

مذکورہ عبارت کا عنوان ''الإبهامُ'' ہے۔

الہام اصطلاحِ بلاغت میں کس کی قسم ہے؟

اصطلاحِ بلاغت میں ''ابہام'' مُحسّناتِ معنویہ کی ایک قسم ہے۔

سوال نمبر (۶۰)، نفحۃ العرب: ص (۷۳) (خودساختہ)

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق کریں۔

عبارت بااعراب: قَالَ ابْنُ الْكَلْبِيِّ: لَمَّا فَتَحَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

قَيْسَارِيَّةَ سَارَ حَتّٰى نَزَلَ غَزَّةَ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ عِلَجُهَا أَنِ ابْعَثْ إِلَيَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِكَ أُكَلِّمُهُ، فَفَكَّرَ عَمْرٌو، وَقَالَ: مَالِهٰذَا أَحَدٌ غَيْرِي قَالَ: فَخَرَجَ حَتّٰى دَخَلَ عَلَى الْعِلَجِ، فَكَلَّمَهُ، فَسَمِعَ كَلَامًا مَالَمْ يَسْمَعْ قَطُّ مِثْلَهُ، فَقَالَ الْعِلَجُ: حَدِّثْنِي هَلْ فِي أَصْحَابِكَ أَحَدٌ مِثْلُكَ؟ قَالَ لَاتَسْأَلْ عَنْ هٰذَا، إِنِّي هَيِّنٌ عَلَيْهِمْ، إِذْبَعَثُوا بِي إِلَيْكَ، وَعَرَّضُونِي لِمَاعَرَّضُونِي، وَلَايَدْرُوْنَ مَاتَصْنَعُ بِي.

جواب

(الف) ترجمۃ

ابن کلبی کا بیان ہے کہ جب حضرت عمرو بن عاص نے قیساریہ کو فتح کیا تو چلے یہاں تک کہ غزہ میں فرد کش ہوئے تو وہاں کے طاقت ور کافر نے اُن کے پاس پیغام بھیجا کہ اپنے رفقاء میں سے کسی کو میرے پاس بھیج دو، میں اُس سے بات کروں گا۔ تو حضرت عمرو نے غور کیا اور فرمایا: اِس کے لیے میرے علاوہ کوئی اور مناسب نہیں، راوی کا بیان ہے: تو آپ نکل پڑے یہاں تک کہ سردار کے پاس آئے اور اس سے بات چیت کی، تو اُس نے ایسا کلام سنا جس جیسا اُس نے کبھی نہیں سنا تھا، پھر سردار نے کہا: مجھے یہ بتلایئے کیا آپ کے رفقاء میں سے آپ جیسا کوئی اور ہے، آپ نے فرمایا: یہ مت پوچھو، میں تو اُن تمام میں سب سے کم تر ہوں، اسی وجہ سے انھوں نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے اور مجھے ہی مقصد بنایا ہے اُس چیز کے لیے جس کے لیے مقصد بنایا ہے، انھیں کیا معلوم تم میرے ساتھ کیا کروگے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(ب) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق:

عِلْجٌ، (ج) عُلُوْجٌ وَأَعْلَاجٌ، موٹا قوی عجمی کافر، اور بعض مطلقاً کافر پر اطلاق کرتے ہیں۔ هَيِّنٌ، (ج) هَيِّنُوْنَ، کمزور، ذلیل۔ عَرَّضَ يُعَرِّضُ تَعْرِيْضًا (تفعیل) نشانہ اور مقصد بنانا۔

سوال نمبر (۶۱) نفحۃ العرب: ص (۷۶) ۱۴۳۷ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب) مذکورہ بالا عبارت کی تشریح کریں۔

عبارت با اعراب: دَخَلَ أَبُو النَّضْرِ سَالِمٌ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَلٰى عَامِلٍ لِلْخَلِيْفَةِ، فَقَالَ، فَقَالَ لَهُ: أَبَاالنَّضْرِ إِنَّاتَأْتِيْنَا كُتُبٌ مِنْ عِنْدِ الْخَلِيْفَةِ، فِيْهَا وَفِيْهَا، وَلَانَجِدُ بُدًّا مِنْ إِنْفَاذِهَا فَمَاتَرٰى؟ قَالَ لَهُ أَبُو النَّضْرِ: قَدْأَتَاكَ كِتَابٌ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى قَبْلَ كِتَابِ الْخَلِيْفَةِ، فَأَيُّهُمَا اِتَّبَعْتَ كُنْتَ مِنْ أَهْلِهِ.

جواب

(الف) ترجمہ

عمر بن عبداللہ کے مولیٰ ابوالنضر سالم خلیفہ کے کسی عامل (گورنر، یا اُمورِ مالیہ کا متولی) کے پاس تشریف لائے، تو عامل نے اُن سے کہا: ابوالنضر! ہمارے پاس خلیفہ کے پاس سے خطوط آتے ہیں جن میں مختلف قسم کے احکامات ہوتے ہیں اور ان کو نافذ کیے بغیر ہمارے لیے کوئی چارہ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

نہیں، سو آپ کا کیا خیال ہے؟ ابوالنضر نے عامل سے کہا: تمہارے پاس خلیفہ کے خط سے پہلے اللہ کی کتاب آچکی ہے، پس ان میں سے جس کی اتباع کروگے اسی کے متبعین میں سے ہوگے۔

(ب) مذکورہ بالا عبارت کی تشریح:

مذکورہ دونوں واقعے میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ اگر بادشاہ کا حکم بھی حکمِ خداوندی کے خلاف ہو تو قابلِ عمل نہیں، کسی مخلوق کو خوش کرنے کے لیے خالق کی معصیت قطعاً روا نہیں، اسی لیے ابوالنصر نے خلیفہ کے عامل سے کہہ دیا کہ تم جس کی بھی اتباع کروگے اسی کے متبعین میں تمہارا شمار ہوگا۔

سوال نمبر (۶۲)، نفحۃ العرب: ص (۷۸) ۱۴۳۸ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کریں۔

(ج) نیز مذکورہ بالا عبارت کی تشریح کریں۔

عبارت بااعراب: وَلَـمَّا شُهِرَتْ تَآلِيفُ ابْنِ قُتَيْبَةَ وَ لُحِظَ بِعَيْنِ الْـعَـالِـمِ الْـمُتَفَنِّنِ، صَعِدَ الْمِنْبَرَ، وَقَدْ غَصَّ الْـمَحْفِلُ، وَاعْتَلٰى تَبْرِيْزًا عَلٰى عُلَمَاءِ وَقْتِهِ، مَعَ فَضْلِ جَاهٍ اِشْتَمَلَ بِهِ مِنَ السُّلْطَانِ، فَقَالَ: لِيَسْأَلْنِي مَنْ شَاءَ عَمَّا شَاءَ، فَقَامَ إِلَيْهِ أَحَدُ الْأَغْفَالِ، فَقَالَ لَهُ: مَا الْفَتِيْلُ وَالْقِطْمِيْرُ، فَلَمْ يُحِرِ جَوَابًا، وَاُفْحِمَ وَنَزَلَ خَجِلًا، وَانْصَـرَفَ إِلٰى مَنْزِلِهٖ كَسِلًا، فَلَـمَّـا نَظَرَ اللَّفْظَتَيْنِ وَجَدَ نَفْسَهُ اَذْكَرَ النَّاسِ بِهِمَا، وَهٰذَا مِنْ عِقَابِ الْعُجْبِ.

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

جواب

(الف) ترجمة

اور جب ابن قتیبہ کی تالیف کو شہرت ملی اور ایک فن کار وبا کمال عالم کی نگاہ سے دیکھے جانے لگے، تو ایک منبر پر چڑھے جبکہ محفل کھچا کھچ بھری ہوئی تھی اور موصوف اُس منصب کے فضل و کمال کے ساتھ جو انھیں بادشاہ کی جانب سے حاصل تھا اپنے ہم عصر علماء پر فائق تھے، تو انھوں نے کہا: مجھ سے جو چاہے جس چیز کے متعلق چاہے دریافت کرلے، تو ایک بے وقوف اُن کے سامنے کھڑا ہوا اور اُن سے کہا: فتیل اور قطمیر کے کیا معنیٰ ہیں؟ تو اُن سے کوئی جواب نہ بن پڑا، اور خاموش ہو گئے اور شرمندہ ہوکر (منبر سے) اُترے اور سست روی کے ساتھ گھر چلے گئے، اور جب اُن دونوں لفظوں میں غور کیا تو اپنے کو ان دونوں الفاظ کے بارے میں زیادہ جان کار پایا، اور یہ خود پسندی کا نتیجہ تھا۔

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:

لَحَظَ يَلْحَظُ لَحْظًا (ف) گوشۂ چشم سے دیکھنا۔ غَصَّ الْمَكَانُ بِالنَّاسِ يَغَصُّ غَصَصًا (س) جگہ کا لوگوں سے بھر جانا، تنگ ہوجانا۔ بَرَّزَ عَلٰى أحدٍ يُبَرِّزُ تَبْرِيْزًا (تفعیل) کسی پر فوقیت لے جانا۔ أغْفَالٌ، واحد، غَفَلٌ، ناسمجھ۔ فَتِيْلٌ، کھجور کی گٹھلی کے شگاف کی باریک بتّی، (ج) فَتَائِلُ وَفَتِيْلَاتٌ. قِطْمِيْرٌ، کھجور کی گٹھلی کے شگاف کا باریک چھلکا، یا کھجور کی گٹھلی کے اوپر باریک چھلکا۔ أَحَارَ الْجَوَابَ يُحِيْرُ إحَارَةً (افعال) جواب دینا۔ خَجِلَ يَخْجَلُ خَجَلًا (س) شرمندہ ہونا۔ كَسِلَ يَكْسَلُ كَسَلًا (س) سست ہونا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(ج) مذکورہ بالا عبارت کی تشریح:

مذکورہ درس میں بیان کیا گیا ہے کہ تواضع اور انکساری ایک صفتِ محمود ہے، اُس کا نتیجہ بہتر ہوتا ہے جو شخص تواضع اختیار کرتا ہے۔ اپنی نگاہ میں تو وہ چھوٹا ہوتا ہے؛ مگر لوگوں کی نگاہ میں بڑا ہوتا ہے، لوگ اسے عزت وعظمت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، برخلاف تکبرو تعلی کے کہ یہ صفتِ مذموم ہے اور جو شخص متکبر ہوتا ہے وہ اپنے کو گرچہ بڑا سمجھتا ہے مگر لوگوں کی نگاہ میں وہ چھوٹا ہوتا ہے، لوگ اسے قدر وعزت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے اور اللہ رب العزت کی نظر میں بھی ایسا شخص ذلیل ہوا کرتا ہے۔

درسِ مذکور کے ترجمے سے ظاہر ہو گیا کہ تکبر کا انجام ذلت ورسوائی کے سوا کچھ نہیں، اور تواضع کا نتیجہ یہ نکلا کہ مرنے کے بعد بھی اللہ رب العزت نے متواضع شخص کو مرجعِ خلائق بنائے رکھا۔

سوال نمبر (۶۳) نفحۃ العرب: ص (۹۰) ۱۴۲۶ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق لکھیں۔

(ج) نیز دوسرے شعر کی لغوی ترکیب کریں۔

عبارت بااعراب: خَرَجَ الْمَهْدِيُّ يَتَصَيَّدُ وَمَعَهُ عَلِيُّ بْنُ سُلَيْمَانَ فَسَنَحَ لَهُ قَطِيْعٌ مِنَ الظِّبَاءِ، فَأُرْسِلَتِ الْكِلَابُ، وَأُجْرِيَتِ الْخَيْلُ، فَرَمَى الْمَهْدِيُّ سَهْمًا، فَصَرَعَ ظَبْيًا، وَرَمٰى عَلِيُّ بْنُ سُلَيْمَانَ سَهْمًا فَصَرَعَ كَلْبًا، فَقَالَ أَبُوْ دُلَامَةَ:

قَدْ رَمَى الْمَهْدِيُّ ظَبْيًا ❁ شَقَّ بِالسَّهْمِ فُؤَادَهُ

وَعَلِيُّ بْنُ سُلَيْمَانَ ❁ رَمٰى كَلْبًا فَصَادَهُ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

فَهَنِيئًا لَهُمَا كُلُّ امْرِئٍ يَأْكُلُ زَادَهُ

فَضَحِكَ الْمَهْدِيُّ حَتّٰى كَادَ يَسْقُطُ.

جواب

(الف) ترجمة

مہدی شکار کے لیے نکلا اِس حال میں کہ اس کے ساتھ علی بن سلیمان بھی تھا، تو مہدی کے سامنے ہرنیوں کا ایک ریوڑ گزرا، تو کتے چھوڑ دیے گئے اور گھوڑے دوڑا دیے گئے، پھر مہدی نے تیر چلایا اور ایک ہرن کو مار گرایا، اور علی بن سلیمان نے بھی تیر چلایا تو ایک کتے کو گرا دیا تو شاعر ابودلامہ نے کہا:

(۱) مہدی نے ہرن پر تیر چلایا، تیر سے اس کے دل کو پھاڑ ڈالا۔

(۲) اور علی بن سلیمان نے کتے پر تیر چلایا اور اس کا شکار کر لیا۔

(۳) تو ان دونوں کو مبارک ہو ہر آدمی اپنا توشہ کھائے۔

تو مہدی کو ہنسی آ گئی یہاں تک کہ قریب تھا کہ گر پڑے۔

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:

سَنَحَ يَسْنَحُ سُنُوحًا (ف) دائیں سے بائیں گزرنا۔ قَطِيعٌ (ج) قِطَاعٌ، بکریوں اور چوپایوں کا ریوڑ، گلّہ، ظِبَاءٌ، واحد، ظَبْيٌ، ہرن۔ صَرَعَ يَصْرَعُ صَرْعًا (ف) زمین پر گرا دینا۔ شَقَّ يَشُقُّ شَقًّا (ن) پھاڑنا۔ فُؤَادٌ، (ج) أَفْئِدَةٌ.

(ج) نیز دوسرے شعر کی لغوی ترکیب:

علی بن سلیمان، الٰی کا فاعل اور کلبًا اس کا مفعول ہے، ف عاطفہ، صادۃ جملہ ہو کر معطوف پھر جملہ خبریہ۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

سوال نمبر (۶۴)، نفحۃ العرب: ص (۹۷) ۱۴۲۸ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کریں۔

عبارت بااعراب: قَـالَ مُعَاوِيَةُ: وَإِنِّي لَأَسْتَحْيِي أَنْ أَظْلِمَ مَنْ لَايَجِدُ نَاصِرًا عَـلَيَّ إِلَّااللّٰهُ، اِسْتَعْمَلَ ابْنُ عَامِرٍ عَمْرَو بْنَ أَصْبَغ عَـلَـى الْأَهْوَازِ فَلَمَّا عَزَلَهُ قَالَ لَهُ: مَا جِئْتَ بِـهِ؟ قَالَ: لَهُ: مَامَعِي إِلَّامِـائَةُ دِرْهَـمٍ وَأَثْوَابٌ، قَالَ: كَيْفَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: أَرْسَلْتَنِي إِلٰى بَـلَـدٍ أَهْلُهُ رَجُلَانِ رَجُلٌ مُسْلِمٌ لَهُ مَالِي وَعَلَيْهِ مَاعَلَيَّ، وَرَجُلٌ لَهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ، قَالَ: فَوَاللّٰهِ مَا دَرَيْتُ اَيْنَ اَضَعُ يَدِيْ.

جواب

(الف) ترجمۃ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسے شخص پر ظلم کرنے سے میں شرماتا ہوں، جو میرے خلاف اللہ کے علاوہ کوئی مددگار نہ پائے، ابن عامر نے عمرو بن اصبغ کو اہواز کا حاکم بنادیا تھا تو جب انھیں معزول کیا تو اُن سے پوچھا: کیا لے کر آئے ہو؟ عمرو بن اصبغ نے ابن عامر سے کہا: میرے پاس صرف سو درہم اور چند کپڑے ہیں، دریافت کیا: یہ کیسے؟ فرمایا: آپ نے مجھے ایسے شہر کی جانب بھیجا تھا جہاں کے باشندے دو قسم کے آدمی ہیں: ایک مسلمان، اس کے لیے وہی چیز مفید ہے جو میرے لیے اور وہی چیز ضرر رساں ہے جو میرے لیے، دوسرے وہ شخص جس کے

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

لیے اللہ اوراس کے رسول کا ذمہ ہے، فرمایا: توبہ خدا میں نہیں سمجھ سکا کہ میں اپنا ہاتھ کہاں ڈالوں؟

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:

ظَـلَم يظْلِم ظلمًا (ض) ظلم کرنا، واحد متکلم کا صیغہ ہے۔ نَـصَر ينْصُر نصراً مدد کرنا۔ ارسـل إلـى كذا بھیجنا، جـاء بـكذا جانا واحد حاضر۔ دَرَىٰ يَدْرِىْ دِرَايَةً (ض) جاننا۔

سوال نمبر (۶۵)، نفحۃ العرب: ص (۱۰۶-۱۰۷) ۱۴۲۷ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب) لغات لکھیں۔

(ج) مختصر توضیح بیان کریں۔

عبارت بااعراب: قَالَ بَعْضُهُمْ: فَالْأَصْلُ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّهٗ لَمَّا وُلِدَ لَـمْ يَقْبَلْ ثَدْيًا فَتَصَوَّرَ لَهُمْ إِبْلِيْسُ فِيْ صُوْرَةِ الْحَارِثِ بْنِ كِلْدَةَ طَبِيْبِ الْعَرَبِ. وَقَالَ: إِذْبَحُوْا لَهٗ تَيْسًا أَسْوَدَ، وَأَلْعِقُوْهُ مِنْ دَمِهٖ وَأَطْلُوْا بِهٖ وَجْهَهٗ، فَفَعَلُوْا بِهٖ ذٰلِكَ؛ فَقَبِلَ ثَدْيَ أُمِّهٖ.

جواب

(الف) ترجمہ:

بعض کا کہنا ہے کہ: اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ جب حجاج پیدا ہوا تو اس نے کسی پستان کو منہ نہیں لگایا، تو ان کے سامنے ابلیس عرب کے طبیب حارث

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

بن کلدہ کی شکل میں آیا اور کہا: اس کے لیے کالا بکرا ذبح کرو اور اُس کا خون اِسے چٹاؤ اور وہ خون اس کے چہرے پر مَل دو، تو گھر والوں نے اس کے ساتھ ایسا ہی کیا تو اس نے اپنی ماں کے پستان کو قبول کرلیا۔

(ب) لغات:

قَبِلَ قَبُلًا (س) قبول کرنا، ثَدْيٌ پستان، تَيْسٌ (ج) تُيُوْسٌ بکرا، نر ہرن۔ أَلْعَقَ إِلْعَاقًا (افعال) چٹانا۔ أَطْلَىٰ إِطْلَاءً ا (افعال) لیپ لگانا، ملنا۔

(ج) مختصر توضیح:

درسِ مذکور میں حجاج بن یوسف کی شقاوتِ قلبی کو اور مخلوقِ خدا پر اس کے ظلم وستم کرنے کا واقعہ مذکور ہے۔ لوگوں نے اس کی شقاوتِ قلبی کی بہت وجہ اختراعی طور پر بیان کی ہیں انہیں اختراعی وجہوں میں سے ایک یہ ہے۔

سوال نمبر (٦٦) نفحۃ العرب: ص (۱۱۳) ۱۴۳۵ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب) لغات لکھیں اور ترکیب کریں۔

(ج) نیز تشریح بھی کریں۔

عبارت با اعراب: فَقَالَ لَهَا يَحْيىٰ: وَعَلَيْكِ السَّلَامُ يَاأَمَةَ اللّٰهِ تَكَلَّمِي فِي حَاجَتِكِ، فَقَالَتْ:

يَاخَيْرَ مُنْتَصِفٍ يُهْدىٰ لَهُ الرَّشَدُ ❁ وَيَاإِمَامًا بِهِ قَدْأَشْرَقَ الْبَلَدُ

تَشْكُوْ إِلَيْكَ عَمِيْدَ الْقَوْمِ أَرْمَلَةٌ ❁ عُدِيَ عَلَيْهَا فَلَمْ يُتْرَكْ لَهَا سَبَدُ

وَابْتُزَّ مِنِّي ضِيَاعِي بَعْدَ مَنْعَتِهَا ❁ ظُلْمًا وَفُرِّقَ مِنِّي الْأَهْلُ وَالْوَلَدُ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

جواب

(الف) ترجمۃ

تو یحییٰ نے کہا اُس سے: وعلیک السلام اے اللہ کی بندی! اپنی ضرورت بیان کر، تو اس نے کہا:

(۱) اے بہترین انصاف کرنے والے جنھیں رہنمائی ملی ہے اور اے رہبرِ قوم! جن سے ملک روشن ہے۔

(۲) آپ سے قوم کے سردار کی شکایت کر رہی ہے ایک ایسی بیوہ عورت جس پر ظلم کیا گیا ہے؛ چنانچہ اس کے لیے کچھ بھی نہ چھوڑا گیا۔

(۳) مجھ سے میری جائداد کو ظلماً چھین لیا گیا اسے محفوظ کر لینے کے بعد اور مجھ سے میرے اہل وعیال کو جدا کر دیا گیا۔

(ب) لغات:

مُنْتَصِفٌ اِنْتَصَفَ اِنْتِصَافًا (افتعال) انصاف کرنا، أَرْمِلَةٌ (ج) أَرَامِلُ، محتاج، وہ عورت جس کا شوہر نہ ہو، بیوہ۔ سَبَدٌ کم بال، مراد بہت معمولی چیز۔

ترکیب:

وَیَا إِمامًا به قد اشرف البلد: اماما نکرہ غیر معین ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، بِہٖ اشرق کا متعلق مقدم ہے۔ أرملة موصوف ہے اور عُدِيَ علیها صفت ہے۔

(ج) تشریح:

درسِ مذکور میں مامون بادشاہ کے عدل کا واقعہ بیان کیا گیا ہے کہ اُس نے عورت کے ساتھ پورا پورا انصاف کیا اور اپنے بیٹے کی ذرا بھی رعایت نہیں کی، منصف کو ایسا ہی

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

ہونا چاہیے، ایسے ہر ایک کو ایک ہی نگاہ سے دیکھنا چاہیے، یہی ایک انسان کی سب سے بڑی خوبی ہے۔

سوال نمبر (٦٧)، نفحۃ العرب: ص (۱۱۵) ۱۴۱۷ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب) لغات لکھیں۔

(ج) تشریح کریں۔

نُبْذَةٌ مِنْ وَقْعَةِ الْحَرَّةِ

عبارت با اعراب: وَقْعَةُ الْحَرَّةِ الْمَشْهُوْرَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تُبِيْدُ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ عَنْ آخِرِهِمْ، قُتِلَ فِيْهَا الْجَمُّ الْكَثِيْرُ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ، وَقِيْلَ: اَلْمَقْتُوْلُ فِيْهَا مِنَ الصَّحَابَةِ ثَلَاثَةٌ، مِنْهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَنْظَلَةَ، وَنُهِبَتِ الْمَدِيْنَةُ، وَافْتُضَّ فِيْهَا أَلْفُ عَذْرَاءَ وَلَمْ تَقُمِ الْجَمَاعَةُ وَلَا الْأَذَانُ فِي الْمَسْجِدِ النَّبَوِيِّ مُدَّةَ الْمُقَاتَلَةِ وَهِيَ ثَلٰثَةُ أَيَّامٍ.

جواب

(الف) ترجمہ:

حرہ کے واقعے کی ایک ہلکی سی جھلک

حرہ کی وہ مشہور جنگ جس میں اہلِ مدینہ مکمل طور پر ہلاک ہو گئے تھے جس میں صحابہ اور تابعین کی ایک جماعت مقتول ہو گئی تھی، اور ایک قول یہ بھی ہے کہ صحابہ میں سے صرف تین افراد مقتول ہوئے جن میں حضرت عبداللہ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

بن حنظلہ بھی ہیں، اور مدینے میں لوٹ مار ہوا، ایک ہزار دوشیزہ عورتوں کی عصمت دری کی گئی اور مسجد نبوی میں جنگ کی مدت یعنی تین دن تک نہ تو جماعت ہوئی اور نہ اذان۔

(ب) لغات:

وَقْعَةٌ (ج) وَقَعَاتٌ، لڑائی، حملہ، أَبَادَ إِبَادَةً (افعال) ہلاک کرنا۔

(ج) تشریح:

درسِ مذکور میں حرہ کے اس واقعے کا ذکر ہے جو یزید بن معاویہ کے زمانے میں پیش آیا۔ واقعہ کا مختصر تذکرہ یہ ہے کہ یزید نے خلیفہ ہونے کے بعد اہلِ مدینہ کی تعظیم و تکریم کا بہت لحاظ رکھا؛ لیکن وہاں کے لوگ عبداللہ بن زبیر جنہوں نے مکہ میں بیعتِ خلافت لینی شروع کی تھی کے طرفدار ہو گئے۔ عبداللہ بن حنظلہ کو اپنا سردار بنایا اور پھر بنی امیہ کے ان لوگوں پر جو وہاں تھے ان کے گھر کا محاصرہ کرلیا، یزید نے مسلم بن عقبہ کی ماتحتی میں بارہ ہزار افراد پر مشتمل مسلح لشکر بھیجا، تا کہ اہلِ مدینہ کو سمجھائیں اور ان کو نصیحت کی، کہ تین دن تک بیعت لینا، جو بیعت کے لیے تیار ہو جائے تو ٹھیک ہے ورنہ تہ تیغ کر دینا، لہٰذا مسلم بن عقبہ مدینہ گئے اور اہلِ مدینہ کو سمجھایا، وہ لوگ نہیں مانے تو آخر وہاں کے لوگوں کو قتل کیا گیا وغیرہ۔

سوال نمبر (۶۸)، نفحۃ العرب: ص (۱۲۵) سنہ ۱۴۳۱ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب) لغات لکھیں۔

(ج) تشریح کریں۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

مَنْعُ الْمُسْتَجِيْر

عبارت بااعراب: قَالَ سَعِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ: نَذَرَ الْمَهْدِيُّ دَمَ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْكُوْفَةِ كَانَ يَسْعٰى فِيْ فَسَادِ سُلْطَنَتِهٖ، وَجَعَلَ لِمَنْ دَلَّهٗ عَلَيْهِ أَوْجَاءَهٗ بِهٖ مِائَةَ أَلْفِ دِرْهَمٍ.

جواب

(الف) ترجمۃ:

پناہ طلب کرنے والے کی حفاظت

سعید بن مسلم کا بیان ہے کہ: خلیفہ مہدی نے اہلِ کوفہ میں سے ایک شخص کے خون کی نذر مان لی جو اس کی سلطنت کے بگاڑ میں کوشاں رہتا تھا، اور اس شخص کے لیے جو اس کا پتہ بتائے یا اسے لے کر آئے ایک لاکھ درہم مقرر کیے۔

(ب) لغات:

اسْتَجَارَ اسْتِجَارَةً (استفعال) پناہ طلب کرنا، نَذَرَ نَذْرًا (ن) اپنے اوپر کسی چیز کو واجب کرنا۔ أَلْفٌ جمع أُلُوْفٌ ہزار۔ دِرْهَمٌ (ج) دَرَاهِمُ.

(ج) تشریح:

درسِ مذکور کا خلاصہ یہ ہے کہ دوسروں کے کام آنا اور اللہ کے بندوں کو راحت پہنچانا ایک اچھی اور قابلِ تعریف صفت ہے اور جس انسان میں یہ صفت ہوتی ہے وہ اللہ کا مقرب اور محبوب بندہ بن جاتا ہے؛ لہٰذا ہمیں دوسروں کے کام آنا چاہیے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

سوال نمبر(۶۹)،نفحۃ العرب:ص (۱۲۱) ۱۴۳۱ھ

(الف)عبارت پراعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب)لغات لکھیں۔

عبارت بااعراب: وَلَمَّا حَجَّ بِالنَّاسِ قَالَ لِوَلَدِ عَمِّهِ وَوَلِيِّ عَهْدِهِ عُمَرَبْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ: أَلَاتَرىٰ هٰذَا الْخَلْقَ الَّذِيْ لَايُحْصِيْ عَدَدَهُمْ إِلَّااللّٰه تَعَالٰى وَلَايَسَعُ رِزْقَهُمْ غَيْرُهُ، فَقَالَ: يَاأَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! هٰؤُلَاءِ رَعِيَّتُکَ الْيَوْمَ وَهُمْ غَدًا خُصَمَاؤُکَ عِنْدَ اللّٰهِ، فَبَکٰى سُلَيْمَانُ بُکَاءً شَدِيْدًا، ثُمَّ قَالَ: بِاللّٰهِ اَسْتَعِيْنُ.

جواب

(الف)ترجمۃ

اور جب سلیمان لوگوں کے ساتھ حج کے لیے گیا تو اپنے بھتیجے اور اپنے ولی عہد عمر بن عبدالعزیز سے کہا: کیا تم اِس خلقت کونہیں دیکھتے جن کی تعداد بجز اللہ کے کوئی شمار نہیں کرسکتا اور جن کے رزق کی کفالت اس کے علاوہ کوئی اور نہیں کرسکتا، تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: اے امیرالمؤمنین! آج یہ آپ کی رعایا ہیں اور یہی کل اللہ کے سامنے آپ کے فریق ہوں گے، تو سلیمان بہت رو دیا اور کہا: اللہ ہی سے مدد کا طالب ہوں۔

(ب)لغات:

يُحْصِيْ أَحْصٰى إِحْصَاءً ا(افعال) شمار کرنا۔ عَدَدٌ(ج)أَعْدَاد، عدد۔ وَسَعَ يَسَعُ (ف) گنجائش رکھنا۔ خُصَمَاءُ واحد، خَصِيْمٌ فریق، مدمقابل۔ بَکِيَ بُکَاءً ا(س) رونا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

سوال نمبر (۷۰)، نفحۃ العرب: ص (۱۳۹) ۱۴۳۱ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔
(ب) لغت لکھیں۔ (ج) تشریح لکھیں۔

عبارت بااعراب: وَلَمَّا عَلِمَ النَّمْرُوْدُ بِذٰلِکَ قَالَ: یَا إِبْرَاهِیْمُ! أُخْرُجْ مِنْ أَرْضِنَا، فَخَرَجَ هُوَ، وَمَنْ اٰمَنَ مَعَهٗ، وَتَزَوَّجَ بِوَاحِدَةٍ اِسْمُهَا سَارَةُ فَجَاءَ إِلٰى مِصْرَ، وَأَقَامَ بِهَا مُدَّةً فَأَعْطَاهُ مَلِکُ مِصْرَ جَارِیَةً اِسْمُهَا هَاجَرَ لِمَارَأی مِنْ مُعْجِزَاتِهٖ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الشَّامِ، وَأَقَامَ بِهَا وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ قَرَى الضِّیْفَانَ وَأَوَّلُ مَنْ شَابَتْ لِحْیَتُهٗ.

جواب

(الف) ترجمہ:

اور جب نمرود کو اِس کا علم ہوا تو اس نے کہا: اے ابراہیم! ہماری زمین سے نکل جا؛ چنانچہ آپ اور آپ پر ایمان لانے والے مؤمنین نکل گئے، اور آپ نے ایک عورت سے شادی کی جس کا نام سارہ تھا، پھر آپ تشریف لے آئے اور وہاں ایک مدت تک قیام پذیر رہے، پھر شاہِ مصر نے آپ کو ایک باندی عطا کی جس کا نام ہاجرہ تھا اُن معجزات کی وجہ سے جو اس نے دیکھے، پھر آپ ملکِ شام لوٹ آئے اور وہیں اقامت اختیار کر لی، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سب سے پہلے مہمان نوازی کی اور آپ ہی کی سب سے پہلے داڑھی سفید ہوئی۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(ب) لغت:

أَرْضٌ جمع أُرُوضٌ بمعنی زمین۔ خَرَجَ خَرْجًا) نکلنا۔ تَزَوَّجَ بِوَاحِدَةٍ تَزَوُّجًا (تفعل) کسی سے شادی کرنا۔ أَقَامَ إِقَامَةً (افعال) کہیں پر مقیم ہونا، قیام کرنا۔ قَرَّ الضَّيْفَ يَقِرُّ قَرًّا (ض) مہمان نوازی کرنا۔ ضِيفَانٌ واحد ضَيْفٌ، مہمان۔ شَابَ شَيْبًا (ض) بوڑھا ہونا۔ لِحْيَةٌ (ج) لُحًى، داڑھی۔

(ج) تشریح:

درسِ مذکور میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قصہ مذکور ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد بُت پرست تھے اور تو اور بلکہ بت سازی کا کام کرتے تھے اور اسے بازار میں بیچتے تھے، پوری قوم گمراہی میں بھٹک رہی تھی، ایسے ماحول میں آپ نے وحدانیت کا اعلان کیا اور لوگوں کو اللہ کی طرف بلایا لوگ آپ کے مخالف ہو گئے، لوگوں نے آپ کو توحید کی دعوت کے نتیجے میں اپنے شہر سے نکال دیا۔

سوال نمبر (۱۷) نفحۃ العرب ص (۱۴۰)   ۱۴۳۲ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب) لغات لکھیں۔ (ج) ترکیب کریں۔

عبارت بااعراب: فَدَمَعَتْ عَيْنَاهُ وَخَرَجَ عَلَى النَّاسِ بَاكِيًا، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ رَجَعَ، وَدَعَا بِالْجَارِيَةِ، وَقَالَ لَهَا: مَا حَمَلَكِ عَلٰى مَاقُلْتِ؟ قَالَتْ: وَاللّٰهِ! مَارَأَيْتُكَ، وَلَادَخَلْتُ عَلَيْكَ، فَأَكْبَرَ ذٰلِكَ، وَدَعَا بَقِيَّةَ جَوَارِيْهِ: فَصَدَّقْنَهَا عَلٰى ذٰلِكَ: فَرَاعَهُ ذٰلِكَ، وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى مَاتَ.

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

جواب

(الف) ترجمۃ:

تو سلیمان کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئیں، اور روتا ہوا لوگوں کے سامنے آیا، پھر جب وہ اپنی نماز سے فارغ ہو گیا تو اس نے باندی کو بلایا اور اس سے کہا: تجھے کس چیز نے تیری اس بات پر آمادہ کیا: اس نے کہا: بہ خدا نہ تو میں نے آپ کو دیکھا اور نہ میں آپ کے پاس گئی تو سلیمان کو یہ بات بڑی معلوم ہوئی اور اس نے اپنی بقیہ باندیوں کو بلایا تو انھوں نے بھی اس بات پر اس باندی کی تصدیق کی، تو سلیمان کو اس سے گھبراہٹ ہوئی اور تھوڑی ہی مدت کے بعد مر گیا۔

(ب) لغات:

خَرَجَ خُرُوْجًا (ن) نکلنا، فَرَغَ فَرْغًا (ن) فارغ ہونا، خالی ہونا۔ جَارِیَةٌ (ج) جَوَارِیْ باندی۔ رَاعَ رَوْعًا (ن) گھبرا دینا، بدحواس کر دینا۔

(ج) ترکیب:

بَاکِیًا خَرَجَ کی ضمیر سے حال واقع ہے، فَرَاعَهٗ ذٰلِکَ میں ذٰلِکَ رَاعَ کا فاعل ہے اور "ہ" مفعول ہے۔

سوال نمبر (۷۲)، نفحۃ العرب: ص (۱۴۱) ۱۴۳۲ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب) لغات لکھیں۔ (ج) ترکیب کریں۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

عبارت بااعراب: وَحُكِيَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الرَّبِيعِ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ الْمَنْصُوْرِ فِي السَّفَرِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ، فَنَزَلْنَا بَعْضَ الْمَنَازِلِ فَدَعَانِيْ وَهُوَ فِيْ قُبَّتِهٖ إِلَى حَائِطٍ، وَقَالَ: أَلَمْ أَنْهَكُمْ أَنْ تَدَعُوا الْعَامَّةَ، تَدْخُلُ هٰذِهِ الْمَنَازِلَ فَيَكْتُبُوْنَ فِيْهَا مَالَاخَيْرَ فِيْهِ.

جواب

(الف)ترجمة:

فضل بن ربیع سے منقول ہے ان کا بیان ہے: میں اس سفر میں منصور کے ساتھ تھا جس میں اُن کا انتقال ہوا ہم ایک جگہ فروکش ہوئے تو اس نے مجھے بلایا دراں حالیکہ وہ اپنے خیمے میں ایک دیوار کی جانب تھا، اور کہا: کیا میں نے تم کو نہیں روکا تھا اس بات سے کہ تم عام لوگوں کو یوں ہی چھوڑ دو کہ وہ ان کے گھروں میں داخل ہوں پھر ان میں لایعنی باتیں لکھ جائیں۔

(ب)لغات:

قُبَّةٌ(ج)قُبَبٌ گنبد۔ نَهٰی نَهْيًا(ف)روکنا، منع کرنا۔ كَتَبَ كَتْبًا(ن)لکھنا۔

(ج)ترکیب:

"وَهُوَ فِيْ قُبَّتِهٖ" جملہ "دعا" کی ضمیر سے حال ہے۔

سوال نمبر(۷۳)نفحۃ العرب: ص(۱۴۳) ۱۴۳۲ھ

(الف)عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب)لغات لکھیں۔ (ج)تشریح کریں۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

عبارت بااعراب:

كَأَنِّي بِهٰذَا الْقَصْرِ قَدْبَادَ أَهْلُهُ ۞ وَأَوْحَشَ مِنْهُ رَبْعُهُ وَمَنَازِلُهُ
وَصَارَ عَمِيدُ الْمُلْكِ مِنْ بَعْدِ بَهْجَةٍ ۞ إِلٰى قَبْرِهٖ تُحْثٰى عَلَيْهِ جَنَادِلُهُ
فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا ذِكْرُهُ وَحَدِيْثُهُ ۞ يُنَادِيْ عَلَيْهِ مُعْوِلَاتٍ حَلَائِلُهُ
فَمَاأَتَتْ عَلَيْهِ عَشَرَةُ أَيَّامٍ حَتّٰى تُوُفِّيَ.

جواب

(الف) ترجمۃ:

گویا کہ میں اس محل میں ہوں جس کے رہنے والے ہلاک ہوگئے اور اس کے مکان ومنازل وحشت ناک ہوگئے۔

اور ملک کا سربراہ خوشی کے بعد اپنی قبر میں چلا گیا جس پر پتھر ڈالے جارہے ہیں۔

سو اس کے تذکرے اور واقعے کے علاوہ کوئی چیز باقی نہ رہی اس کی بیویاں اس پر چیخ وپکار کرتی ہوئی رو رہی ہیں۔

اس پر دس روز بھی نہ گزرے تھے کہ اس کا انتقال ہوگیا۔

(ب) لغات:

قَصْرٌ (ج) قُصُوْرٌ محل۔ أَوْحَشَ إِيْحَاشًا (افعال) وحشت میں ڈالنا۔ أَعْوَلَ إِعْوَالًا (افعال) چیخ وپکار کرنا۔ حَلَائِلُ واحد حَلِيْلَةٌ زوجہ۔

(ج) تشریح:

"اَلْكَيِّسُ مَنْ تَهَيَّأَ لِلْمَوْتِ" ایک ایسا عنوان ہے جسے ہر وقت انسان کو ذہن میں متحضر رکھنا چاہیے؛ کیونکہ ہر شخص جانتا ہے کہ کوئی بھی اس دنیا میں ہمیشہ کے لیے نہیں

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

آیا؛ بلکہ اسے دنیا سے رختِ سفر باندھنا ہے اور ہر شخص کی آخری منزل آخرت ہی ہے، لہٰذا ہمیں اس بات کو یاد رکھنا چاہیے۔

سوال نمبر (۷۴)، نفحۃ العرب: ص (۱۴۵)　　۱۴۳۲ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب) لغات لکھیں۔

(ج) مختصر توضیح کریں۔

(د) یہ عبارت کس درس سے ماخوذ ہے؟

عبارت بااعراب: وَكَانَ (الشَّافِعي) شَاعِرًا مُجِيْدًا، قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ بْنِ الْأَزْرَقِ: دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ: يَاأَبَا عَبْدِ اللّٰهِ! أَمَاتُنْصِفُنَا؟ لَکَ هٰذَا الْفِقْهُ تَفُوْزُ بِفَوَائِدِهٖ، وَلَنَا هٰذَا الشِّعْرُ وَقَدْجِئْتَ تُدَاخِلُنَا فِيْهِ، فَإِمَّا أَفْرَدْتَنَا أَوْأَشْرَكْتَنَا فِي الْفِقْهِ، وَقَدْأَتَيْتُ بِأَبْيَاتٍ إِنْ أَجَزْتَهَا بِمِثْلِهَا تُبْتُ مِنَ الشِّعْرِ، وَإِنْ عَجَزْتَ تُبْ مِنْهُ، فَقَالَ لِيْ، إِيْهِ، يَاهٰذَا! فَأَنْشَدْتُهٗ هٰذَا الْكَلَامَ.

جواب

(الف) ترجمہ:

امام شافعی علیہ الرحمہ بڑے اچھے شاعر تھے، ابوالقاسم بن الارزق کا بیان ہے: میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: ابوعبداللہ! کیا آپ ہمارے ساتھ انصاف نہیں کریں گے؟ آپ کے پاس تو یہ فقہ ہے جس کے فوائد سے آپ کامیاب ہیں اور ہمارے لیے یہ شاعری ہے؛ مگر آپ اس

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

میں بھی ہماری مداخلت کرنے لگے، تو یا تو آپ ہمیں (شاعری میں) الگ کر دیجیے۔ یا ہمیں بھی فقہ میں شریک کر لیجیے۔ اور میں کچھ اشعار لے کر حاضر ہوا ہوں اگر آپنے بھی ان جیسے اشعار کہہ دیے تو میں شعر کہنے سے توبہ کرلوں گا۔ اور اگر آپ عاجز رہ جائیں تو آپ اس سے توبہ قبول کرلیں، تو انھوں نے مجھ سے فرمایا: پیش کیجیے جناب! تو میں نے یہ کلام سنایا۔

(ب) لغات:

نُنْصِفُنَا: أَنْصَفَ إِنْصَافًا (افعال) انصاف کرنا، فَازَ فَوْزًا (ن) کامیاب ہونا۔ أَشْرَكَ إِشْرَاكًا (افعال) شریک ہونا، أَبْيَاتٌ واحد بَيْتٌ گھر۔ عَجَزَ عَجْزًا (ض) عاجز ہونا۔

(ج) مختصر توضیح:

درسِ مذکور میں حضرت امام شافعیؒ کا ایثار مذکور ہے، کہ آپ نے ایثار کیا تو اللہ رب العزت نے آپ کو اس کا بہترین صلہ عطا فرمایا اور آخرت میں جو اجر ملے گا وہ تو اللہ ہی کو معلوم ہے۔

(د) یہ عبارت کس درس سے ماخوذ ہے؟

یہ عبارت: "يُؤْثِرُوْنَ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ" سے ماخوذ ہے۔

سوال نمبر (۷۵)، نفحۃ العرب: ص (۱۴۷)　　۱۴۳۳ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب) لغات لکھیں۔

(ج) تشریح کریں۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

عبارت بااعراب: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَاقُلْتَ فِي الرَّجُلِ مَافِيْهِ فَقَدْ اِغْتَبْتَهُ، وَإِذَاقُلْتَ مَالَيْسَ فِيْهِ فَقَدْ بَهَتَّهُ، وَمَرَّ مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ بِقَوْمٍ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ: أَبَابَكْرٍ! إِنَّا قَدْنِلْنَا مِنْكَ فَحَلِّلْنَا فَقَالَ: إِنِّي لَاأُحِلُّ مَاحَرَّمَ اللّٰهُ.

جواب

(الف) ترجمة:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: اگر تم نے کسی شخص کے بارے میں ایسی بات کہی جو اس میں ہے تو تم نے اس کی غیبت کی، اور اگر ایسی بات کہی جو اس میں نہیں ہے تو تم نے اس پر بہتان لگایا۔ محمد ابن سیرین کا گزر ایک قوم کے پاس سے ہوا، تو ایک شخص اُن کی جانب کھڑا ہوا اور بولا: ہم آپ کی وجہ سے گناہ کے مستحق ہوگئے ہیں (ہم نے آپ کی بُرائی کی ہے) تو آپ ہمارے لیے حلال کردیجیے۔ تو فرمایا: میں اس چیز کو حلال نہیں کرسکتا جسے اللہ نے حرام قرار دے دیا ہے۔

(ب) لغات:

إِغْتَابَ إِغْتِيَابًا (افتعال) غیبت کرنا، بَهَتَ بَهْتًا (ف) تہمت لگانا، حَلَّلَ تَحْلِيْلًا (تفعیل) حلال کرنا۔ حَرَّمَ تَحْرِيْمًا (تفعیل) حرام کرنا۔

(ج) تشریح:

غیبت ایک ایسا عظیم گناہ ہے جس کی حرمت قرآنِ کریم سے ثابت ہے، اُرشادِ باری ہے: ﴿لَايَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا﴾ یعنی کوئی کسی کی غیبت نہ کرے، حدیثِ نبوی

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

ہے: ((اَلْغِيبَةُ أَشَدُّ مِنَ الزِّنَا)) کہ غیبت زنا سے بھی بڑھ کر ہے۔
وجہ یہ ہے کہ زنا کا تعلق حقوق اللہ سے ہے اور غیبت کا تعلق حقوق العباد سے ہے۔
غیبت کی حقیقت یہ ہے کہ تم پیٹھ پیچھے اپنے بھائی کے متعلق ایسی بات کہو جو اگر اُسے معلوم ہو جائے تو بُرا سمجھے، معلوم کیا گیا کہ اگر وہ بُرائی اس میں ہے تو تب بھی غیبت ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں، یہی غیبت ہے، اور اگر وہ عیب اس میں نہیں ہے تو وہ بہتان ہے جس کا گناہ غیبت سے زیادہ ہے۔ غیبت و بہتان دونوں حرام ہیں۔

سوال نمبر (۷۶)، نفحۃ العرب: ص (۱۴۸-۱۴۹) ۱۴۳۴ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔
(ب) لغات لکھیں۔
(ج) ترکیب لکھیں۔

عبارت بااعراب:

هٰذَا الَّذِي تَعْرِفُ الْبَطْحَاءُ وَطْأَتَهُ ❁ وَالْبَيْتُ يَعْرِفُهُ وَالْحِلُّ وَالْحَرَمُ
هٰذَا عَلِيٌّ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَالِدُهُ ❁ أَمْسَتْ بِنُوْرِ هُدَاهُ تَهْتَدِي الْأُمَمُ
هٰذَا ابْنُ خَيْرِ عِبَادِ اللّٰهِ كُلِّهِمِ ❁ هٰذَا التَّقِيُّ النَّقِيُّ الطَّاهِرُ الْعَلَمُ
إِذَا رَأَتْهُ قُرَيْشٌ قَالَ قَائِلُهَا ❁ إِلٰى مَكَارِمِ هٰذَا يَنْتَهِي الْكَرَمُ

جواب

(الف) ترجمہ:

یہ وہ شخص ہیں جن کے نشانِ قدم سے سرزمینِ بطحا واقف ہے بیت اللہ اور حلّ وحرم بھی ان سے آشنا ہیں۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

یہ علی ہیں رسول اللہ ان کے والد ہیں، انھیں کی ہدایت کے نُور سے قوم میں ہدایت پارہی ہیں۔

یہ اللہ کے تمام بندوں میں سب سے افضل شخص کے صاحبزادے ہیں، یہ متقی، صاف ستھرے، پاکیزہ اور سردارِ قوم ہیں۔

جب قریش ان کو دیکھتے ہیں تو ان میں کا کہنے والا کہہ اُٹھتا ہے انھیں کے شریفانہ اخلاق پر شرافت کی انتہا ہوتی ہے۔

(ب) لغات:

وَطْأَةٌ ن موضعِ قدم۔ تَقِيٌّ ج أَتْقِيَاء متقی۔ إِهْتَدٰی إِهْتِدَاءً ا (افعال) ہدایت پانا۔

(ج) ترکیب:

الحلُّ والحَرَمُ کا عطف "البیت" پر ہے۔ وزنِ شعری کی وجہ سے تقدیم وتاخیر ہے۔

سوال نمبر (۷۷)، نفحۃ العرب: ص (۱۵۴) ۱۴۳۴ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب) لغات لکھیں۔

(ج) ترکیب کریں۔

(د) یہ عبارت کس درس سے ماخوذ ہے؟ اس کو لکھیں۔

عبارت بااعراب: فَغَضِبَ هِشَامٌ، وَأَمَرَ بِحَبْسِ الْفَرَزْدَقِ بِعُسْفَانَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ، وَبَلَغَ ذٰلِكَ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ، فَبَعَثَ إِلَى الْفَرَزْدَقِ بِاثْنَيْ عَشَرَ أَلْفَ دِرْهَمٍ، وَقَالَ: اِعْذِرْ، أَبَافِرَاسٍ! فَلَوْكَانَ عِنْدَنَا أَكْثَرَ مِنْ هٰذَا لَوَصَلْنَاكَ، فَقَالَ: يَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ! مَاقُلْتُ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

مَاقُلْتُ إِلَّاغَضَبًا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِرَسُوْلِهٖ، وَمَاكُنْتُ لِآخُذَ عَلَيْهِ شَيْئًا، قَالَ: شُكْرًا لِلّٰهِ لَکَ، غَيْرَ أَنَّاأَهْلُ بَيْتٍ إِذَاأَنْفَذْنَا أَمْرًا لَمْ نَعُدْ فِيْهِ، فَقَبِلَهَا، وَجَعَلَ يَهْجُوْ هِشَامًا، وَهُوَ فِي الْحَبْسِ فَبَعَثَ لَهٗ وَأَخْرَجَهٗ.

جواب

(الف) ترجمة:

توہشام ناراض ہوگیا اور اس نے مکہ اور مدینے کے درمیان مقام ''عسفان'' میں فرزدق کے قید کا حکم دے دیا، یہ اطلاع حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ کو ملی تو آپ نے فرزدق کے پاس بارہ ہزار درہم بھیجے، اور فرمایا: اے ابوفراس! معذور رکھو، کیونکہ اگر ہمارے پاس اس سے زائد ہوتے تو ضرور ہم تم تک پہنچاتے، فرزدق نے کہا: اے فرزندِ رسول! میں نے جو کچھ کہا ہے اللہ اور اس کے رسول کے لیے غصے کی وجہ سے کہا ہے اور میں اس پر کچھ لینے والا نہیں ہوں، آپ نے فرمایا: اللہ کی خاطر آپ کا بہت شکریہ، مگر یہ کہ ہم اہل بیت ہیں، جب کسی چیز کا فیصلہ کردیتے ہیں تو اس کے بارے میں رجوع نہیں کرتے تو فرزدق نے انھیں قبول کرلیا اور ہشام کی ہجو کرتا رہا قید میں ہونے کی حالت میں بھی، تو ہشام نے اس کے پاس پیغام بھیجا اور اسے نکال دیا۔

(ب) لغات:

عَسْفَانَ: مکہ سے دومرحلے کی دوری پر واقع ہے۔ عَذَرَ يَعْذِرُ عُذْرًا (ض) عذر قبول کرنا۔ أَنْفَذَ أَمْرًا يُنْفِذُ إِنْفَاذًا (افعال) نافذ کرنا۔ هَجَا يَهْجُوْا هِجَاءً (ف) ہجو کرنا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(ج) ترکیب:

مَاقُلْتُ مَاقُلْتُ: پہلا "ما" نافیہ ہے اور دوسرا موصولہ ہے۔ شکراً مفعولِ مطلق کی وجہ سے منصوب ہے فعل محذوف ہے اي أشكُر شكراً الله لک۔

(د) یہ عبارت کس درس سے ماخوذ ہے؟

یہ عبارت "عِزَّةُ دِيْنِيَّةٌ تَفُوقُ عِزَّةُ دُنيَوِيَّةٌ" سے ماخوذ ہے۔

سوال نمبر (۷۸)، نفحۃ العرب: ص (۱۵۲) ۱۴۳۴ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب) لغات لکھیں۔

(ج) حرورہ کون لوگ ہیں؟ تحریر کریں اور یہ کتنے لوگ تھے؟ اس کو بھی لکھیں۔

مُنَاظَرَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ مَعَ الْخَوَارِجِ

عبارت بااعراب: أَسْنَدَ النَّسَائِيُ فِيْ سُنَنِهِ الْكُبْرٰى فِيْ خَصَائِصِ عَلِيٍّ إِلَى بْنِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَمَّا خَرَجَتِ الْحَرُوْرِيَّةُ اِعْتَزَلُوْا فِيْ دَارٍ وَكَانُوْا سِتَّةَ آلَافٍ، فَقُلْتُ لِعَلِيٍّ: يَاأَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! أَبْرِدْ بِالصَّلٰوةِ، لَعَلِّيْ أُكَلِّمُ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمَ، قَالَ: إِنِّيْ أَخَافُهُمْ عَلَيْكَ قُلْتُ: كَلَّا، فَلَبِسْتُ ثِيَابِيْ، وَمَضَيْتُ إِلَيْهِمْ، حَتّٰى دَخَلْتُ عَلَيْهِمْ فِيْ دَارٍ، وَهُمْ مُجْتَمِعُوْنَ فِيْهَا۔

جواب

(الف) **ترجمہ:**

امام نسائی نے اپنی سنن کبریٰ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خصوصیات کے

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما تک سند کو پہنچایا، انکا بیان ہے: جب جماعت حروریہ نے بغاوت کی تو وہ سب کے سب علاحدہ ایک مکان میں چلے گئے، اور وہ چھ ہزار تھے تو میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: اے امیر المؤمنین! نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھیے ممکن ہے مجھے ان لوگوں سے گفتگو کا موقع مل جائے، آپ نے فرمایا: مجھے ان کی طرف سے آپ پر اندیشہ ہے، میں نے کہا: ہرگز نہیں، چنانچہ میں نے اپنے کپڑے پہنے اور ان کے پاس گیا، یہاں تک کہ میں ان کے پاس مکان میں اندر چلا گیا۔ وہ سب کے سب اُس مکان میں جمع تھے۔

(ب) لغات:

نَاظَرَ مُنَاظَرَۃً (مفاعلۃ) مناظرہ کرنا۔ حُرُوْرِیَہ: خوارج کی ایک جماعت کا نام ہے۔

(ج) حرورہ کون لوگ ہیں؟

حرورہ: خوارج کی وہ جماعت ہے جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لشکر سے خروج اختیار کر کے مقامِ ''حرورا'' میں جا کر قیام کیا تھا اور وہاں عبداللہ بن الکوا کو اپنی نمازوں کا امام اور شیث بن ربعی کو سپہ سالار مقرر کر لیا تھا۔

اور یہ کتنے لوگ تھے؟

یہ لوگ کل چھ ہزار تھے۔

سوال نمبر (۷۹)، نفحۃ العرب: ص (۱۵۵) ۱۴۳۴ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب) لغات لکھیں۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(ج) غزوۂ اُحد کب ہوا؟ نیز اس کا مختصر پس منظر ذکر کریں۔

يَوْمُ اُحُدٍ

عبارت بااعراب: رُوِيَ أَنَّ الْمُشْرِكِيْنَ نَزَلُوْا بِأُحُدٍ يَوْمَ الْأَرْبعَاءِ ثَانِيَ عَشَرَ شَوَّالٍ سَنَةَ ثَلاثٍ مِنَ الْهِجْرَةِ، فَاسْتَشَارَ الرَّسُوْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَصْحَابُهُ وَقَدْ دَعَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَي بْنِ سَلُوْلٍ وَلَمْ يَدْعُهُ مِنْ قَبْلُ، فَقَالَ هُوَ وَأَكْثَرُ الْأَنْصَارِ: أَقِمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! بِالْمَدِيْنَةِ، وَلَا تَخْرُجْ إِلَيْهِمْ.

جواب

(الف) **ترجمۃ:**

مروی ہے کہ ۱۲/شوال ۳ھ بروز چہار شنبہ مشرکین احد پہاڑ پر اُتر آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے مشورہ کیا اور عبداللہ ابن ابی ابن سلول کو بھی بلا لیا، حالانکہ اس سے پہلے آپ نے اُسے کبھی نہیں بلایا تھا؛ چنانچہ عبداللہ بن ابی اور اکثر انصار صحابہ نے فرمایا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مدینہ ہی میں قیام فرمائیں اور اُن کے پاس (اُن کے مقابلے کے لیے) تشریف نہ لے جائیں۔

(ب) **لغات:**

اِسْتِشَارَ يَسْتَشِيْرُ اِسْتِشَاةً (استفعال) مشورہ کرنا۔ دَعَادَعْوًا (ن) پکارنا، بلانا۔

(ج) **غزوۂ اُحد کب ہوا؟**

اُحد، مدینہ منورہ کے ایک مشہور پہاڑ کا نام ہے، یہ غزوہ ۳ھ میں پیش آیا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

اس کا مختصر پس منظر:

مختصر پس منظر یہ ہے کہ قریش مکہ جب بدر سے شکست کھا کر مکہ واپس آئے تو عورتوں نے اور جن کے کوئی رشتہ دار بدر میں مارے گئے تو انہوں نے بڑے بڑے رؤساء مکہ کو عار دلائی جس کے نتیجے میں رؤساء مکہ ابوسفیان بن حرب کی سرکردگی میں ۵ر شوال ۳ھ کو مکہ سے روانہ ہوا اور اُحد پہاڑ کے پاس پڑاؤ ڈالا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہؓ کے مشورے سے اُتر آئے جس کے نتیجے میں فریقین کے درمیان لڑائی ہوئی۔ تفصیلی حالات جاننے کے لیے ''سیرۃ المصطفیٰ'' اور دیگر بڑی کتابوں کی طرف رجوع کریں۔

سوال نمبر (۸۰)، نفحۃ العرب: ص (۱۵۸) ۱۴۳۵ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب) لغات لکھیں۔

(ج) تشریح کریں۔

عبارت با اعراب: فَرَجَعَ إِلَيْهِ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْأَنْصَارُ، وَكَانَ قَدْقُتِلَ مِنْهُمْ سَبْعُوْنَ، وَكَثُرَتْ فِيهِمِ الْجِرَاحُ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ كُلًّا ذَبَّ عَنْ إِخْوَانِهِ وَشَدَّعَلَى الْمُشْرِكِيْنَ بِمَنْ مَعَهٗ حَتّٰى كَشَفُوْهُمْ عَلَى الْقَتْلٰى وَالْجَرْحٰى، وَأَعَانَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى حَتّٰى هَزَمُوا الْكُفَّارَ.

جواب

(الف) ترجمۃ:

تو مہاجرین وانصار لوٹ کر آپ کے پاس آ گئے، اور ان میں سے ستر شہید

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

کر دیے گئے تھے اور بہت سے زخمی ہوئے تھے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اس شخص پر جس نے اپنے بھائیوں کی جانب سے دفاع کیا اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ مشرکین پر حملہ کیا یہاں تک کہ ان کو مقتولین و مجروحین پر (تعدی کرنے سے) روک دیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کی اعانت فرمائی یہاں تک کہ انھوں نے کفار کو شکست دے دی۔

(ب) لغات:

مُهَاجِرُوْنَ: مہاجر وہ لوگ ہیں جو مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ گئے۔ جِرَاحٌ واحد أَجْرِ حَةٌ زخم۔ رَجُلٌ ج رِجَالٌ آدمی۔ أَعَانَ إِعَانَةً (افعال) مدد کرنا۔

(ج) تشریح:

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر غزوۂ اُحد میں قاتلانہ حملہ کیا گیا اور آپ ایک گڑھے میں گر پڑے اور مشرکین نے مشہور کر دیا کہ آپ شہید ہو گئے (نعوذ باللہ) پھر لوگوں کو معلوم ہوا کہ آپ باحیات ہیں تو لوگ آپ کے پاس آنے لگے، تقریباً ستر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین شہید کر دیے گئے۔

سوال نمبر (۸۱) نفحۃ العرب: ص (۱۵۸) ۱۴۳۵ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب) لغات لکھیں۔

(ج) ترکیب کریں۔

قِصَّةُ سَيِّدِنَا مُوسٰى وَأَخِيهِ هَارُوْنَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

عبارت با اعراب: أَرْسَلَ اللّٰهُ مُوسٰى وَأَخَاهُ هَارُوْنَ لِفِرْعَوْنَ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

وَمَلَإِهٖ حَيْثُ طَغٰى وَادَّعَى الْأُلُوْهِيَّةَ وَعَبَدَتْهُ النَّاسُ خَوْفًا مِنْهُ، ثُمَّ إِنَّ فِرْعَوْنَ سَمِعَ بِامْرَأَةٍ جَمِيْلَةٍ اِسْمُهَا آسِيَةُ، فَتَزَوَّجَهَا وَهِيَ مُؤْمِنَةٌ سِرًّا، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا تَخَشَّبَتْ أَعْضَاؤُهٗ، وَلَمْ يَسْتَطِعِ الْقُرْبَ مِنْهَا، فَاكْتَفٰى بِالنَّظَرِ إِلَيْهَا.

جواب

(الف) ترجمۃ:

حضرت موسیٰ اور ان کے بھائی حضرت ہارون علیہما السلام کا واقعہ

اللہ رب العزت نے حضرت موسیٰ اور ان کے بھائی حضرت ہارون علیہما السلام کو فرعون اور اس کی قوم کے سرداروں کے پاس بھیجا، جب اس نے سرکشی کی اور اُلوہیت کا دعویٰ کیا، اور لوگوں نے اس کے ڈر سے اس کی پرستش بھی شروع کر دی تھی، پھر فرعون نے ایک حسین عورت کے متعلق سنا جس کا نام آسیہ تھا اور اس سے شادی کر لی، حال یہ تھا کہ وہ عورت خفیہ طور پر مومنہ تھی، جب فرعون نے اس سے ہم صحبت ہونا چاہا تو اس کے اعضاء لکڑی کی طرح ہو گئے اور وہ اس سے ہم صحبت نہ ہو سکا اور اسے دیکھنے پر اکتفا کیا۔

(ب) لغات:

مَلَأٌ (ج) أَمْلَاءٌ، اشرافِ قوم۔ طَغٰى طُغْيَانًا (ف) کفر میں حد سے بڑھنا۔

تَخَشَّبَ تَخَشُّبًا (تفعل) لکڑی کے مانند ہونا۔

(ج) ترکیب:

حَيْثُ طَغٰى یہ جملہ "أَرْسَلَ" کا ظرف واقع ہے، سِرًّا بر بنائے تمیز منصوب ہے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

سوال نمبر (۸۲) نفحۃ العرب: ص (۱۶۱) ۱۴۳۵ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب) لغات لکھیں۔

عبارت بااعراب: ثُمَّ أَخَذَ مُوْسٰی مَنْ اٰمَنَ مَعَهٗ، وَسَارَ فَتَبِعَهٗ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ لِيُهْلِكَهٗ وَمَنْ مَعَهٗ إِلٰى أَنْ وَصَلُوْا إِلَى الْبَحْرِ، فَضَرَبَ مُوْسٰى الْبَحْرَ بِعَصَاهُ، فَانْفَلَقَ، وَصَارَ اِثْنَي عَشَرَ طَرِيْقًا، وَيَبِسَ الْمَاءُ فَدَخَلَ مُوْسٰى وَقَوْمُهٗ.

جواب

(الف) ترجمہ:

پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے ساتھ مومنین کو لے چلے تو فرعون اور اس کے لشکریوں نے ان کا پیچھا کیا تا کہ آپ کو اور آپ پر ایمان لانے والوں کو ہلاک کر دیں، یہاں تک کہ وہ دریا تک پہنچ گئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریا پر اپنی لاٹھی ماری تو وہ پھٹ گیا، اور بارہ راستے ہو گئے، اور پانی خشک ہو گیا، تو حضرت موسیٰ اور ان کی قوم دریا میں داخل ہوئی۔

(ب) لغات:

سَارَ سَيْرًا (ض) رات میں چلنا۔ جُنُوْدٌ واحد جُنْدٌ لشکر۔ انْفَلَقَ اِنْفِلَاقًا (انفعال) پھٹنا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

سوال نمبر(۸۳)،نفحۃ العرب:ص (۱۶۲) (خودساختہ)

(الف)عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب)لغات لکھیں۔ (ج)توضیح کریں۔

(د)یہ عبارت کس درس سے ماخوذ ہے؟تحریر کریں۔

عبارت بااعراب: قَالَ الْهَيْثَمُ بْنُ عَدِيٍّ: أَخْبَرَنِي عُوَانَةُ ابْنُ الْحَكَمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ بَعَثَنِي عُمَرُ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ مَعَ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ إِلٰى شُوْذَبِ الْخَارِجِيِّ وَأَصْحَابِهِ إِذْخَرَجُوْا بِالْجَزِيْرَةِ، وَكَتَبَ مَعَنَا كِتَابًا، فَقَدِمْنَا عَلَيْهِمْ، وَدَفَعْنَا كِتَابَهُ إِلَيْهِمْ، فَبَعَثُوْا مَعَنَا رَجُلًا مِنْ بَنِيْ شَيْبَانَ وَرَجُلًا فِيْهِ حَبْشِيَّةٌ، يُقَالُ لَهُ: شُوْذَبُ.

جواب

(الف)ترجمہ:

ہیثم بن عدی کا بیان ہے کہ مجھ سے عوانہ بن حکم نے محمد بن زبیر کے واسطے سے بیان کیا وہ کہتے ہیں: مجھے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے عون بن عبداللہ بن مسعود کے ہمراہ شوذب خارجی اور اس کے رفقاء کے پاس اس وقت بھیجا جب وہ جزیرے سے نکل گئے تھے اور ہمیں ایک خط بھی لکھ کر دیا، چنانچہ ہم ان کے پاس آئے اور حضرت عمر بن عبدالعزیز کا خط انھیں دیا، تو انہوں نے بنوشیبانی کے ایک شخص کو اور ایک اور شخص کو جس میں حبشیت کے آثار تھے، جسے شوذب کہا جاتا تھا ہمارے ساتھ بھیج دیا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(ج) توضیح:

حضرت عمر بن عبدالعزیز علیہ الرحمہ کا تذکرہ درسِ مذکور میں بیان کیا گیا ہے۔
حضرت عمر بن عبدالعزیز علیہ الرحمہ نے چند دن حکومت کی، اور آپ نے اس دوران ان تمام خرابیوں کو دور کر دیا گیا، جن میں اس وقت کے اُموی خلیفہ مبتلا تھے، جہاں تک خوراج کا تعلق ہے، تو ان کا فتنہ آپ کیعہد میں بھی جاری رہا، اور آپ نے ہر ممکن انہیں سمجھانے کی کوشش کی تو انہوں نے اپنے دو آدمیوں کو یہاں بھیجا تا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز سے مناظرہ کریں۔
خوارج کہتے تھے کہ تمہارے بزرگ یعنی حلفاء بنی اُمیہ کافر تھے، ان پر لعنت بھیجنا ضروری ہے۔ حضت عمر بن عبدالعزیز کہتے تھے کہ تم نے تو کبھی فرعون پر لعنت نہیں بھیجی، حالانکہ وہ کافر تھا، لعنت بھیجنے کو ضروری نہ سمجھو۔ درس میں کچھ اسی مناظرہ کی طرف صاحبِ کتاب نے توجہ مبذول کرائی ہے۔

(د) یہ عبارت کس درس سے ماخوذ ہے؟

یہ عبارت ”اَلْـمُنَاظَرَةُ بَيْـنَ عُـمَـرَبْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَبَيْنَ وَفْدِ الْخَوَارِجِ“ درس سے ماخوذ ہے۔

سوال نمبر (۸۴)، نفحۃ العرب: ص (۱۶۵) (خود ساختہ)

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔
(ب) لغات لکھیں۔
(ج) تشریح کریں۔

عبارت با اعراب: لَـمَّـا مَـاتَ مُـعَـاوِيَةُ أرسلَ إِلَيْهِ (إلى سَيِّدِنَا

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

الْحُسَيْنِ) أَهْلُ الْكُوفَةِ أَنْ قَدْ حَبَسْنَا أَنْفُسَنَا عَلَى بَيْعَتِكَ، وَطُولِبَ بِالْمَدِينَةِ أَنْ يُبَايِعَ يَزِيدُ فَخَرَجَ إِلَى مَكَّةَ، وَأَرْسَلَ ابْنَ عَمِّهِ مُسْلِمَ ابْنَ عَقِيلٍ إِلَى الْكُوفَةِ، وَقَالَ لَهُ: إِنْ كَانَ حَقًّا مَا كَتَبُوا بِهِ فَعَرِّفْنِي الْحَقَّ بِكَ.

جواب

(الف) ترجمہ:

جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تو اہلِ کوفہ نے اُن (سیدنا حسین رضی اللہ عنہ) کے پاس پیغام روانہ کیا کہ ہم نے اپنے آپ کو آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے لیے روک رکھا تھا، اور مدینے میں یزید کے ہاتھ پر بیعت کیے جانے کا مطالبہ کیا گیا ہے، چنانچہ آپ مکہ چلے گئے اور اپنے چچازاد بھائی مسلم بن عقیل کو کوفہ روانہ کیا اور اُن سے کہا: اگر وہ بات صحیح ہو جو انہوں نے لکھی ہے تو مجھے بتلانا، میں تم سے آملوں گا۔

(ب) لغات:

مَاتَ مَيْتًا وَمَوْتًا) مرنا۔ بَايَعَ مُبَايَعَةً بیعت لینا۔ أَرْسَلَ إِرْسَالًا (افعال) بھیجنا۔ أَلْحَقَ بِشَيْءٍ إِلْحَاقًا (افعال) کسی چیز کے ساتھ لاحق ہونا۔

(ج) تشریح:

تشریح آئندہ سوال میں ملاحظہ ہو۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

سوال نمبر (۸۵) نفحۃ العرب: ص (۱۶۸) ۱۴۳۸ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب) لغات لکھیں۔

(ج) مذکورہ عبارت کی تشریح لکھیں۔

عبارت بااعراب: وَهُوَ يَقُوْلُ:

أَوْقِرْ رِكَابِي فِضَّةً وَذَهَبًا ❁ إِنِّي قَتَلْتُ الْمَلِكَ الْمُحَجَّبَا

قَتَلْتُ خَيْرَ النَّاسِ أُمًّا وَأَبًا!

وَبَعَثَ مَعَهُ الرَّأْسَ إِلٰى يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَعِنْدَهُ أَبُوْبَرْزَةَ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِالْقَضَبِ عَلٰى فِيْهِ وَهُوَ يَقُوْلُ:

نُفَلِّقُ هَامًا مِنْ رِجَالٍ أَعِزَّةٍ ❁ عَلَيْنَا وَهُمْ كَانُوْا أَعَقَّ وَأَظْلَمَا

جواب

(الف) ترجمة:

وہ شعر پڑھ رہا تھا۔

میری سواری کو سونے اور چاندی سے لا د دے، میں نے بارعب بادشاہ کو قتل کیا ہے۔

میں نے لوگوں میں سے ماں اور باپ کے اعتبار سے سب سے بہتر شخص کو قتل کیا ہے۔

اور اسی کے ہمراہ وہ سر یزید بن معاویہ کے پاس بھیج دیا، درانحالیکہ یزید کے پاس حضرت ابو برزہ تھے، پھر یزید چھڑی سے حضرت حسینؓ کے منہ کو کریدنے لگا اور کہہ رہا تھا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

ہم ایسے لوگوں کی کھوپڑی چیر دیتے ہیں جو ہم پر طاقت ور ہوں جبکہ وہ نافرمان اور ظالم ہوں۔

(ب) لغات:

أَوْقَرَ إِيْقَارًا (افعال) بوجھل بنانا۔ حَجَّبَ تَحْجِيبًا (تفعیل) چھپانا۔ نَكَتَ نَكْتًا (ن) کریدنا۔ قَضِيبٌ (ج) قُضْبَانٌ کٹی ہوئی شاخ، چھڑی، فَلَّقَ تَفْلِيقًا ن (تفعیل) پھاڑنا۔ عَقَّ عُقُوقًا (ن) نافرمانی کرنا۔

(ج) مذکورہ عبارت کی تشریح:

تشریح آئندہ سوال میں مکمل طور پر ذکر کی جائے گی۔

سوال نمبر (۸۶) نفحۃ العرب: ص (۱۶۹) ۱۴۳۸ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب) لغات لکھیں۔

(ج) اس سوال کی اور اس سے پہلے دو سوالوں کی تشریح بھی کریں۔

عبارت بااعراب: فَقَالَ لَهُ أَبُوْبَرْزَةَ: اِرْفَعْ قَضِيْبَكَ، فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْثِمُهُ، وَقُتِلَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ سَنَةَ إِحْدٰى وَسِتِّيْنَ.

جواب

(الف) ترجمہ:

تو حضرت ابو برزہ نے اس سے فرمایا: اپنی چھڑی ہٹالے؛ کیونکہ میں نے

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انہیں بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے، آپ یومِ عاشورہ ۶۱ھ میں شہید ہوئے۔

(ب) لغات:

لَثَمَ لَثْمًا (ض) بوسہ لینا۔

(ج) اِس سوال کی اور اِس سے پہلے دو سوالوں کی تشریح:

کوفہ والے حضرت امیر معاویہ کے زمانے میں حضرت امام حسین کے ساتھ خط و کتابت رکھتے تھے۔ اور بار بار لکھتے تھے کہ ہم کوفہ میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کریں گے، حضرت معاویہؓ ان کی خفیہ سازش سے واقف تھے ادھر امیر معاویہ یزید کو بتا گئے تھے کہ کوفہ والے ضرور حضرت امام حسین کو خرو پر آمادہ کریں گے۔ اگر ایسی ضرورت پیش آئے تو تم امام حسین کے ساتھ رعایت کا برتاؤ کرنا، جب امیر معاویہؓ کے انتقال کی خبر مشہور ہوئی تو شیعان بنو امیہ نے فوراً نعمان بن بشیر کے ہاتھ پر خلافت یزید کی بیعت کی؛ لیکن شیعانِ علی اور شیعانِ حسینؓ نے بیعت میں تامل کیا ادھر حضرت امام حسین مدینہ سے مکہ چلے گئے، چونکہ حضرت امام حسینؓ کے پاس کوفہ سے بار بار خط آرہے تھے، تو حضرت مسلم بن عقیل کو وہاں کے حالات سے مطلع کرنے کی غرض سے وہاں روانہ کیا۔

جب یہ خبر یزید کو ملی تو اس نے عبید اللہ کو کوفہ روانہ کیا، عبید اللہ کوفہ روانہ ہونے کے بعد مسلم بن عقیل کا پتہ دریافت کیا کہ وہ کس جگہ ہیں، آخر کار مسلم بن عقیل کو شہید کر دیا پھر آخر میں حضرت حسینؓ مکہ سے روانہ ہوئے اور کوفہ پہنچے اور آخر کار وہ سانحۂ عظیم پیش آیا جس کو دنیا ''حادثۂ کربلا'' کے نام سے جانتی ہے۔ تفصیلی حالات ''تاریخِ اسلام (ج ۲، ص: ۵۵ تا ۷۴) میں دیکھے جاسکتے ہیں۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

سوال نمبر (۸۷) نفحۃ العرب: ص (۱۶۹) ۱۴۳۳ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔
(ب) لغات لکھیں۔
(ج) اور بتائیں کہ درسِ مذکور میں کس چیز کا ذکر ہے؟

نُبْذَةٌ مِنْ ذَكَاوَةِ الْعَرَبِ

عبارت بااعراب: حَكَى أَبُو الْفَرَجِ الْأَصْفَهَانِيُّ بِسَنَدِهٖ إِلٰى مُجَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ عَلَيْنَا عُمَرُ بْنُ هُبَيْرَةَ الْكُوْفَةَ فَأَرْسَلَ إِلٰى عَشَرَةٍ (أَنَا أَحَدُهُمْ) مِنْ وُجُوْهِ أَهْلِ الْكُوْفَةِ، فَسَمَرْنَا عِنْدَهٗ ثُمَّ قَالَ لِيُحَدِّثْنِي كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ أُحْدُوْدَةً.

جواب

(الف) ترجمہ:

عربوں کی دانش مندی کا نمونہ

ابو الفرج اصفہانی نے اپنی اس سند کے ساتھ نقل کیا ہے جو مجالد بن سعید تک متصل ہے اور انہوں نے عبد الملک بن عمر سے روایت کیا ہے ان کا بیان ہے جب عمرو بن ہبیرہ کوفہ آیا تو اس نے کوفہ کے دس سرداروں کے پاس پیغام بھیجا جن میں سے ایک میں بھی ہوں؛ چنانچہ ہم نے اس کے پاس رات میں قصہ گوئی شروع کی، پھر اس نے سنایا: چاہیے کہ تم میں سے ہر شخص مجھے کوئی کہانی سنائے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(ب) لغات:

نُبْذَةٌ (ج) نُبَذٌ، نمونہ، گوشہ۔ سَمَرٌ (ن) رات میں قصہ گوئی کرنا۔ أُحْدُوْثَةٌ (ج) أَحَادِيْث، قصہ گوئی۔ رَجُلٌ (ج) رِجَالٌ آدمی۔

(ج) درسِ مذکور میں کس چیز کا ذکر ہے؟

درسِ مذکور میں عربوں کی ذہانت وفطانت بہت قدیم اور مشہور ہے، اس سے بڑی بات یہ ہے کہ ان کی ذہانت وفطانت کا چرچا زبان زد ہے۔

سوال نمبر (۸۸) نفحۃ العرب: ص (۱۷۲-۱۷۳) ۱۴۳۸ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب) لغت لکھیں۔

عبارت بااعراب: قَالَ: وَمَرَّ قَوْمٌ، فَاسْتَخْرَجُوْا اِمْرَؤُ الْقَيْسِ مِنَ الْبِئْرِ فَرَجَعَ إِلٰى حَيِّهِ، وَاسْتَاقَ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ، وَأَقْبَلَ إِلٰى اِمْرَأَتِهِ، فَقِيْلَ لَهَا: قَدْجَاءَ زَوْجُكِ، فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ: مَاأَدْرِيْ أَزَوْجِيْ هُوَ أَمْ لَا؟ وَلٰكِنْ اِنْحَرُوْا لَهُ جَزُوْرًا وَأَطْعِمُوْهُ مِنْ كِرْشِهَا وَذَنْبِهَا، فَفَعَلُوْا.

جواب

(الف) ترجمہ:

راوی کا بیان ہے: اور کچھ لوگوں کا گزر (اس کنویں کے پاس سے) ہوا، تو ان لوگوں نے امرؤالقیس کو کنوئیں سے نکالا، پھر وہ لوٹ کر اپنے محلے آیا اور

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

سو اونٹوں کو ہانک کر چلا، اور اپنی بیوی کے پاس آیا، تو اس عورت سے کہا گیا: تیرا شوہر آ گیا، تو اس نے کہا: بخدا میں نہیں جانتی کہ وہ میرا شوہر ہے یا نہیں؟ لیکن اس کے لیے ایک اونٹ ذبح کرو، اور اس کو اس کے بوجھ اور دُم میں سے کھلاؤ؛ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔

(ب) لغت:

اِسْتَخْرَجَ اِسْتِخْرَاجًا نکالنا۔ اِمْرَؤُ الْقَیْسِ زمانۂ جاہلیت کے شعراء میں سے ایک ہے۔ کِرْشٌ (ج) کُرُوشٌ، بوجھ۔ ذَنَبٌ (ج) أَذْنَابٌ دم۔

سوال نمبر (۸۹) نفحۃ العرب: ص (۱۷۳-۱۷۴) ۱۴۳۲ھ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب) لغات لکھیں۔

(ج) وَکَتَبَ إِلَیْهِ أن اقدم میں "أن" کونسا ہے؟

اَلْعَدَالَةُ الْفَارُوْقِیَّةُ

عبارت با اعراب: جَبَلَةُ بْنُ الْأَیْهَمِ اٰخِرُ مُلُوْکِ غَسَّانَ وَکَانَ طُوْلُهُ اِثْنَيْ عَشَرَ شِبْرًا، فَإِذَا رَکِبَ مَسَحَ الْأَرْضَ بِقَدَمَیْهِ، وَلَمَّا أَرَادَ أَنْ یُسْلِمَ، کَتَبَ إِلٰی عُمَرَ یَسْتَأْذِنُهُ فِي الْقُدُوْمِ عَلَیْهِ، فَسُرَّ بِذٰلِکَ، وَکَتَبَ إِلَیْهِ أَنْ اقْدَمْ فَلَکَ مَالَنَا، وَعَلَیْکَ مَاعَلَیْنَا، فَخَرَجَ فِيْ مِائَةِ فَارِسٍ مِنْ عکٍ وَجَفْنَةٍ، فَلَمَّا دَنٰی إِلَی الْمَدِیْنَةِ أَلْبَسَهُمْ ثِیَابَ الْوَشْيِ، الْمَنْسُوْجَةِ بِالذَّهَبِ الْأَصْفَرِ.

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

جواب

(الف) ترجمۃ:

جبلہ بن ایہم غسان کا آخری بادشاہ تھا، جس کی لمبائی بارہ بالشت تھی، تو جب وہ (سواری پر) سوار ہوتا تھا، تو اُس کے پاؤں زمین سے لگ جاتے تھے، اور جب اپنے اسلام لانے کا ارادہ کیا، تو اس نے حضرت عمرؓ کے پاس مکتوب روانہ کیا، تا کہ آپ کی خدمت میں حاضری کے سلسلہ میں آپ سے اجازت طلب کرے، تو آپ کو اس سے خوشی ہوئی اور اس کے پاس لکھا آجاؤ؛ کیونکہ تمہارے لیے وہ چیز فائدہ مند ہے جو ہمارے لیے مفید ہے، اور تمہارے حق میں بھی وہ چیز ضرررساں ہے جو ہمارے حق میں نقصان دہ ہے؛ چنانچہ جبلہ بن ایہم عک اور جفنہ کے شہ سواروں کے ساتھ نکلا اور جب مدینہ کے قریب پہنچا تو اس نے انہیں زر وسونے اور سرخ ریشم سے بنے ہوئے منقش کپڑے پہنا دیے۔

(ب) لغات:

رَکِبَ رَکْبًا (س) سوار ہونا۔ أَرْضٌ، زمین، جمع أُرُوض أَسْلَمَ إِسْلَامًا (افعال) اسلام لانا۔ شِبْرٌ (ج) أَشْبَار، بالشت۔ فَارِسٌ (ج) فُرسَانٌ شہ سوار، گھوڑے۔ أَلْبَسَ إِلْبَاسًا (افعال) الثوب، کپڑا پہنانا۔ وَشَی الثَّوْبَ وَشْيًا (ض) منقش کرنا۔

(ج) وَکَتَبَ إِلَیْهِ أن اقدم میں "أن" کونسا ہے؟

"وَکَتَبَ إِلَیْهِ أَنْ أَقْدَمَ" میں "أن" تفسیریہ ہے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

سوال نمبر (۹۰)، نفحۃ العرب: ص (۱۷۷-۱۷۸) خودساختہ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔
(ب) لغات لکھیں۔ اور ترکیب کریں۔
(ج) ضَحِکَ کا فاعل متعین کریں۔

عبارت بااعراب:

لِلّٰـهِ درُّ عِـصَـابَةٍ نَـادَمْتُهُمْ ❁ يَـوْمًا بِـجِـلّقَ فِي الزَّمَانِ الْأَوَّلِ
يَسْقُوْنَ مَنْ وَرَدَ الْبَرِيْصَ عَلَيْهِمْ ❁ بَرْدىٰ يُصَفِّقُ بِالرَّحِيْقِ السَّلْسَلِ
أَوْلَادُ جَـفْـنَةَ حَوْلَ قَبْرِ أَبِيْهِمْ ❁ قَبْرِ ابْنِ مَارِيَةَ الْكَرِيْمِ الْمُفْضِلِ
يُـغْـشَـوْنَ حَتّٰى مَاتَهِرُّ كِلَابُهُمْ ❁ لَايَسْـأَلُوْنَ عَنِ السَّوَادِ الْمُقْبِلِ
بِيْـضُ الْوُجُوْهِ نَقِيَّةٌ أَحْسَابُهُمْ ❁ شُمُّ الْأُنُوْفِ مِنَ الطِّرَازِ الْأَوَّلِ
فَضَحِكَ ثُمَّ قَالَ:

جواب

(الف) ترجمہ:

اللہ ہی کے لیے خوبی ہے، اُس جماعت کی جن کی گزشتہ زمانے میں مقامِ جلق میں میں نے ایک دن ہم نشینی اختیار کی۔
وہ لوگ اس شخص کو جو مقام بریص میں ان کے پاس وارد ہوتا شیریں شراب کے ساتھ ملا کر نہر بردیٰ کا پانی پلاتے تھے۔
وہ جفنہ کی اولاد ہیں ان کے باپ کی قبر کے پاس ابن ماریہ کی قبر ہے جو دریادل اور صاحبِ فضل وکمال تھا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

ان کے پاس لوگوں کی آمد ورفت رہتی ہے، یہاں تک کہ ان کے کتے بھی (بیگانوں کو دیکھنے کے عادی ہونے کی وجہ سے) نہیں بھونکتے اور وہ لوگ آنے والے لوگوں کے بارے میں سوال نہیں کرتے؛ (بلکہ سبھی کا پورا اکرام کرتے ہیں)

وہ لوگ خوب رو ہیں ان کا حسب ونسب پاکیزہ ہے، اونچی ناک والے ہیں، اعلیٰ درجے کے لوگوں میں سے ہیں۔

(جب جبلہ نے یہ اشعار سنے) تو ہنسا، پھر کہا۔

(ب) لغات:

عَصَابَةٌ (ج) عَصَائِب، جماعت۔ نَادَمَ مُنَادَمَةً (مفاعلت) ہم نشینی کرنا۔ صَفَّقَ الشّراب تَصْفِيقًا (تفعیل) صفائی کے لیے ایک برتن سے دوسرے برتن میں کرنا۔ رَحِيقٌ شراب۔ سَلْسَلٌ آبِ شیریں۔ غَشِيَ غَشْيًا (س) اُترنا، آنا۔ هَرَّ هَرِيْرًا الكَلْبُ (ض) کتے کا بھونکنا۔ أَقْبَلَ إِقْبَالًا (افعال) آنا۔ بَاضَ بَيَاضًا (ض) سفید ہونا۔ نَقِيَ نَقَاوَةً (س) ن صاف ستھرا ہونا، پاکیزہ ہونا، خالص ہونا۔ أَحْسَابٌ واحد حَسَبٌ، حسب ونسب۔ شُمٌّ واحد أَشَمُّ ناک چڑھا، خوددار۔ شَمَّ الْأَنْفُ (س) اونچی ناک والا ہونا۔ طِرَازٌ (ج) طُرُزٌ طور وطریق۔

ترکیب:

"لِلّٰهِ دَرُّ عِصَابَةٍ نَادَمْتُهم، نادمتهم عصابةٌ" کی صفت ہے، اور هم عصابة کی طرف راجع ہے۔ جس سے مراد افراد جماعت، یعنی شام کے غسانی بادشاہ ہیں۔ فی الزّمانِ الأوّلِ "نَادَمْتُ" سے متعلق ہے۔ یسقون کی ضمیر بھی عصابة کی طرف راجع ہے۔ مَنْ وَرَدَ مفعول اوّل ہے۔ اور البَرِيْصَ مفعول ثانی ہے۔ اولادُ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

جَفْنَةٌ مبتدامحذوف کی خبر ہے۔محذوف "هُمْ" ہے۔بیض الوجوہ مبتدامحذوف "هُمْ" کی خبر ہے۔

(ج)ضَحِکَ کا فاعل:

ضَحِکَ کا فاعل "جبلہ بن ایہم" غسان کا آخری شہنشاہ ہے۔

سوال نمبر(۹۱)،نفحۃ العرب:ص(۱۸۲) ۱۴۳۷ھ

(الف)عبارت پراعراب لگاکرترجمہ کریں۔

(ب)عبارت کی تشریح کریں۔

عبارت بااعراب: أَمَّامِنْ أَبِيْهِ فَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مُنَافِ بْنِ قُصَيِّ بْنِ كِلَابِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤى ابْنِ غَالِبِ بْنِ فِهْرَ بْنِ مَالِکَ بْنِ النَّضْرِ بْنِ كَنَانَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ مُدْرَكَةَ بْنِ إِلْيَاسِ بْنِ مُضَرَبْنِ نَزَارِ بْنِ مَعْدِ بْنِ عَدْنَان، وَأَمَّامِنْ أُمِّهِ فَهُوَ ابْنُ اٰمِنَةَ بِنْتِ وَهَبُ بْنِ عَبْدِ مُنَافِ ابْنِ زُهْرَةَ بْنِ كِلَابٍ، فَفِيْ كِلَابٍ يَجْتَمِعُ نَسَبُهُ مِنَ الطَّرْفَيْنِ.

جواب

(الف)ترجمة:

بہرحال باپ کی جانب سے تو (اس طرح ہے) محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔اور بہرحال آپ کی

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

والدہ کی جانب سے تو (اس طرح ہے) محمد صلی اللہ علیہ وسلم ب آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب، تو کلاب پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب طرفین سے جاملتا ہے۔

(ب) تشریح:

عام الفیل سے چندروز پیشتر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا عبد المطلب نے اپنے بیٹے عبداللہ کی شادی قریش کے معزز گھرانے میں آمنہ بنت وہب سے کی، اُس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد کی عمر چوبیس سال تھی، اسی موقعے پر خواجہ عبد المطلب نے ہالہ بنت وہب سے جو حضرت آمنہ کی رشتہ دار تھیں اپنی شادی کی تھی، حضرت حمزہؓ انھیں کے بطن سے ہیں جو رشتے میں آپ کے چچا ہیں، شادی کے چندروز بعد عبد المطلب نے عبداللہ کو ایک تجارتی قافلے کے ساتھ بغرضِ تجارت ملکِ شام کی طرف روانہ کیا، واپسی میں عبداللہ بیمار ہو کر مدینے میں اپنے رشتے داروں کے پاس ٹھہر گئے، اور اپنی بیماری کا حال باپ سے کہلا بھجوایا، مکہ میں جب عبداللہ کی بیماری کا حال عبد المطلب کو معلوم ہوا تو انھوں نے اپنے بیٹے حارث کو عبداللہ کی خبر گیری اور مکے میں بہ حفاظت واپس لانے کے لیے بھیجا، حارث کے مدینہ پہنچنے سے پہلے ہی عبداللہ فوت ہو کر اپنے رشتے دار بنونجار کے قبرستان میں مدفون ہو چکے تھے، اس وقت آپ کے والد ماجد کی عمر پچیس سال کی تھی، اور واقعۂ اصحاب الفیل کے باون یا پچپن روز کے بعد آپ پیدا ہوئے۔

ولادت باسعادت کی تاریخ میں مشہور قول تو یہ ہے کہ حضور پُر نور ۱۲/ ربیع الاوّل کو پیدا ہوئے؛ لیکن جمہور محدثین اور مؤرخین کے نزدیک راجح اور مختار قول یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ۸/ ربیع الاوّل کو پیدا ہوئے۔ حضرت عبداللہ بن عباس اور جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہم سے بھی یہی منقول ہے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

سوال نمبر (۹۱)، نفحۃ العرب: ص (۱۸۳) (خود ساختہ)

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔
(ب) عبارت کی تشریح کریں۔

عبارت بااعراب: وَفِي الثَّالِثَةِ عَشَرَ تَهَيَّأَ أَبُوْطَالِبٍ لِلْخُرُوْجِ إِلَى الشَّامِ فَأَخَذَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زِمَامَ نَاقَتِهِ، وَقَالَ: يَاعَمِّ! إِلٰى مَنْ تَكِلُنِيْ؟ لَاأَبَ لِيْ وَلَاأُمَّ، فَرَقَّ لَهُ فَخَرَجَ بِهِ، وَتَفَرَّسَ فِيْهِ أَبُوْطَالِبٍ مِنْ عَلَائِمِ النُّبُوَّةِ مَالَمْ يَرَهُ مِنْ قَبْلُ، مِنْ إِظْلَالِ الْغَمَامَةِ، وَخَاتَمِ النُّبُوَّةِ، وَلَمْ يَمْضِ فِيْ هٰذَا السَّفَرِ إِلَّاأَيَّامٌ قَلَائِلُ، حَتّٰى عَادَ سَرِيْعًا إِلٰى مَكَّةَ بَعْدَ مَافَرَغَ مِنْ تِجَارَتِهِ وَقَدْرَبِحَ فِيْهَا رِبْحًا كَثِيْرًا.

جواب

(الف) ترجمة:

تیرہ سال کی عمر میں ابوطالب نے ملکِ شام جانے کی تیاری کی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی اونٹنی کی نکیل پکڑ لی اور فرمایا: چچا جان! آپ مجھے کس کے حوالے کر رہے ہیں؟ نہ میرے باپ ہیں اور نہ ماں، تو ابوطالب کو آپ پر رحم آ گیا، چنانچہ آپ کو لے کر گئے، اور ابوطالب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر علاماتِ نبوت میں سے وہ چیزیں محسوس کیں، جنھیں اس سے پہلے نہیں دیکھا تھا، یعنی بادل کا سایہ ڈالنا اور مہرِ نبوت، اور اس سفر میں ابھی چند ہی دن گزرے تھے کہ آپ اپنی تجارت سے فارغ ہونے کے بعد جلدی سے مکہ واپس آ گئے اور تجارت میں آپ کو بہت کافی نفع ہوا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(ب) عبارت کی تشریح:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر بارہ سال کی تھی کہ ابوطالب ایک تجارتی قافلہ کے ہمراہ کچھ مالِ تجارت لے کر شام کی طرف جانے لگے اور آپ کو مکہ ہی میں چھوڑنا چاہا۔ چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ابوطالب کی کفالت میں آکر ہمہ وقت ان کے ساتھ رہتے تھے، اس جدائی کو برداشت نہ کرسکے، ابوطالب نے بھتیجے کی دل شکنی گوارا نہ کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی عیسائی راہب نے جو وہاں رہتا تھا، جس کا نام بحیرا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور پہچان لیا کہ یہی نبی آخرالزماں ہے، بحیرا ابوطالب کے پاس آیا اور کہا کہ: یہ تمہارا بھتیجا نبی مبعوث ہونے والا ہے۔ اس کے اندر وہ علامات موجود ہیں جو نبی آخرالزماں کی متعلق توریت وانجیل میں لکھی ہیں، لہٰذا مناسب یہ ہے کہ تم اس کو آگے نہ لے جاؤ اور یہودیوں کے ملک میں داخل نہ ہو، مبادا اس کو کوئی گزند پہنچے۔ ابوطالب نے بحیرا راہب کی یہ باتیں سن کر اپنا مال جلدی جلدی وہیں فروخت کردیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر مکہ معظمہ کی طرف واپس چلے آئے۔ ابوطالب کو باوجود اس کے کہ ملکِ شام کے شہروں میں داخل نہیں ہوئے، اس سفر میں بہت منافع ہوا، ایک روایت میں یہ بھی مذکور ہے کہ ابوطال نے بحیرا راہب کی باتیں سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہیں سے مکہ کی طرف واپس بھجوادیا اور خود قافلہ کے ہمراہ آگے چلے گئے۔

قبیلۂ بنو اسد کی معزز خاتون خدیجہ رضی اللہ عنہا بنت خویلد قریش میں ایک مالدار عورت سمجھی جاتی تھیں۔ وہ بیوہ تھیں اور اب تک دو خاندانوں سے شادی کرچکی تھیں۔ اُن کے دوسرے خاوند نے بہت کچھ مال واسباب چھوڑا تھا۔ خدیجہؓ اپنے کارندوں کے ہاتھ ہمیشہ شام، عراق اور یمن کی طرف مالِ تجارت روانہ کیا کرتی تھیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دیانت وامانت کا شہرہ سُن کر انھوں نے اپنے بھتیجے قطیمہ کی معرفت اس امر کی خواہش ظاہر کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن کا مالِ تجارت لے کر شام کی طرف

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

جائیں اور بطورِ کارندہ خدماتِ تجارت انجام دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا ابوطالب کے مشورہ کے بعد اس خواہش کو منظور کرلیا اور خدیجہؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے معقول معاوضہ مقرر کردیا؛ چنانچہ آپ خدیجہؓ کے مہتمم مالِ تجارت ہوکر شام کی طرف روانہ ہوئے، اس سفر میں خدیجہؓ کا غلام میسرہ اور خدیجہؓ کا ایک عزیز خزیمہ ابن حکیم بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔

تمت

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa